بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اردو زبان میں علم صرف میں

ایک شاہکار تصنیف

عافیہ

{مصنف}

ملک العلما حضرت علامہ شاہ

محمد ظفر الدین قادری رضوی قدس سرہ

{ترتیب جدید واضافۂ مفید}

محمد ابرار احمد قادری مصباحی

سابق خادم مرکزی دار الافتا بریلی شریف

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ، یوکے

نام کتاب	:	عافیہ
مصنف	:	ملک العلما حضرت علامہ شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی قدس سرہٗ
ترتیب جدید و اضافۂ مفید	:	محمد ابرار احمد قادری مصباحی سابق خادم مرکزی دار الافتا بریلی شریف
پروف ریڈنگ	:	مفتی مطیع الرحمٰن نظامی، مولانا شمیم ریاض مصباحی
محرّک	:	مولانا محمد عمر، یوکے
کمپوزنگ	:	افضل مرکزی
تزئین کار	:	پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارک پور موبائل نمبر: 9235647041
اشاعت	:	۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء
صفحات	:	۱۶۸
تعداد	:	۱۱۰۰
ناشر	:	جماعت رضائے مصطفیٰ، یوکے
ملنے کے پتے	:	

(۱)- مکتبہ رحمانیہ بریلی شریف

(۲)- ادارہ شرعیہ، پٹنہ، بہار

(۳)- المجمع الاسلامی، مبارک پور

(۴)- حق اکیڈمی، مبارک پور

(۵)- مخدوم جہاں اکیڈمی، ممبئی

فہرست

پیش لفظ

ملک العلما حضرت علامہ سید ظفر الدین قادری رضوی قدس سرہ (۱۸۸۵ء۔ ۱۹۶۲ء) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے تلمیذ ارشد، جلیل القدر خلیفہ، روحانی فرزند، علم وفضل کے جبل شامخ اور نامور مصنف تھے۔ آپ کے اشہب قلم سے مختلف موضوعات پر ایک سو پچاس سے زائد کتابیں منصۂ شہود پر آئیں جن میں سے کئی کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں اور عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر تصنیف ''عافیہ'' بھی آپ کی تصانیف کی ایک اہم کڑی ہے جو کہ علم صرف میں انتہائی جامع اور طلبہ واساتذہ کے لیے یکساں کارآمد ومفید ہے۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ میزان ومنشعب سے لے کر علم الصیغہ وفصول اکبری تک کے تقریباً تمام مسائل کو حاوی اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہے۔ عبارت مختصر مگر انتہائی جامع، انداز بیاں بہت ہی عمدہ ودلنشیں ہے۔

اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۲۸ء کو ''مطبع حسنی واقع آستانہ عالیہ رضویہ، محلہ سوداگران بریلی شریف'' سے چھپا تھا اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۴ء کو مخدوم جہاں اکیڈمی گھاٹ کوپر ممبئی سے منظر عام پر آیا لیکن بہت کم تعداد میں۔ اور اس کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت ۲۰۱۶ء کو بزم فیضان ابوالھاشم ممبئی سے ہوئی۔ اور اب بحمدہ تعالیٰ اس کا چوتھا ایڈیشن دور جدید کے اسالیب کی روشنی میں ترتیب جدید کے ساتھ مخدوم جہاں اکیڈمی (گھاٹ کوپر

ممبئی) سے درج ذیل مراحل طے کرتا ہوا منظر عام پر آرہا ہے۔

- سب سے پہلے اس کی کمپوزنگ کرائی گئی۔
- دور حاضر کے اسالیب اور طلبہ کے مزاج کو ملحوظ رکھتے ہوئے حسب ضرورت تسہیل کی گئی۔
- مصنف علیہ الرحمہ نے جہاں دو تعریفوں کو معاً (اگر۔ ورنہ، جیسے الفاظ سے) بیان فرمایا ہے، طلبہ کی آسانی کے لیے ہم نے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ دونوں تعریفوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا تاکہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔
- جہاں مثالیں نہیں دی گئی تھیں ہم نے قوسین [ ] () میں مثالیں دے دی ہیں تاکہ طلبہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔
- اصطلاحات کی تعریفات سے قبل جلی حروف میں انھیں نمایاں کیا گیا ہے۔
- کہیں کہیں فصل کے تحت اور کہیں کہیں بر بنائے ضرورت قوسین [ ] میں عنوان بھی ذکر کردیا گیا ہے۔
- حسب ضرورت کہیں کہیں قوسین [ ] میں کچھ الفاظ یا عبارت کا اضافہ کیا گیا ہے۔
- مصنف علیہ الرحمہ نے (خواہ ماضی ہو، مضارع ہو، امر ہو، نہی ہو، اسم تفضیل ہو وغیرہ) کی ایک ایک گردان دی تھی اور کہیں کہیں ایک ایک صیغہ کا ترجمہ بیان کیا تھا۔ اس جدید ایڈیشن میں طلبہ کی سہولت کے لیے ہم نے تمام عربی گردان مع ترجمہ کا اضافہ کردیا ہے۔
- مصنف نے فقط اقسام ماضی مطلق کے قواعد اور ہر ایک کی صرف ایک ایک مثال دی تھی لیکن طلبہ کی آسانی کے پیش نظر ہم نے ہر ایک کی معروف و

مجہول کی گردان شامل کردی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کا ترجمہ کردیا ہے۔

- جہاں جہاں کتاب میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے اس کی طرف اشارہ کردیا گیا ہے تاکہ متن کی اہمیت اپنی جگہ برقرار رہے۔
- مصنف نے ماضی منفی بنانے کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے ماضی مطلق منفی معروف ومجہول کی گردان پر اکتفا کیا تھا لیکن ہم نے ماضی منفی کی بقیہ اقسام کی گردان اور ان کا ترجمہ شامل کردیا ہے۔
- ہم نے طلبہ کی سہولت کے پیش نظر مشقی سوالات قائم کئے ہیں جن سے یقیناً طلبہ کو مسائل سمجھنے اور حل کرنے میں مدد ملے گی۔
- حسب ضرورت ہم نے (حصہ اولی میں) حاشیہ تحریر کیا ہے جس کے مطالعہ سے یقیناً طلبہ کی قابلیت اور استعداد میں اضافہ ہوگا۔
- جن اصطلاحات کی تعریف مصنف علیہ الرحمہ نے کسی مصلحت کے تحت چھوڑ دی تھی، آج کے حالات کو دیکھتے ہوئے حاشیہ میں ان کی تعریفات درج کردی گئی ہیں۔
- آج کے طلبہ کی سہولت کے لیے کتاب کے آخر میں مصادر کا اضافہ کردیا گیا ہے تاکہ اسی کتاب میں طلبہ کو بہت سے مصادر دستیاب ہوجائیں۔

اب آخر میں ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس کار خیر میں میرا تعاون کیا اور حوصلہ افزائی کی۔

خصوصًا جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی کے ہم تہ دل سے شکرگزار ہیں کہ حضور والا نے ایک گراں قدر تاثر سے نوازا اور دعائیں دیں۔ استاذ الاساتذہ، ادیب شہیر حضرت علامہ نفیس احمد مصباحی (شیخ الادب جامعہ

اشرفیہ مبارک پور) اور حضرت علامہ مولانا منظر الاسلام ازہری (امریکہ) ان دونوں حضرات کی بارگاہ میں ہم ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے کتاب پر نظر ثانی فرما کر شفقت فرمائی اور مزید علمی کام کے لیے فقیر قادری کو حوصلہ عطا فرمایا۔ محب محترم حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمٰن نظامی (شیخ التفسیر جامعۃ الرضا بریلی شریف) اور حضرت علامہ شمیم ریاض مصباحی (موریشس) کی بارگاہ میں بھی ہم ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ اس کتاب کی پروف ریڈنگ میں انھوں نے تعاون فرمایا۔

اللہ جل مجدہ کی بارگاہ میں بصمیم قلب ہم دعاگو ہیں کہ مولیٰ کریم اس کاوش کو قبول فرما کر ہم سب کو دارین کی نعمتوں سے مالامال فرمائے آمین۔

نوٹ: مشقی سوالات اس ایڈیشن میں شامل نہیں ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے ایڈیشن میں ضرور شامل اشاعت ہوں گے۔

اس ترتیب جدید میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم اطلاع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

از: تلمیذ و خلیفہ تاج الشریعہ
محمد ابرار احمد قادری مصباحی
ساکن ٹی ٹی ہا، پوسٹ دھمل ہاٹ، ضلع: پورنیہ بہار (انڈیا)
gmail:
abrarahmad626@gmail.com
mob:7219436756

تقریظ جلیل

از: جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی
ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

حضور ملک العلما علامہ شاہ محمد ظفرالدین قادری برکاتی رضوی اپنے زمانے کے ایک جلیل القدر محدث، کامل مفتی، ماہر فقیہ اور مایہ ناز مصنف تھے۔ آپ کی مقبولیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ میرے جد امجد سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک چہیتے شاگرد و خلیفہ اور ان کے بجان عزیز تھے۔ ستر (۷۰) سے زائد کتابیں آپ کی نوکِ قلم سے معرض وجود میں آئیں مگر افسوس کہ ان میں سے کچھ ہی کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہوسکیں۔

زیر نظر کتاب ”عافیہ“ بھی آپ کے اشہب قلم کا نتیجہ ہے جو اردو زبان میں علم صرف پر ایک بہت ہی لاجواب کتاب ہے۔ انداز واسلوب بہت ہی عام فہم و دلنشیں ہے کہ مبتدی کے لیے تھوڑی ہی توجہ سے صرف کے مسائل بآسانی حل ہوجائیں۔

ہر بحث کے اختتام پر تلمیذ و خلیفۂ تاج الشریعہ عزیزم مولانا محمد ابرار احمد قادری مرکزی دارالافتا بریلی شریف نے مشقی سوالات اور حسب ضرورت جابجا حاشیہ اور کتاب کے اختتام پر مصادر کا اضافہ کردیا ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت اور بڑھ گئی

ہے۔فجزاہ اللہ خیراً.

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جملہ مدارس اہل سنت میں اس کتاب کو داخل نصاب کیا جائے اور اسی طرح حضور ملک العلما کی دیگر درسی کتابیں خصوصًا الجامع الرضوی، وافیہ، تقریب، تذہیب بھی داخل نصاب ہونے کی مستحق ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب سے طلبہ مدارس اہل سنت کو بھرپور فائدہ پہنچائے۔ آمین

فقیر محمد عسجد رضا قادری

۲۰ر شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

فقیر سراپا تقصیر محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری میجروی غفرلہٗ و حقق املہ عرض رساکہ یہ مختصر رسالہ علم صرف میں مسمیٰ ''عافیہ'' ایک مقدمہ، پانچ ابواب، ایک خاتمہ پر مرتب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بطفیل حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ دعا ہے کہ اس رسالہ کو بھی میرے دوسرے رسائل کی طرح قبول فرمائے اور طالبان علوم کو اس سے فائدہ پہنچائے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

مقدّمہ

علم صرف[1]**:** جس علم کے ذریعہ اوزان کلمات معلوم ہوں اس کو علم صرف کہتے ہیں۔

---

(۱)- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

صرف کو ''تصریف'' بھی کہتے ہیں، جس کے لغوی معنی تغییر و تبدیل کے ہیں ،ارشاد باری تعالی ہے ''صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝۱۲۷'' اور اصطلاحی معنی وہ ہے جس کو مصنف نے بیان کیا ہے۔

وجہ تسمیہ: علم صرف میں چونکہ ایک کلمہ کو بدل کر اس کی مختلف صورتیں بنائی جاتی ہیں، اسی لیے اس علم کو ''صرف'' سے موسوم کیا گیا۔

واضع: علم صرف کا واضع کون ہے؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک معاذ بن مسلم ہراء کوفی ہیں، اور بقول بعض ابو عثمان مازنی بصری ہیں، اور بعض علمانے فرمایا کہ اس علم کا واضع بھی ابو الاسود بن دؤلی ہیں جنھوں نے سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ایما پر اس علم کی تدوین کی۔ واللہ تعالی اعلم =

غرض: علم صرف کی غرض یہ ہے کہ صیغوں کے بولنے اور سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔

موضوع[۱]**:** علم صرف کا موضوع کلمہ ہے۔

لفظ[۲]**:** جو بولی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں۔

[اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) موضوع (۲) مہمل]

موضوع: اگر بامعنیٰ ہو تو موضوع ہے [جیسے کِتَابٌ (کوئی کتاب)، رَجُلٌ (کوئی مرد]

مہمل: اور اگر بے معنیٰ ہو تو مہمل ہے، جیسے "جَسَقْ، دَيْزْ"

کلمہ: جو لفظ معنیٰ مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو اس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں

= **نوٹ:** علم نحو و علم صرف میں فرق یہ ہے کہ علم نحو خاص ہے عربی کلمات کے احوال کے ساتھ بحیثیت معرب و مبنی۔ اور معرب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ (بحسب عامل) مرفوع ہے یا منصوب ہے یا مجرور ہے یا مجزوم ہے۔ مبنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ کا (لفظاً) ایک حالت پر ہونا لازم ہے خواہ عامل کیسا بھی ہو۔ بہر حال صرف وہ ایسا علم ہے جس کے ذریعے اوزان کلمات معلوم ہوتے ہیں، اور یہ (اوزان کلمات) کبھی معنوی غرض کے لیے ہوتے ہیں، مثلاً کلمہ کا مفرد ہونا، تثنیہ یا جمع ہونا۔ اور کبھی لفظی غرض کی توضیح کے لیے، جیسے لفظ "قَوْلٌ" کو "قَالَ، يَقُوْلُ" وغیرہ کی طرف پھیر دینا۔ لیکن یہ واضح رہے کہ علم نحو علم صرف دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور ایک دوسرے سے مکمل ہوتے ہیں بایں طور کہ نحو: کلمہ کے معرب و مبنی ہونے کو واضح کرتا ہے اور صَرف: کلمات کے ان تغیرات و تصرفات کو واجب کرتا ہے جو کلمہ و اقسام کلمہ پر جاری ہوتے ہیں۔

(۱)- علم میں جس چیز کے عوارض ذاتیہ سے متعلق بحث ہو، وہی چیز اس علم کا موضوع قرار پاتی ہے، اور علم صرف میں چونکہ باعتبار ہیئت و وزن کلمہ سے بحث کی جاتی ہے، اسی لیے صَرف کا موضوع "کلمہ" کو قرار دیا گیا۔

(۲)- لفظ کا لغوی معنیٰ پھینکنے اور خارج کرنے کے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے "اَكَلْتُ التَّمْرَةَ وَلَفَظْتُ النَّوَاةَ" میں نے کھجور کھائی اور اس کی گٹھلی پھینک دی۔ اور اصطلاحی معنیٰ وہ ہے جس کو مصنف نے بیان کیا ہے، اور دونوں معانی کے درمیان مناسبت بایں طور ہے کہ جب انسان بات کرتا ہے تو گویا وہ منہ سے الفاظ اور عبارتیں باہر نکالتا ہے۔

ہیں:(۱)-فعل-(۲)-اسم-(۳)-حرف۔ان کو"سہ اقسام"کہتے ہیں۔

حرف: جو کلمہ خود اپنے ذاتی معنی کو نہ بتا سکے اس کو حرف کہتے ہیں۔ جیسے "مِنْ ، اِلیٰ" کہ خود یہ دونوں کلمے اپنے ذاتی: ابتداے غایت اور انتہاے غایت کو نہیں بتاتے جب تک کہ دوسرا کلمہ اس کے ساتھ نہ ملایا جائے۔

اسم: جو کلمہ اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرے مگر تین زمانے: ماضی، حال اور استقبال میں سے کوئی بھی اس میں نہ پایا جائے وہ اسم ہے۔ جیسے "زَیْدٌ"(نام)"عَالِمٌ"(جاننے والا)۔

فعل: جو کلمہ خود اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ کسی زمانہ کو بھی بتائے اس کو فعل کہتے ہیں جیسے "نَصَرَ" اس نے مدد کی زمانہ گزشتہ میں۔

افعال میں اصل فعل ماضی ہے پھر مضارع۔ اس کے بعد امر، نہی وغیرہ سب مضارع ہی سے بنتے ہیں۔[۱]

فعل ماضی: جو فعل زمانہ گزشتہ سے تعلق رکھے وہ فعل ماضی ہے۔ جیسے "سَمِعَ" سنا اس ایک مذکر نے گزشتہ زمانہ میں۔

ماضی کا آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے سہ حرفی ہو یا زیادہ۔ جیسے "ضَرَبَ (مارا)، سَمِعَ

---

(۱)- افعال میں فعل ماضی چونکہ اصل ہے، اور مضارع وغیرہ سب اس کی فرع ہیں، اسی لیے اصل کو پہلے اور فرع کو بعد میں بیان کیا۔

فائدہ: افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف مبنی ہیں اور مضارع سوائے جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغوں کے معرب ہے۔

مبنی: جس کا آخر اختلافِ عوامل سے مختلف نہ ہو وہ مبنی ہے جیسے "جَاءَ هٰؤُلَاءِ ، رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ" کہ تینوں حالتوں میں یکساں رہا اور متغیّر نہ ہوا۔

معرب: جس اسم کا آخر اختلافِ عوامل سے مختلف ہو جائے اس کو معرب کہتے ہیں۔ جیسے "جَاءَ زَيْدٌ، رَاَيْتُ زَيْدًا ، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ"۔ کہ زید حالت فاعلیت میں مرفوع، مفعولیت میں منصوب، اضافت میں مجرور ہوا۔)

(سُنا)، کَرُمَ (بزرگ ہوا)، بَعْثَرَ (برانگیختہ کیا)"۔[۱]

مضارع: جو فعل زمانہ موجودہ وآئندہ پر دلالت کرے اس کو "مضارع" کہتے ہیں۔ جیسے "یَضْرِبُ، یَسْمَعُ، یَکْرُمُ، یُبَعْثِرُ"۔

مضارع کی وجہ تسمیہ: چونکہ مضارع کے معنیٰ مشارک ہیں اور زمانہ حال واستقبال دونوں اس میں شریک ہیں اسی لیے اس کا نام "مضارع" رکھا گیا۔[۲]

ہاں! ابتدا میں لام مفتوح لانے سے حال، سین اور سوف سے استقبال کے لیے خاص ہو جاتا ہے جیسے "لَیَضْرِبُ" مارتا ہے "سَیَضْرِبُ، سَوْفَ یَضْرِبُ" مارے

---

(۱)۔لیکن جب ضمائر مرفوع متّصل میں سے کوئی اس سے متّصل ہو تو ماضی کا آخر (لام کلمہ) مفتوح نہ ہوگا جیسے "فَعَلوْا" کہ اس میں واؤ ضمیر بارز ساکن ہے جو اپنے ماقبل ضمہ چاہتا ہے۔اسی طرح اگر لام کلمہ کے بعد نون مفتوح یا تائے متحرکہ آجائے تو لام کلمہ ساکن ہوگا، مثلاً "فَعَلْنَ" سے "فَعَلْنَا" تک کہ ان تمام صیغوں میں لام کلمہ بجائے مفتوح ہونے کے ساکن ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متّصل کو کلمہ کی جزکی حیثیت حاصل ہے، اور پے در پے ایک کلمہ میں چار حرکتوں کا آنا مکروہ اور ان کی ادائیگی متعذر ہے۔اور "ضَرَبَكَ" میں اگرچہ چار حرکتیں جمع ہیں لیکن یہ جائز ہے کیونکہ ضمیر منصوب متّصل کو کلمہ کے جزکی حیثیت حاصل نہیں، اس لیے یہاں چار حرکتیں در حقیقت دو کلمے میں ہیں جس میں اصلاً کوئی مضائقہ نہیں۔رہ گئی بات "فَعَلَتَا" کی، تو اس میں (بظاہر) اگرچہ چار حرکتیں جمع ہیں لیکن در حقیقت "فَعَلَتَا" کی تاپے تانیث ساکن ہے، اس کے بعد الف ضمیر بارز علامت تثنیہ ہے، اور ہر الف ساکن ہونے کے سبب اپنے ماقبل فتحہ چاہتا ہے کیونکہ فتحہ کہ بغیر ساکن لفظ کا تلفظ ناممکن ہے اسی لیے بوجہ مجبوری "تا" ساکن کو فتحہ سے بدل دیا گیا۔)

(۲)۔(مضارع "ضَرْعٌ" سے مشتق ہے، کہ جس طرح دودھ پینے کے لیے دو بچے ایک پستان میں شریک ہوتے ہیں اسی طرح فعل مضارع میں بھی ہوتا ہے، کہ زمانہ حال واستقبال اس میں شریک ہیں۔نیز مضارع کو مضارع اس وجہ سے بھی کہتے ہیں کہ یہ مضارعت سے مشتق ہے جس کا معنی مشابہت کے ہیں، چونکہ فعل مضارع حرکات وسکنات اور تعداد حروف میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے ، بایں طور کہ اگر مضارع چار حرفی ہو تو اسم فاعل بھی چار حرفی ہوگا، اگر مضارع کے پہلے حرف پر حرکت ہو تو اسم فاعل کے پہلے حرف پر بھی حرکت ہوگی جیسے "یَنْصُرُ ، نَاصِرٌ"۔وغیرہ۔)

گا۔ مضارع کا آخر مضموم ہوتا ہے مگر جبکہ عامل ناصب و جازم داخل ہو۔ [تو اس صورت میں منصوب یا مجزوم ہو گا]۔ (۱)

اقسام فعل: فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) لازم (۲) متعدّی

فعل لازم: جو فعل صرف فاعل پر تمام ہو جائے اور مفعول بہ کو نہ چاہے وہ فعل لازم ہے۔ جیسے افعال خلقی و طبائع کہ ان افعال میں فاعل کے سوا کسی دوسرے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے "کَرُمَ زَیْدٌ" [زید سخی ہوا] "حَسُنَ عَمْرٌو"۔ [عمرو خوبصورت ہوا]

متعدّی: وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل سے دوسرے تک پہنچے۔ اسی لیے یہ صرف فاعل پر تمام نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے ایک اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے جس کو "مفعول بہ" کہتے ہیں جیسے "ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا" [زید نے عمرو کو مارا]

نیز **فعل کی دو قسمیں** ہیں۔ (۱) معروف۔ (۲) مجہول۔

معروف: جس فعل کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو اس کو "معروف" کہتے ہیں جیسے "خَلَقَ اللہُ" (اللہ نے پیدا کیا)۔

مجہول: جس فعل کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو وہ "مجہول" ہے جیسے "قُتِلَ زَیْدٌ" (زید مار ڈالا گیا)۔

ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مثبت (۲) منفی

مثبت: جس فعل سے کسی چیز کا وجود [یعنی ہونا یا کرنا] سمجھا جائے وہ مثبت ہے۔ [جیسے "سَمِعَ" اس نے سنا "قُتِلَ" وہ قتل کیا گیا]۔

منفی: جس فعل سے کسی چیز کا عدم [نہ ہونا] سمجھا جائے وہ منفی ہے جیسے "مَا قَطَعَ" نہیں کاٹا، "مَا عُلِمَ" نہیں جانا گیا۔

---

(۱)۔ جیسے "لَنْ یَفْعَلَ" اور "لَمْ یَفْعَلْ" کہ پہلی مثال میں فعل مضارع عاملِ ناصب "لَنْ" کے سبب منصوب، اور دوسری مثال میں عاملِ جازم "لَمْ" کے سبب مجزوم ہے۔

پہلا باب

اوزان اور صیغوں کے بیان میں

اس میں سولہ فصلیں ہیں:

فصل اول:

ہر فعل کے لیے فاعل کا ہونا ضروری ہے اور فاعل غائب ہو گا یا حاضر یا متکلّم۔(۱) بہر صورت مذکر ہو گا یا مؤنث۔ اور بہر تقدیر واحد ہو گا یا تثنیہ یا جمع۔ تو یہ اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ اس لیے ماضی و مضارع میں سے ہر ایک کے اٹھارہ صیغے ہونے چاہیے تھے مگر اس وجہ سے کہ بعض بعض صیغے مشترک ہیں یعنی ایک ہی لفظ دو قسم کے فاعل کے لیے آتا ہے جیسے ''فَعَلْتُمَا''۔ یہ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے لیے آتا ہے اور ''فَعَلْتُ'' واحد متکلّم مذکر و مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے۔ اسی طرح ''فَعَلْنَا'' تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلّم چار صیغوں کے لئے۔ اس لیے ماضی کے تیرہ صیغے رہ گئے، [مگر چوں کہ صرف کی مروّج اور متداول ابتدائی کتابوں میں ''فَعَلْتُمَا'' کا صیغہ گردان میں دو بار لایا گیا ہے، اس لحاظ سے

---

(۱)- کلام کرنے والے کو متکلّم کہتے ہیں، اور جس سے کلام کیا جائے اسے مخاطب و حاضر، اور جس کے متعلق کلام کیا جائے اسے غائب کہتے ہیں خواہ وہ قریب ہو یا بعید، نظروں کے سامنے ہو یا پوشیدہ، لہذا غائب کے لیے پوشیدہ ہونا ضروری نہیں۔

نوٹ: صیغہ لغت میں ڈھلی ہوئی چیز کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں صیغہ: لفظ کی اس ہیئت کو کہتے ہیں جو بعض حروف کو بعض کے ساتھ باعتبار حرکات و سکنات ترتیب دینے سے حاصل ہوتی ہے۔

گردان میں چودہ صیغے بنتے ہیں]۔ تین مشترک باقی خاص۔ اور مضارع کے صرف گیارہ، چار مشترک، باقی خاص۔

گردان فعل ماضی مثبت معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
فَعَلَ	کیا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
فَعَلَا	کیا ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
فَعَلُوا	کیا ان سب مردوں نے	جمع	//	//
فَعَلَتْ	کیا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب
فَعَلَتَا	کیا ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
فَعَلْنَ	کیا ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
فَعَلْتَ	کیا تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
فَعَلْتُمَا	کیا تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
فَعَلْتُمْ	کیا تم سب مردوں نے	جمع	//	//
فَعَلْتِ	کیا تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
فَعَلْتُمَا	کیا تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
فَعَلْتُنَّ	کیا تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
فَعَلْتُ	کیا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
فَعَلْنَا	کیا ہم دو مردوں، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

ان میں تین مذکر غائب: واحد تثنیہ جمع کے لیے۔ تین مؤنث غائب، تین مذکر حاضر، تین مؤنث حاضر، ایک صرف حکایت نفس متکلّم [مذکر و مونث] اور ایک متکلّم مع الغیر [تثنیہ و

جمع] کے لیے ہے۔ ان تمام صیغوں میں "فَعَلَ" واحد مذکر غائب کے بعد جو کچھ جس صیغہ میں بڑھا ہے وہی اس صیغے کی علامت ہے۔ اور جس فعل میں جس صیغے کی علامت ہو، اسے وہی صیغہ سمجھنا چاہیے۔ (۱)

---

(۱)۔ مثلاً "فَعَلَا" کہ اس میں لام کلمہ کے بعد الف بڑھایا گیا ہے جو کہ تثنیہ مذکر غائب کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ تقریب فہم کے لیے صیغوں کی علامات کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

فَعَلَ: تمام علامتوں سے خالی، اس میں "ھُوَ" ضمیر مستتر فاعل ہے

فَعَلَا: میں "ا" علامتِ تثنیہ مذکر غائب اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلُوْا: میں "واوٗ" علامتِ جمع مذکر غائب اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلَتْ: میں "تْ" ساکن علامتِ تانیث ہے اور اس میں "ھِیَ" ضمیر مستتر فاعل ہے

فَعَلَتَا: میں "تَ" علامتِ تانیث اور "ا" علامت تثنیہ ضمیر فاعل ہے

فَعَلْنَ: میں "نَ" مفتوح علامتِ جمع مؤنث غائب اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتَ: میں "تَ" مفتوح علامتِ واحد مذکر حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتُمَا: میں "تُمَا" علامتِ تثنیہ مذکر حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتُمْ: میں "تُمْ" علامتِ جمع مذکر حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتِ: میں "تِ" مکسور علامتِ واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتُمَا: میں "تُمَا" علامتِ تثنیہ مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتُنَّ: میں "تُنَّ" علامتِ جمع مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتُنَّ: میں "تُنَّ" علامتِ جمع مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتُ: میں "تُ" مضموم علامتِ واحد متکلّم اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلْنَا: میں "نا" علامتِ متکلّم مع الغیر اور ضمیر فاعل ہے

مذکورہ نقشہ سے یہ ظاہر ہے کہ ماضی کے چودہ صیغوں میں سے بارہ صیغوں میں ضمیر فاعل ظاہر ہوتی ہے، ان سب ضمیروں کو ضمیر مرفوع متّصل بارز کہتے ہیں اور دو صیغے "فَعَلَ" واحد مذکر غائب =

فصل دوم:

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ

ماضی معروف کے آخری حرف سے پہلے والے حرف کو کسرہ اور اس سے پہلے جتنے متحرک حرف ہیں سب کو ضمہ دینے سے ماضی مجہول بن جاتا ہے۔[1] جیسے "ضَرَبَ" سے "ضُرِبَ"، "اِجْتَنَبَ" سے "اُجْتُنِبَ"، "بَعْثَرَ" سے "بُعْثِرَ"۔

گردان فعل ماضی مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
فُعِلَ	کیا گیا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
فُعِلَا	کئے گئے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
فُعِلُوْا	کئے گئے وہ سب مرد	جمع	//	//
فُعِلَتْ	کی گئی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
فُعِلَتَا	کی گئیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
فُعِلْنَ	کی گئیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
فُعِلْتَ	کیا گیا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
فُعِلْتُمَا	کئے گئے تم دو مرد	تثنیہ	//	//

= اور "فَعَلَتْ" واحد مؤنث غائب کا فاعل کبھی ظاہر ہوتا ہے جیسے "ضَرَبَ زَیْدٌ ، قَالَتْ هِنْدٌ"۔ اور کبھی ان دونوں میں فاعل ضمیر مستتر ہوا کرتی ہے، جیسے "زَیْدٌ ذَهَبَ ، هِنْدٌ ذَهَبَتْ" کہ پہلی مثال میں "هُوَ" اور دوسری میں "هِیَ" پوشیدہ ہے۔

(۱)- آخری حرف سے مراد "فَعَلَ" کا لام کلمہ، اور اس سے پہلے والے حرف سے مراد "فَعَلَ" کا عین کلمہ ہے۔ فائدہ: "ضَرَبَ" سے "ضُرِبَ" ثلاثی مجرد، "اِجْتَنَبَ" سے "اُجْتُنِبَ"، ثلاثی مزید فیہ اور "بَعْثَرَ" سے "بُعْثِرَ" رباعی مجرد کی مثال ہے۔

فُعِلْتُمْ	کیے گئے تم سب مرد	جمع	//	//
فُعِلْتِ	کی گئی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
فُعِلْتُمَا	کی گئیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
فُعِلْتُنَّ	کی گئیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
فُعِلْتُ	کیا گیا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
فُعِلْنَا	کیے گئے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

فائدہ: واضح رہے کہ یہ ماضی مطلق کا بیان تھا۔[1]

ماضی کی اس کے علاوہ پانچ قسمیں اور ہیں جو ماضی مطلق ہی سے بنتی ہیں۔

ماضی قریب: "قَدْ" ماضی مطلق کے شروع میں لگا دیا جائے تو ماضی قریب بن جاتا ہے، جیسے "قَدْ فَعَلَ"۔ [کیا ہے اس ایک مرد نے][2]

---

(۱)- مصنف نے تمام افعال میں سب سے پہلے ماضی کو اور پھر جمیع اقسام ماضی میں "ماضی مطلق" کو کیوں بیان کیا؟۔ ماضی کو اولاً اس وجہ سے بیان کیا کہ وہ تمام افعال میں اصل ہے جیسا کہ ہم نے ماسبق میں بیان کیا۔ اور مطلق چونکہ معرا عن القیود ہوتا ہے (قیود سے خالی) اسی لیے پہلے ہوتا ہے اور بعد میں اسی مطلق کو "قَدْ" وغیرہ کے ذریعہ مقید کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق پہلے اور مقید بعد میں ہوتا ہے۔ اسی سے ماضی مطلق کی وجہ تسمیہ بھی معلوم ہو گئی۔

نوٹ: ماضی مطلق اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ گزرے ہوئے زمانہ میں کام ہوا ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ تھوڑی دیر پہلے ہوا یا زیادہ دیر پہلے۔

(۲)- **ماضی قریب:** اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ گزرے ہوئے زمانہ میں تھوڑی دیر پہلے کام ہوا ہے۔

گردان ماضی قریب مثبت معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
قَدْ فَعَلَ	کیا ہے اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
قَدْفَعَلَا	کیا ہے ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْفَعَلُوْا	کیا ہے ان سب مردوں نے	جمع	//	//
قَدْفَعَلَتْ	کیا ہے اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب
قَدفَعَلَتَا	کیا ہے ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْفَعَلْنَ	کیا ہے ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
قَدفَعَلْتَ	کیا ہے تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
قَدفَعَلْتُمَا	کیا ہے تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْ فَعَلْتُمْ	کیا ہے تم سب مردوں نے	جمع	//	//
قَدْ فَعَلْتِ	کیا ہے تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
قَدْفَعَلْتُمَا	کیا ہے تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْفَعَلْتُنَّ	کیا ہے تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
قَدْفَعَلْتُ	کیا ہے میں ایک مرد ،یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکرو مؤنث	متکلّم
قَدْفَعَلْنَا	کیا ہے ہم دو مردوں ، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ وجمع	مذکرو مؤنث	//

گردان ماضی قریب مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
قَدْ فُعِلَ	کیا گیا ہے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
قَدْ فُعِلَا	کئے گئے ہیں وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
قَدْ فُعِلُوْا	کئے گئے ہیں وہ سب مرد	جمع	//	//
قَدْ فُعِلَتْ	کی گئی ہے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
قَدْ فُعِلَتَا	کی گئی ہیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
قَدْ فُعِلْنَ	کی گئی ہیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
قَدْ فُعِلْتَ	کیا گیا ہے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
قَدْ فُعِلْتُمَا	کئے گئے ہو تم دو مرد	تثنیہ	//	//
قَدْ فُعِلْتُمْ	کیے گئے ہو تم سب مرد	جمع	//	//
قَدْ فُعِلْتِ	کی گئی ہے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
قَدْ فُعِلْتُمَا	کی گئیں ہو تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
قَدْ فُعِلْتُنَّ	کی گئیں ہو تم سب عورتیں	جمع	//	//
قَدْ فُعِلْتُ	کیا گیا ہوں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
قَدْ فُعِلْنَا	کیے گئے ہیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

ماضی بعید: "کَانَ" ماضی مطلق کے شروع میں لگا دیا جائے تو ماضی بعید ہو جاتا ہے جیسے "کَانَ فَعَلَ" [کیا تھا اس ایک مرد نے۔][1]

---

(۱)-**ماضی بعید:** اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ گزرے ہوئے زمانہ میں بہت دیر پہلے کام ہوا ہے۔=

گردان ماضی بعید مثبت معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
کَانَ فَعَلَ	کیا تھا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
کَانَا فَعَلَا	کیا تھا ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
کَانُوا فَعَلُوْا	کیا تھا ان سب مردوں نے	جمع	//	//
کَانَتْ فَعَلَتْ	کیا تھا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب
کَانَتَا فَعَلَتَا	کیا تھا ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
کُنَّ فَعَلْنَ	کیا تھا ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
کُنْتَ فَعَلْتَ	کیا تھا تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	کیا تھا تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	کیا تھا تم سب مردوں نے	جمع	//	//
کُنْتِ فَعَلْتِ	کیا تھا تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	کیا تھا تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	کیا تھا تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
کُنْتُ فَعَلْتُ	کیا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
کُنَّا فَعَلْنَا	کیا تھا ہم دو مردوں، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

=نوٹ: ”کَانَ“ کا دخول خواہ ماضی پر ہو یا مضارع پر، صیغوں کے لحاظ سے اس میں بھی تبدیلی آئے گی جیسا کہ گردان سے واضح ہے۔

گردان ماضی بعید مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
كَانَ فُعِلَ	کیا گیا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
كَانَا فُعِلَا	کئے گئے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
كَانُوا فُعِلُوْا	کئے گئے تھے وہ سب مرد	جمع	//	//
كَانَتْ فُعِلَتْ	کی گئی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
كَانَتَا فُعِلَتَا	کی گئی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
كُنَّ فُعِلْنَ	کی گئی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
كُنْتَ فُعِلْتَ	کیا گیا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	کئے گئے تھے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	کیے گئے تھے تم سب مرد	جمع	//	//
كُنْتِ فُعِلْتِ	کی گئی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	کی گئی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	کی گئی تھیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
كُنْتُ فُعِلْتُ	کیا گیا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
كُنَّا فُعِلْنَا	کیے گئے تھے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

ماضی احتمالی: "لَعَلَّمَا" ماضی مطلق کے شروع میں داخل کر دیا جائے تو ماضی احتمالی بن جاتا ہے جیسے "لَعَلَّمَا فَعَلَ"۔ [شاید کہ اس ایک مرد نے کیا ہوگا۔][1]

---

(۱)-**ماضی احتمالی:** اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے ہونے میں شک ظاہر ہو۔ ماضی احتمالی کو ماضی شکیہ بھی کہتے ہیں۔ =

گردان ماضی احتمالی مثبت معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَعَلَّمَا فَعَلَ	شاید کہ اس ایک مرد نے کیا ہوگا	واحد	مذکر	غائب
لَعَلَّمَا فَعَلَا	شاید کہ ان دو مردوں نے کیا ہوگا	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلُوْا	شاید کہ ان سب مردوں نے کیا ہوگا	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلَتْ	شاید کہ اس ایک عورت نے کیا ہوگا	واحد	مؤنث	غائب
لَعَلَّمَا فَعَلَتَا	شاید کہ ان دو عورتوں نے کیا ہوگا	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلْنَ	شاید کہ ان سب عورتوں نے کیا ہوگا	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلْتَ	شاید کہ تو ایک مرد نے کیا ہوگا	واحد	مذکر	حاضر
لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	شاید کہ تم دو مردوں نے کیا ہوگا	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ	شاید کہ تم سب مردوں نے کیا ہوگا	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلْتِ	شاید کہ تو ایک عورت نے کیا ہوگا	واحد	مؤنث	حاضر
لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	شاید کہ تم دو عورتوں نے کیا ہوگا	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ	شاید کہ تم سب عورتوں نے کیا ہوگا	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فَعَلْتُ	شاید کہ میں ایک مرد، یا میں ایک عورت نے کیا ہوگا	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَعَلَّمَا فَعَلْنَا	شاید کہ ہم دو مردوں، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے کیا ہوگا	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

= نوٹ: لَعَلَّمَا تمام صیغوں میں ایک جیسا رہے گا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

گردان ماضی احتمالی مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَعَلَّمَا فُعِلَ	شاید کہ وہ ایک مرد کیا گیا ہو گا	واحد	مذکر	غائب
لَعَلَّمَا فُعِلَا	شاید کہ وہ دو مرد کئے گئے ہوں گے	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلُوْا	شاید کہ وہ سب مرد کئے گئے ہوں گے	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلَتْ	شاید کہ وہ ایک عورت کی گئی ہوگی	واحد	مؤنث	غائب
لَعَلَّمَا فُعِلَتَا	شاید کہ وہ دو عورتیں کی گئی ہوں گی	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلْنَ	شاید کہ وہ سب عورتیں کی گئی ہوں گی	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلْتَ	شاید کہ تو ایک مرد کیا گیا ہو گا	واحد	مذکر	حاضر
لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	شاید کہ تم دو مرد کئے گئے ہو گے	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلْتُمْ	شاید کہ تم سب مرد کئے گئے ہو گے	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلْتِ	شاید کہ تو ایک عورت کی گئی ہوگی	واحد	مؤنث	حاضر
لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	شاید کہ تم دو عورتیں کی گئی ہوں گی	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلْتُنَّ	شاید کہ تم سب عورتیں کی گئی ہوں گی	جمع	//	//
لَعَلَّمَا فُعِلْتُ	شاید کہ میں ایک مرد، یا میں ایک عورت کیا گیا ہوں گا	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَعَلَّمَا فُعِلْنَا	شاید کہ ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں کئے گئے ہوں گے	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

ماضی تمنائی: "لَیْتَمَا" ماضی مطلق کے شروع میں لگادیا جائے تو ماضی تمنائی بن جاتاہے جیسے "لَیْتَمَا فَعَلَ"۔[کاش کہ کرتا وہ ایک مرد][1]

گردان ماضی تمنائی مثبت معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیْتَمَا فَعَلَ	کاش کہ کرتا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیْتَمَا فَعَلَا	کاش کہ کرتے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فَعَلُوْا	کاش کہ کرتے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَا فَعَلَتْ	کاش کہ کرتی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَیْتَمَا فَعَلَتَا	کاش کہ کرتیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فَعَلْنَ	کاش کہ کرتیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَا فَعَلْتَ	کاش کہ کرتا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	کاش کہ کرتے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فَعَلْتُمْ	کاش کہ کرتے تم سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَا فَعَلْتِ	کاش کہ کرتی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	کاش کہ کرتیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فَعَلْتُنَّ	کاش کہ کرتیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَا فَعَلْتُ	کاش کہ کرتا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم

---

(۱)-**ماضی تمنائی:** اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے ہونے کی آرزو سمجھی جائے۔

نوٹ: لَعَلَّمَا کی طرح لَیْتَمَا بھی تمام صیغوں میں ایک جیسا ہی رہے گا، اور اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر نہیں ہوگا۔

لَیْتَمَا فَعَلْنَا	کاش کہ کرتے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی تمنائی مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیْتَمَا فُعِلَ	کاش کہ کیا جاتا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیْتَمَا فُعِلَا	کاش کہ کئے جاتے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فُعِلُوْا	کاش کہ کئے جاتے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَا فُعِلَتْ	کاش کہ جاتی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَیْتَمَا فُعِلَتَا	کاش کہ کی جاتیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فُعِلْنَ	کاش کہ کی جاتیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَا فُعِلْتَ	کاش کہ کیا جاتا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَیْتَمَا فُعِلْتُمَا	کاش کہ کئے جاتے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فُعِلْتُمْ	کاش کہ کئے جاتے تم سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَا فُعِلْتِ	کاش کہ کی جاتی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَیْتَمَا فُعِلْتُمَا	کاش کہ کی جاتیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا فُعِلْتُنَّ	کاش کہ کی جاتیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَا فُعِلْتُ	کاش کہ کیا جاتا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَیْتَمَا فُعِلْنَا	کاش کہ کئے جاتے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

ماضی استمراری: "کَانَ" مضارع کے شروع میں بڑھا دیا جائے تو ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے "کَانَ یَفْعَلُ"۔ [کرتا تھا وہ ایک مرد] (۱)

گردان ماضی استمراری مثبت معروف

گردان	معنٰی	صیغہ		
کَانَ یَفْعَلُ	کرتا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
کَانَا یَفْعَلَانِ	کرتے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
کَانُوا یَفْعَلُوْنَ	کرتے تھے وہ سب مرد	جمع	//	//
کَانَتْ تَفْعَلُ	کرتی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
کَانَتَا تَفْعَلَانِ	کرتی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
کُنَّ یَفْعَلْنَ	کرتی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
کُنْتَ تَفْعَلُ	کرتا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	کرتے تھے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	کرتے تھے تم سب مرد	جمع	//	//
کُنْتِ تَفْعَلِیْنَ	کرتی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	کرتی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
کُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	کرتی تھیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
کُنْتُ اَفْعَلُ	کرتا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَیْتَمَا فُعِلْنَا	کرتے تھے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

---

(۱)۔ **ماضی استمراری:** اس فعل کو کہتے ہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ گزرے ہوئے زمانہ میں کام ہوتا تھا۔ (ماضی کی تمام اقسام کی تعریفات تکمیل الصرف (از: علامہ سید افضل حسین مونگیری) سے ماخوذ ہیں)۔

گردان ماضی استمراری مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
كَانَ يُفْعَلُ	کیا جاتا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
كَانَا يُفْعَلَانِ	کئے جاتے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
كَانُوا يُفْعَلُوْنَ	کئے جاتے تھے وہ سب مرد	جمع	//	//
كَانَتْ تُفْعَلُ	کی جاتی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
كَانَتَا تُفْعَلَانِ	کی جاتی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
كُنَّ يُفْعَلْنَ	کی جاتی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
كُنْتَ تُفْعَلُ	کیا جاتا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	کئے جاتے تھے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
كُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ	کیے جاتے تھے تم سب مرد	جمع	//	//
كُنْتِ تُفْعَلِيْنَ	کی جاتی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	کی جاتی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
كُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	کی جاتی تھیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
كُنْتُ اُفْعَلُ	کیا جاتا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
كُنَّا نُفْعَلُ	کیے جاتے تھے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

[تنبیہ:] یاد رہے کہ اس سے دوام واستمرار سمجھا جانا اکثری ہے، کلی نہیں۔

فصل سوم

فعل مضارع معروف بنانے کا قاعدہ

علامت مضارع میں سے کوئی علامت فعل ماضی کے اول میں لانے اور آخر کو ضمہ دینے سے فعل مضارع معروف بنتا ہے۔[1]

علامت مضارع چار ہیں: (۱) نون۔ (۲) الف۔ (۳) تا۔ (۴) یا۔ ان حروف کا مجموعہ ''نَاتِیْ'' ہے۔

''نون'' صرف ایک صیغہ کے لیے آتا ہے جو تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلّم میں مستعمل ہے۔

''الف'' صرف ایک صیغہ: واحد مذکر و موئنث متکلّم کے لیے آتا ہے۔

''تا'' آٹھ صیغوں کے لیے آتی ہے: دو صیغہ واحد موئنث غائب اور تثنیہ موئنث غائب کے لیے۔ تین مذکر حاضر اور تین موئنث حاضر کے لیے۔

''یا'' چار صیغوں کے لیے آتی ہے: تین مذکر غائب اور ایک جمع موئنث غائب کے لئے۔

مضارع کے سات صیغوں میں نون اعرابی اعراب کے بدلے آتا ہے۔[2] ان سات صیغوں میں چار صیغے تثنیہ کے ہیں، ایک صیغہ جمع مذکر غائب کا، ایک صیغہ جمع مذکر حاضر کا اور ایک صیغہ واحد موئنث حاضر کا ہے۔ اول کے چار صیغوں کا نون مکسور ہوتا ہے اور باقی تین صیغوں کا

---

(۱)- علامت مضارع کو ماضی کے شروع میں لاتے ہیں، آخر میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ''نون، تا، الف، یا'' میں سے اگر کسی کو بھی ماضی کے آخر میں لاحق کر دیا جائے تو ایسی صورت میں مضارع کا ماضی سے التباس لازم آئے گا یا نہیں تو کم از کم ادائیگی دشوار ضرور ہوگی، مثلاً ''نَفْعَلُ''. کہ یہ مضارع متکلّم مع الغیر کا صیغہ ہے، لہذا ''نَفْعَلُ'' سے نون علامت مضارع کو اگر آخر میں لاحق کر دیا جائے تو ایسی صورت میں ''فَعَلْنَ''. فعل ماضی جمع موئنث غائب کے صیغہ کے ساتھ التباس لازم آئے گا، علاوہ ازیں بہت سے تکلفات بھی درپیش ہوں گے۔ لہذا ان سے بچنے کے لیے علامت مضارع کو پہلے لاتے ہیں۔

(۲)- **نون اعرابی:** اعراب یعنی ضمہ کے بدلے آتا ہے، اور ہمیشہ کلمہ کے آخر میں آتا ہے کیوں کہ اعراب صفت ہے اور کلمہ ذات، اور ذات صفت پر مقدم ہوتی ہے۔

مفتوح۔ نونِ فاعلی جمع مؤنث کا جس طرح ماضی میں آتا ہے اسی طرح مضارع میں بھی۔ (۱)

گردان فعل مضارع مثبت معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
یَفْعَلُ	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
یَفْعَلَانِ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
یَفْعَلُوْنَ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
تَفْعَلُ	کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
تَفْعَلَانِ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
یَفْعَلْنَ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
تَفْعَلُ	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
تَفْعَلَانِ	کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
تَفْعَلُوْنَ	کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد	جمع	//	//
تَفْعَلِیْنَ	کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
تَفْعَلَانِ	کرتی ہو یا کرو گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
تَفْعَلْنَ	کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں	جمع	//	//

(۱)- کیونکہ ماضی کی طرح یہ دونوں صیغے بھی مبنی ہیں، کسی طرح لفظی تغیر کو قبول نہیں کرتے۔ بقیہ مضارع کے بارہ صیغے معرب ہیں۔

نوٹ: فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہوا کرتی ہے۔ وہ صیغے یہ ہیں:-(۱) یَفْعَلُ: واحد مذکر غائب: اس میں ھُوَ (۲) تَفْعَلُ واحد مؤنث غائب میں ''ھِیَ'' (۳) تَفْعَلُ واحد مذکر حاضر میں اَنْتَ (۴) اَفْعَلُ واحد متکلّم میں اَنَا (۵) نَفْعَلُ جمع متکلّم میں نَحْنُ۔ پوشیدہ ہے باقی نو صیغوں میں ضمیر مرفوع متّصل بارز (ظاہر) ہوتی ہے۔

اَفْعَلُ	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
نَفْعَلُ	کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

فصل چہارم

[مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ۔]

علامت مضارع کو ضمہ اور آخری حرف سے پہلے والے حرف کو اگر فتحہ نہ ہو تو فتحہ دینے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے۔ باقی تمام باتیں مضارع معروف ہی کی طرح ہیں جیسے ''یَضْرِبُ'' سے ''یُضْرَبُ'' [وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا]، ''یَنْصُرُ'' سے ''یُنْصَرُ'' [وہ مدد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا]، اور ''یَسْمَعُ'' سے ''یُسْمَعُ'' [وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا۔]

گردان فعل مضارع مثبت مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
یُفْعَلُ	کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
یُفْعَلَانِ	کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
یُفْعَلُوْنَ	کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
تُفْعَلُ	کی جاتی ہے یا کی جائے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
تُفْعَلَانِ	کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
یُفْعَلْنَ	کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
تُفْعَلُ	کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
تُفْعَلَانِ	کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//

تُفْعَلُوْنَ	کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے تم سب مرد	جمع	//	//
تُفْعَلِیْنَ	کی جاتی ہے یا کی جائے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
تُفْعَلَانِ	کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
تُفْعَلْنَ	کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
اُفْعَلُ	کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
نُفْعَلُ	کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

فصل پنجم

[ماضی منفی اور مضارع منفی بنانے کا قاعدہ]

ماضی کے شروع میں ''ما'' یا ''لا'' بڑھا دینے سے ماضی منفی بن جاتا ہے۔[1]
اسی طرح فعل مضارع کے شروع میں ''ما'' یا ''لا'' بڑھا دینے سے مضارع منفی بن جاتا ہے۔ ''مَا'' و ''لا'' لفظاً ماضی و مضارع میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ ہاں! معنیٰ میں مثبت کو منفی کر دیتا ہے۔ ما و لا دونوں ہی ماضی اور مضارع پر آتے ہیں مگر ''لَا'' مضارع پر زیادہ آتا ہے اور ''مَا'' ماضی پر اکثر۔

---

(۱)- ''لَا'' کا دخول فعل ماضی پر اسی وقت جائز ہے جب کہ درج ذیل تین شرطوں میں سے کوئی شرط پائی جائے۔ [۱]- لا کی تکرار ہو، جیسے ''فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی'' (القیٰمۃ، آیت ۳۱)، ''لَا ذَھَبَ وَ لَا فَعَلَ وَ لَا اَطْعَمَ''۔ [۲] ماضی مقام دعا میں واقع ہو، جیسے ''لَا اَھْلَکَھُمُ اللّٰہُ''۔ [۳] ماضی قسم کے جواب میں واقع ہو، جیسے ''وَاللّٰہِ لَا فَعَلْتُ''۔

گردان فعل ماضی منفی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
مَا فَعَلَ	نہیں کیا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
مَا فَعَلَا	نہیں کیا ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
مَا فَعَلُوْا	نہیں کیا ان سب مردوں نے	جمع	//	//
مَا فَعَلَتْ	نہیں کیا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب
مَا فَعَلَتَا	نہیں کیا ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
مَا فَعَلْنَ	نہیں کیا ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
مَا فَعَلْتَ	نہیں کیا تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
مَا فَعَلْتُمْ	نہیں کیا تم سب مردوں نے	جمع	//	//
مَا فَعَلْتِ	نہیں کیا تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
مَا فَعَلْتُنَّ	نہیں کیا تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
مَا فَعَلْتُ	نہیں کیا میں ایک مرد، یا ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
مَا فَعَلْنَا	نہیں کیا ہم دو مردوں، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان فعل ماضی منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
مَا فُعِلَ	نہیں کیا گیا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب

مَافُعِلَا	نہیں کئے گئے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
مَافُعِلُوْا	نہیں کئے گئے وہ سب مرد	جمع	//	//
مَافُعِلَتْ	نہیں کی گئی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
مَافُعِلَتَا	نہیں کی گئیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَافُعِلْنَ	نہیں کی گئیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
مَافُعِلْتَ	نہیں کیا گیا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
مَافُعِلْتُمَا	نہیں کئے گئے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
مَافُعِلْتُمْ	نہیں کیے گئے تم سب مرد	جمع	//	//
مَافُعِلْتِ	نہیں کی گئی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
مَافُعِلْتُمَا	نہیں کی گئیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَافُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
مَافُعِلْتُ	نہیں کیا گیا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
مَافُعِلْنَا	نہیں کیے گئے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی قریب منفی معروف

گردان	معنٰی	صیغہ		
قَدْ مَا فَعَلَ	نہیں کیا ہے اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
قَدْ مَافَعَلَا	نہیں کیا ہے ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْ مَا فَعَلُوْا	نہیں کیا ہے ان سب مردوں نے	جمع	//	//
قَدْ مَافَعَلَتْ	نہیں کیا ہے اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب

قَدمَا فَعَلَتَا	نہیں کیا ہے ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْ مَافَعَلْنَ	نہیں کیا ہے ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
قَد مَافَعَلْتَ	نہیں کیا ہے تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
قَد مَافَعَلْتُمَا	نہیں کیا ہے تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْ مَافَعَلْتُمْ	نہیں کیا ہے تم سب مردوں نے	جمع	//	//
قَدْ مَا فَعَلْتِ	نہیں کیا ہے تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
قَدْ مَافَعَلْتُمَا	نہیں کیا ہے تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
قَدْ مَافَعَلْتُنَّ	نہیں کیا ہے تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
قَدْ مَافَعَلْتُ	نہیں کیا ہے میں ایک مرد، یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
قَدْ مَافَعَلْنَا	نہیں کیا ہے ہم دو مرد، یا ہم دو عورت، یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی قریب منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
قَدْمَا فُعِلَ	نہیں کیا گیا ہے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
قَدْ مَا فُعِلَا	نہیں کیئے گئے ہیں وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
قَدْ مَا فُعِلُوْا	نہیں کیئے گئے ہیں وہ سب مرد	جمع	//	//
قَدْ مَافُعِلَتْ	نہیں کی گئی ہے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
قَدْ مَا فُعِلَتَا	نہیں کی گئی ہیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
قَدْ مَا فُعِلْنَ	نہیں کی گئی ہیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//

قَدْ مَا فُعِلْتَ	نہیں کیا گیا ہے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کئے گئے ہو تم دو مرد	تثنیہ	//	//
قَدْ مَا فُعِلْتُمْ	نہیں کئے گئے ہو تم سب مرد	جمع	//	//
قَدْمَا فُعِلْتِ	نہیں کی گئی ہے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کی گئی ہو تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
قَدْ مَافُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئی ہو تم سب عورتیں	جمع	//	//
قَدْ مَافُعِلْتُ	نہیں کیا گیا ہوں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
قَدْمَا فُعِلْنَا	نہیں کئے گئے ہیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی بعید منفی معروف

گردان	معنٰی	صیغہ		
مَاکَانَ فَعَلَ	نہیں کیا تھا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
مَاکَانَافَعَلَا	نہیں کیا تھا ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
مَاکَانُوافَعَلُوْا	نہیں کیا تھا ان سب مردوں نے	جمع	//	//
مَاکَانَتْ فَعَلَتْ	نہیں کیا تھا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب
مَاکَانَتَافَعَلَتَا	نہیں کیا تھا ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
مَاکُنَّ فَعَلْنَ	نہیں کیا تھا ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
مَاکُنْتَ فَعَلْتَ	نہیں کیا تھا تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
مَاکُنْتُمَافَعَلْتُمَا	نہیں کیا تھا تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//

مَاکُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	نہیں کیا تھا تم سب مردوں نے	جمع	//	//
مَاکُنْتِ فَعَلْتِ	نہیں کیا تھا تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
مَا کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تھا تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	نہیں کیا تھا تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
مَاکُنْتُ فَعَلْتُ	نہیں کیا تھا میں ایک مرد ، یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
مَا کُنَّا فَعَلْنَا	نہیں کیا تھا ہم دو مردوں ، یا ہم دو عورتوں ، یا ہم سب مردوں ، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی بعید منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
مَاکَانَ فُعِلَ	نہیں کیا گیا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
مَاکَانَا فُعِلَا	نہیں کئے گئے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
مَاکَانُوا فُعِلُوْا	نہیں کئے گئے وہ سب مرد	جمع	//	//
مَاکَانَتْ فُعِلَتْ	نہیں کی گئی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
مَاکَانَتَا فُعِلَتَا	نہیں کی گئی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَاکُنَّ فُعِلْنَ	نہیں کی گئی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
مَاکُنْتَ فُعِلْتَ	نہیں کیا گیا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
مَاکُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	نہیں کئے گئے تھے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	نہیں کیے گئے تھے تم سب مرد	جمع	//	//

مَاکُنْتِ فُعِلْتِ	نہیں کی گئی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
مَاکُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	نہیں کی گئی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئی تھیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
مَاکُنْتُ فُعِلْتُ	نہیں کیا گیا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
مَاکُنَّا فُعِلْنَا	نہیں کیے گئے تھے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی احتمالی منفی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَعَلَّمَا مَافَعَلَ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
لَعَلَّمَا مَافَعَلَا	شاید کہ نہیں کیا ہو گا ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَافَعَلُوْا	شاید کہ نہیں کیا ہو گا ان سب مردوں نے	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَافَعَلَتْ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب
لَعَلَّمَا مَافَعَلَتَا	شاید کہ نہیں کیا ہو گا ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَافَعَلْنَ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَافَعَلْتَ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
لَعَلَّمَا مَافَعَلْتُمَا	شاید کہ نہیں کیا ہو گا تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَافَعَلْتُمْ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا تم سب مردوں نے	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَافَعَلْتِ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر

لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	شاید کہ نہیں کیا ہو گا تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُنَّ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُ	شاید کہ نہیں کیا ہو گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَا	شاید کہ نہیں کیا ہو گا ہم دو مردوں، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی احتمالی منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ	شاید کہ نہیں کیا گیا ہو گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَا	شاید کہ نہیں کیئے گئے ہوں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَا فُعِلُوْا	شاید کہ نہیں کیئے گئے ہوں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ	شاید کہ نہیں کی گئی ہو گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتَا	شاید کہ نہیں کی گئی ہوں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَ	شاید کہ نہیں کی گئی ہوں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتَ	شاید کہ نہیں کیا گیا ہو گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	شاید کہ نہیں کیئے گئے ہو گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمْ	شاید کہ نہیں کیئے گئے ہو گے تم سب مرد	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتِ	شاید کہ نہیں کی گئی ہو گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	شاید کہ نہیں کی گئی ہوں گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//

لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُنَّ	شاید کہ نہیں کی گئی ہوں گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَعَلَّمَا مَافُعِلْتُ	شاید کہ نہیں کیا گیا ہوں گا میں ایک مرد، یامیں ایک عورت	واحد	مذکرومؤنث	متکلّم
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَا	شاید کہ نہیں کئے گئے ہوں گے ہم دو مرد، یاہم دو عورتیں ،یاہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکرومؤنث	//

گردان ماضی تمنائی منفی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیْتَمَا مَافَعَلَ	کاش کہ نہیں کرتاوہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیْتَمَامَافَعَلَا	کاش کہ نہیں کرتے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلُوْا	کاش کہ نہیں کرتے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلَتْ	کاش کہ نہیں کرتی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَیْتَمَامَافَعَلَتَا	کاش کہ نہیں کرتیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلْنَ	کاش کہ نہیں کرتیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلْتَ	کاش کہ نہیں کرتا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَیْتَمَامَافَعَلْتُمَا	کاش کہ نہیں کرتے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلْتُمْ	کاش کہ نہیں کرتے تم سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلْتِ	کاش کہ نہیں کرتی توایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَیْتَمَامَافَعَلْتُمَا	کاش کہ نہیں کرتیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافَعَلْتُنَّ	کاش کہ نہیں کرتیں تم سب عورتیں	جمع	//	//

لَیْتَمَامَافَعَلْتُ	کاش کہ نہیں کرتا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَیْتَمَامَافَعَلْنَا	کاش کہ نہیں کرتے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں ،یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی تمنائی منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیْتَمَامَافُعِلَ	کاش کہ نہیں کیا جاتا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیْتَمَامَافُعِلَا	کاش کہ نہیں کئے جاتے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافُعِلُوْا	کاش کہ نہیں کئے جاتے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَا مَافُعِلَتْ	کاش کہ نہیں کی جاتی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَیْتَمَا مَا فُعِلَتَا	کاش کہ نہیں کی جاتیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَا مَافُعِلْنَ	کاش کہ نہیں کی جاتیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَامَافُعِلْتَ	کاش کہ نہیں کیا جاتا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَیْتَمَامَافُعِلْتُمَا	کاش کہ نہیں کئے جاتے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافُعِلْتُمْ	کاش کہ نہیں کئے جاتے تم سب مرد	جمع	//	//
لَیْتَمَامَافُعِلْتِ	کاش کہ نہیں کی جاتی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	کاش کہ نہیں کی جاتیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیْتَمَامَافُعِلْتُنَّ	کاش کہ نہیں کی جاتیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَیْتَمَامَافُعِلْتُ	کاش کہ نہیں کیا جاتا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم

لَیْتَمَا مَافُعِلْنَا	کاش کہ نہیں کئے جاتے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی استمراری منفی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
مَاکَانَ یَفْعَلُ	نہیں کرتا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
مَاکَانَا یَفْعَلَانِ	نہیں کرتے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
مَاکَانُوا یَفْعَلُوْنَ	نہیں کرتے تھے وہ سب مرد	جمع	//	//
مَاکَانَتْ تَفْعَلُ	نہیں کرتی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
مَاکَانَتَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَاکُنَّ یَفْعَلْنَ	نہیں کرتی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
مَاکُنْتَ تَفْعَلُ	نہیں کرتا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
مَاکُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتے تھے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	نہیں کرتے تھے تم سب مرد	جمع	//	//
مَاکُنْتِ تَفْعَلِیْنَ	نہیں کرتی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
مَاکُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	نہیں کرتی تھیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
مَاکُنْتُ اَفْعَلُ	نہیں کرتا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
مَا کُنَّا نَفْعَلُ	نہیں کرتے تھے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر و مؤنث	//

گردان ماضی استمراری منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
مَاکَانَ يُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
مَاکَانَا يُفْعَلَانِ	نہیں کئے جاتے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
مَاکَانُوا يُفْعَلُوْنَ	نہیں کئے جاتے تھے وہ سب مرد	جمع	//	//
مَاکَانَتْ تُفْعَلُ	نہیں کی جاتی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
مَاکَانَتَا تُفْعَلَانِ	نہیں کی جاتی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَاکُنَّ يُفْعَلْنَ	نہیں کی جاتی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
مَاکُنْتَ تُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
مَاکُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	نہیں کئے جاتے تھے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ	نہیں کئے جاتے تھے تم سب مرد	جمع	//	//
مَاکُنْتِ تُفْعَلِيْنَ	نہیں کی جاتی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
مَاکُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	نہیں کی جاتی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
مَاکُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	نہیں کی جاتی تھیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
مَاکُنْتُ اُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا تھا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکرومؤنث	متکلّم
مَاکُنَّا نُفْعَلُ	نہیں کئے جاتے تھے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکرومؤنث	//

گردان فعل مضارع منفی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَا یَفْعَلُ	نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یَفْعَلَانِ	نہیں کرتے ہیں یا نہیں کریں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا یَفْعَلُوْنَ	نہیں کرتے ہیں یا نہیں کریں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَا تَفْعَلُ	نہیں کرتی ہے یا نہیں کرے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتی ہیں یا نہیں کریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا یَفْعَلْنَ	نہیں کرتی ہیں یا نہیں کریں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَا تَفْعَلُ	نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتے ہو یا نہیں کرو گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا تَفْعَلُوْنَ	نہیں کرتے ہو یا نہیں کرو گے تم سب مرد	جمع	//	//
لَا تَفْعَلِیْنَ	نہیں کرتی ہے یا نہیں کرے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتی ہو یا نہیں کرو گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا تَفْعَلْنَ	نہیں کرتی ہو یا نہیں کرو گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَا اَفْعَلُ	نہیں کرتا ہوں یا نہیں کروں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَا نَفْعَلُ	نہیں کرتے ہیں یا نہیں کریں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان فعل مضارع منفی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَا یُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یُفْعَلَانِ	نہیں کئے جاتے ہیں یا نہیں کئے جائیں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا یُفْعَلُوْنَ	نہیں کئے جاتے ہیں یا نہیں کئے جائیں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَا تُفْعَلُ	نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تُفْعَلَانِ	نہیں کی جاتی ہیں یا نہیں کی جائیں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	مؤنث	غائب
لَا یُفْعَلْنَ	نہیں کی جاتی ہیں یا نہیں کی جائیں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَا تُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تُفْعَلَانِ	نہیں کئے جاتے ہو یا نہیں کئے جاؤ گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا تُفْعَلُوْنَ	نہیں کئے جاتے ہو یا نہیں کئے جاؤ گے تم سب مرد	جمع	//	//
لَا تُفْعَلِیْنَ	نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَا تُفْعَلَانِ	نہیں کی جاتی ہو یا نہیں کی جاؤ گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا تُفْعَلْنَ	نہیں کی جاتی ہو یا نہیں کی جاؤ گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَا اُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا ہوں یا نہیں کیا جاؤں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَا نُفْعَلُ	نہیں کئے جاتے ہیں یا نہیں کئے جائیں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

فصل ششم

[نفی تاکید بلن در فعل مستقبل بنانے کا قاعدہ]

مضارع کے اول میں ”لَنْ“ لانے سے نفی تاکید بلن ہو جاتا ہے۔ (۱) لَنْ ان پانچ صیغوں کو نصب دیتا ہے: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلّم اور متکلّم مع الغیر۔ اور سات صیغوں کے نون اعرابی کو گرادیتا ہے۔ (۲) اور ”یَفْعَلْنَ“، ”تَفْعَلْنَ“ میں لفظاً کچھ عمل نہیں کرتا۔ (۳) اور مضارع کو مستقبل منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

گردان نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَن یَّفْعَلَ	ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَن یَّفْعَلَا	ہرگز نہیں کریں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَن یَّفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کریں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَنْ تَفْعَلَ	ہرگز نہیں کرے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَنْ تَفْعَلَا	ہرگز نہیں کریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَن یَّفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کریں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَنْ تَفْعَلَ	ہرگز نہیں کرے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَنْ تَفْعَلَا	ہرگز نہیں کرو گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَنْ تَفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کرو گے تم سب مرد	جمع	//	//

---

(۱)- یہ لفظ فرّا کے نزدیک اصل میں ”لَا“ ہے۔ الف نون سے بدلا گیا تو ”لَنْ“ ہوا ہے۔ اور خلیل وکسائی کے نزیک اس کی اصل ”لَا اَنْ“ ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ ایک مستقل حرف ہے۔

(۲)- یعنی چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر۔

(۳)- کیونکہ ان میں نون اعرابی نہیں، بلکہ جمع کی ضمیر ہے اور مبنی ہے جس میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

لَنْ تَفْعَلِیْ	ہرگز نہیں کرے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَنْ تَفْعَلَا	ہرگز نہیں کروگی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَنْ تَفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کروگی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَنْ اَفْعَلَ	ہرگز نہیں کروں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَنْ نَفْعَلَ	ہرگز نہیں کریں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَن یُّفْعَلَ	ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَن یُّفْعَلَا	ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَن یُّفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَنْ تُفْعَلَ	ہرگز نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَنْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کی جائیں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَن یُّفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کی جائیں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَنْ تُفْعَلَ	ہرگز نہیں کیا جائے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَنْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کئے جاؤ گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَنْ تُفْعَلُوْا	ہرگز نہیں کئے جاؤ گے تم سب مرد	جمع	//	//
لَنْ تُفْعَلِیْ	ہرگز نہیں کی جائے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَنْ تُفْعَلَا	ہرگز نہیں کی جاؤ گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//

لَنْ تُفْعَلْنَ	ہرگز نہیں کی جاؤ گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَنْ اُفْعَلَ	ہرگز نہیں کیا جاؤں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَنْ نُفْعَلَ	ہرگز نہیں کئے جائیں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

فصل ھفتم

[نفی جحد بلم بنانے کا قاعدہ]

مضارع کے اول میں ''لَمْ'' لانے سے نفی جحد بلم ہو جاتا ہے۔ جن صیغوں میں ''لَنْ'' نصب کرتا ہے اُن صیغوں کو یہ جزم دیتا ہے اگر لام کلمہ حرف علت نہ ہو، ورنہ اختِ حرکت ہونے کی وجہ سے اس کو گرا دے گا۔ جیسے ''لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ''۔

حرف علت تین ہیں: واو، الف، یا۔ ان کا مجموعہ ''وای'' ہے۔ باقی اعمال بعینہ ''لَنْ'' کے ہیں، جمع مؤنث غائب و حاضر میں یہ بھی کچھ عمل نہیں کرتا اور تمام صیغوں کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔(۱)

---

(۱)- لمْ: یہ حرف فرا کے نزدیک اصل میں ''لَا'' ہے، الف میم سے بدلا گیا ''لَمْ'' ہوا۔ لَمْ ویسے تو فعل مضارع کو جزم کرتا ہے، لیکن بر بنائے ضرورت فعل کو مرفوع پڑھنا بھی درست ہے جیسے:

یَوْمَ الصَّلِیْفَاءِ لَمْ یُوْ فُوْنَ بِا لْجَارِ

اس میں ''لَمْ'' کے دخول کے باوجود ''یُوْفُوْنَ'' فعل مضارع مرفوع ہے مجزوم نہیں، اسی لیے ن ساقط نہیں ہوا۔

نوٹ: لَمْ کی طرح ''لَمَّا'' بھی فعل مضارع کو جزم کرتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے مگر ان دونوں میں پانچ وجوہ سے فرق ہے۔

[۱]- ''لَمْ'' حرف شرط سے ملتا ہے جیسے وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ۔ بخلاف لَمَّا کے کہ اِنْ لَمَّا تَقُمْ نہیں کہہ سکتے۔ =

گردان نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَمْ یَفْعَلْ	نہیں کیا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
لَمْ یَفْعَلَا	نہیں کیا ان دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
لَمْ یَفْعَلُوْا	نہیں کیا ان سب مردوں نے	جمع	//	//
لَمْ تَفْعَلْ	نہیں کیا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	غائب

= [۲]- منفی بلم کے لیے استمرار زمانہ حال تک ضروری نہیں بخلاف "لَمَّا" کے کہ اس میں وقت تکلم تک استمرار واستغراق ضروری ہے یعنی "لَمْ" زمانہ گزشتہ میں فعل کی نفی کرتا ہے لیکن یہ نہیں بتاتا کہ وہ نفی اب تک برقرار ہے یا ختم ہو چکی ہے بخلاف "لَمَّا" کے کہ اس میں وقت تکلم تک فعل کی نفی ہوتی ہے جیسے آپ کہیں "لَمْ یَفْعَلْ زَیْدٌ" تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمانہ گزشتہ میں زید نے یہ کام نہیں کیا لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ زید کا اس کام کو نہ کرنا اب تک باقی ہے یا نہیں۔ بخلاف "لَمَّا یَفْعَلْ زَیْدٌ" کے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ زید نے اب تک نہیں کام نہیں کیا۔ اسی لیے "لَمْ یَکُنْ ثُمَّ کَانَ" کہنا درست ہے اور "لَمَّا یَکُنْ ثُمَّ کَانَ" کہنا صحیح نہیں۔

[۳]- لَمَّا کا منفی ہمیشہ حال سے قریب ہوتا ہے بخلاف "لَمْ" کے۔ مثلاً آپ کہیں "لَمَّا یَرْکَبْ زَیْدٌ" تو اس کا مطلب یہ ہوا عدم رکوب حال سے قریب ہے یعنی زید تھوڑی دیر پہلے سوار نہیں ہوا بخلاف "لَمْ یَرْکَبْ زَیْدٌ" کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زید سوار نہیں ہوا، یہ نہ معلوم ہو سکے گا کہ تھوڑی دیر پہلے سوار نہیں ہوا یا بہت دیر پہلے۔

[۴]- "لَمَّا" کا منفی متوقع الثبوت ہے بخلاف منفی بلم کے۔ اسی لیے "بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ" کے معنی یہ ہیں کہ ابھی انھوں نے عذاب نہ چکھا مگر عذاب متوقع ہے۔

[۵] "لَمَّا" کے منفی کو حذف کرنا درست ہے بخلاف "لمْ" کے۔ جیسے

فَجِئْتُ قُبُوْرَهُمْ بَدَأً وَلَمَّا......... فَنَادَیْتُ الْقُبُوْرَ فَلَمْ یُجِبْنَهٖ

(تفصیل کے لیے دیکھیے: وافیہ وغیرہ)

لَمْ تَفْعَلَا	نہیں کیا ان دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
لَمْ يَفْعَلْنَ	نہیں کیا ان سب عورتوں نے	جمع	//	//
لَمْ تَفْعَلْ	نہیں کیا تو ایک مرد نے	واحد	مذکر	حاضر
لَمْ تَفْعَلَا	نہیں کیا تم دو مردوں نے	تثنیہ	//	//
لَمْ تَفْعَلُوْا	نہیں کیا تم سب مردوں نے	جمع	//	//
لَمْ تَفْعَلِيْ	نہیں کیا تو ایک عورت نے	واحد	مؤنث	حاضر
لَمْ تَفْعَلَا	نہیں کیا تم دو عورتوں نے	تثنیہ	//	//
لَمْ تَفْعَلْنَ	نہیں کیا تم سب عورتوں نے	جمع	//	//
لَمْ اَفْعَلْ	نہیں کیا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت نے	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَمْ نَفْعَلْ	نہیں کیا ہم دو مردوں، یا ہم دو عورتوں، یا ہم سب مردوں، یا ہم سب عورتوں نے	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَمْ يُفْعَلْ	نہیں کیا گیا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَمْ يُفْعَلَا	نہیں کئے گئے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَمْ يُفْعَلُوْا	نہیں کئے گئے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَمْ تُفْعَلْ	نہیں کی گئی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَمْ تُفْعَلَا	نہیں کی گئیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَمْ يُفْعَلْنَ	نہیں کی گئیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَمْ تُفْعَلْ	نہیں کیا گیا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر

لَمْ تُفْعَلَا	نہیں کئے گئے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَمْ تُفْعَلُوْا	نہیں کیے گئے تم سب مرد	جمع	//	//
لَمْ تُفْعَلِيْ	نہیں کی گئی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَمْ تُفْعَلَا	نہیں کی گئیں تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَمْ تُفْعَلْنَ	نہیں کی گئیں تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَمْ اُفْعَلْ	نہیں کیا گیا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَمْ نُفْعَلْ	نہیں کیے گئے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

فصل ہشتم

[لام تاکید با نون تاکید بنانے کا قاعدہ]

مضارع کے اول میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ زیادہ کرنے سے لام تاکید با نون تاکید ہو جاتا ہے۔ نون تاکید کبھی مشدّد ہوتا ہے اور کبھی ساکن۔ اول کو ثقیلہ اور دوم کو خفیفہ کہتے ہیں۔ نون ثقیلہ تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں۔ مفرد لفظی کے پانچ صیغوں میں جہاں "لَنْ" نصب کرتا ہے نون ثقیلہ سے پہلے والا حرف مفتوح ہوتا ہے۔ اور جمع مذکر غائب اور حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے والا حرف مضموم ہوتا ہے تاکہ ضمہ "واؤ" کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ جس طرح واحد مؤنث حاضر کے صیغہ سے "یا" دور کر دیتے ہیں اور اس سے پہلے کسرہ برقرار رکھتے ہیں تاکہ "یا" کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ ان آٹھوں جگہوں میں نون ثقیلہ خود مفتوح ہوتا ہے۔ اور دو صیغہ یعنی جمع مؤنث غائب اور حاضر میں نون فاعل اور نون تاکید کے درمیان الفِ فاصل آتا ہے۔ [1] ان

---

(۱) – نون فاعل اور نون تاکید کے درمیان الف فاصل اس لیے لاتے ہیں کیوں کہ تین زائد نون کا ایک جگہ جمع ہونا مکروہ ہے۔

دو صیغوں یعنی جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر اور تثنیہ کے چاروں صیغوں میں نون سے پہلے الف ہوتا ہے۔ اور نون ثقیلہ خود مکسور ہوتا ہے اور نون خفیفہ ان میں نہیں آتا۔ نیز ساتوں صیغوں کا نون اعرابی یہاں بھی گرجاتا ہے۔

گردان لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیَفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیَفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کریں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَیَفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کریں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَتَفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کرے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَتَفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَیَفْعَلْنَانِّ	ضرور ضرور کریں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَتَفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کرے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَتَفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کرو گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَتَفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کرو گے تم سب مرد	جمع	//	//
لَتَفْعَلِنَّ	ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَتَفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کرو گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَتَفْعَلْنَانِّ	ضرور ضرور کرو گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَأَفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کروں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَنَفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کریں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَيُفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَيُفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کئے جائیں گے وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَيُفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کئے جائیں گے وہ سب مرد	جمع	//	//
لَتُفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَتُفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کی جائیں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَيُفْعَلْنَانِّ	ضرور ضرور کی جائیں گی وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَتُفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کیا جائے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَتُفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کئے جاؤ گے تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَتُفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کئے جاؤ گے تم سب مرد	جمع	//	//
لَتُفْعَلِنَّ	ضرور ضرور کی جائے گی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَتُفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کی جاؤ گی تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَتُفْعَلْنَانِّ	ضرور ضرور کی جاؤ گی تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَأُفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کیا جاؤں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَنُفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کئے جائیں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیَفْعَلَنْ	ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مر	واحد	مذکر	غائب
لَیَفْعَلُنْ	ضرور ضرور کریں گے وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لَتَفْعَلَنْ	ضرور ضرور کرے گی وہ ایک عورت	واحد	موئنث	غائب
لَتَفْعَلَنْ	ضرور ضرور کرے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَتَفْعَلُنْ	ضرور ضرور کرو گے تم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
لَتَفْعَلِنْ	ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت	واحد	موئنث	حاضر
لَأَفْعَلَنْ	ضرور ضرور کروں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکرو موئنث	متکلّم
لَنَفْعَلَنْ	ضرور ضرور کریں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکرو موئنث	متکلّم

گردان لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَیُفْعَلَنْ	ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیُفْعَلُنْ	ضرور ضرور کئے جائیں گے وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لَتُفْعَلَنْ	ضرور ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت	واحد	موئنث	غائب
لَتُفْعَلَنْ	ضرور ضرور کیا جائے گا تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَتُفْعَلِنْ	ضرور ضرور کئے جاؤ گے تم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
لَتُفْعَلُنْ	ضرور ضرور کی جائے گی تو ایک عورت	واحد	موئنث	حاضر

لَأُفْعَلَنْ	ضرور ضرور کیا جاؤں گا میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَنُفْعَلَنْ	ضرور ضرور کئے جائیں گے ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	متکلّم

فصل نہم

[فعل امر کا بیان]

امر کی تعریف: جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم سمجھا جائے اس کو امر کہتے ہیں۔

امر اپنے ہم صیغہ فعل مضارع سے بنتا ہے۔ یعنی مضارع غائب سے امر غائب، حاضر سے حاضر، متکلّم سے متکلّم، معروف سے معروف، مجہول سے مجہول۔ امر غائب، متکلّم معروف و مجہول، اور امر حاضر مجہول کے لیے مضارع کے انہیں صیغوں میں لام امر مکسور لائیں اور آخر میں ''لم'' کا حکم جاری کریں جیسے ''لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ، لِتُضْرَبْ، لِأَضْرِبْ، لِأُضْرَبْ، لِیَدْعُ، لِتُدْعَ، لِأَرْمِ، لِنُرْمَ''۔

امر بنانے کا قاعدہ: امر حاضر معروف بنانے کے لیے علامت مضارع کو گرا کر دیکھیں کہ متحرک ہے یا ساکن۔ اگر ساکن ہے تو عین کلمہ کو دیکھیں، اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مکسور لائیں۔ اور اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم لائیں۔ اور اگر علامت مضارع حذف کرنے کے بعد متحرک ہے تو ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں۔ بہر حال آخر میں ''لَمْ'' کا حکم جاری کریں۔ جیسے ''تَعِدُ'' سے ''عِدْ''، ''تَقِیْ'' سے ''قِ''، ''تَسْمَعُ'' سے ''اِسْمَعْ''، ''تَضْرِبُ'' سے ''اِضْرِبْ''، ''تَنْصُرُ'' سے ''اُنْصُرْ''، ''تَخْشیٰ'' سے ''اِخْشَ''، ''تَرْمِیْ'' سے ''اِرْمِ''، ''تَدْعُوْ'' سے ''اُدْعُ''۔ دونوں نونِ ثقیلہ اور خفیفہ مضارع کی طرح امر کے بھی تمام صیغوں میں آتے ہیں۔

گردان امر حاضر معروف

گردان	معنٰی	صیغہ		
اِفْعَلْ	کرتوایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
اِفْعَلَا	کروتم دومرد	تثنیہ	مذکر	حاضر
اِفْعَلُوا	کروتم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
اِفْعَلِی	کرتوایک عورت	واحد	موئنث	حاضر
اِفْعَلَا	کروتم دوعورتیں	تثنیہ	موئنث	حاضر
اِفْعَلْنَ	کروتم سب عورتیں	جمع	موئنث	حاضر

گردان امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

گردان	معنٰی	صیغہ		
اِفْعَلَنَّ	ضرور ضرور کرتوایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
اِفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کروتم دومرد	تثنیہ	مذکر	حاضر
اِفْعَلُنَّ	ضرور ضرور کروتم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
اِفْعَلِنَّ	ضرور ضرور کرتوایک عورت	واحد	موئنث	حاضر
اِفْعَلَانِّ	ضرور ضرور کروتم دوعورتیں	تثنیہ	موئنث	حاضر
اِفْعَلْنَانِّ	ضرور ضرور کروتم سب عورتیں	جمع	موئنث	حاضر

گردان امر حاضر معروف بانون خفیفہ

گردان	معنٰی	صیغہ		
اِفْعَلَنْ	ضرور ضرور کرتوایک مرد	واحد	مذکر	حاضر

اِفْعَلُنْ	ضرور ضرور کرو تم سب مرد	تثنیہ	مذکر	حاضر
اِفْعَلِنْ	ضرور ضرور کر تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر

گردان امر غائب و متکلّم معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لِيَفْعَلْ	چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لِيَفْعَلَا	چاہیے کہ کریں وہ دو مرد	تثنیہ	مذکر	غائب
لِيَفْعَلُوْا	چاہیے کہ کریں وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لِتَفْعَلْ	چاہیے کہ کرے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لِتَفْعَلَا	چاہیے کہ کریں وہ دو عورتیں	تثنیہ	مؤنث	غائب
لِيَفْعَلْنَ	چاہیے کہ کریں وہ سب عورتیں	جمع	مؤنث	غائب
لِاَفْعَلْ	چاہیے کہ کروں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد		متکلّم
لِنَفْعَلْ	چاہیے کہ کریں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	جمع		متکلّم

گردان امر غائب و متکلّم معروف بانون ثقیلہ

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لِيَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کرے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لِيَفْعَلَانِّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں وہ دو مرد	تثنیہ	مذکر	غائب
لِيَفْعَلُنَّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لِتَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کرے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب

لِتَفْعَلَانِّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں وہ دو عورتیں	تثنیہ	مؤنث	غائب
لِيَفْعَلْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں وہ سب عورتیں	جمع	مؤنث	غائب
لِأَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کروں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد		متکلّم
لِنَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	جمع		متکلّم

گردان امر غائب و متکلّم معروف بانون خفیفہ

گردان	معنٰی	صیغہ		
لِيَفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور کرے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لِيَفْعَلُنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لِتَفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور کرے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لِاَفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور کروں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد		متکلّم
لِنَفْعَلَنْ.	چاہیے کہ ضرور ضرور کریں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	جمع		متکلّم

بحث امر مجہول

گردان	معنٰی	صیغہ		
لِيُفْعَلْ	چاہیے کہ کیا جائے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لِيُفْعَلَا	چاہیے کہ کئے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ	؍؍	؍؍
لِيُفْعَلُوْا	چاہیے کہ کئے جائیں وہ سب مرد	جمع	؍؍	؍؍

لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ کی جائے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ کی جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لِیُفْعَلْنَ	چاہیے کہ کی جائیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ کیا جائے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ کئے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لِتُفْعَلُوْا	چاہیے کہ کئے جاؤ تم سب مرد	جمع	//	//
لِتُفْعَلِیْ	چاہیے کہ کی جائے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ کی جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لِتُفْعَلْنَ	چاہیے کہ کی جاؤ تم سب عورتیں	جمع	//	//
لِأُفْعَلْ	چاہیے کہ کیا جاؤں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لِنُفْعَلْ	چاہیے کہ کئے جائیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان امر مجہول با نون ثقیلہ

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لِیُفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لِیُفْعَلَانِّ	چاہیے کہ ضرور کئے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لِیُفْعَلُنَّ	چاہیے کہ ضرور کئے جائیں وہ سب مرد	جمع	//	//
لِتُفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور کی جائے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لِتُفْعَلَانِّ	چاہیے کہ ضرور کی جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//

لِیُفْعَلْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور کی جائیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لِتُفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لِتُفْعَلَانِّ	چاہیے کہ ضرور کئے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لِتُفْعَلُنَّ	چاہیے کہ ضرور کئے جاؤ تم سب مرد	جمع	//	//
لِتُفْعَلِنَّ	چاہیے کہ ضرور کی جائے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لِتُفْعَلَانِّ	چاہیے کہ ضرور کی جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لِتُفْعَلْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور کی جاؤ تم سب عورتیں	جمع	//	//
لِأُفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور کیا جاؤں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لِنُفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ضرور کئے جائیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں ،یا ہم سب مرد ،یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان امر مجہول بانون خفیفہ

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لِیُفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لِیُفْعَلُنْ	چاہیے کہ ضرور کئے جائیں وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لِتُفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور کی جائے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لِتُفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لِتُفْعَلُنْ	چاہیے کہ ضرور کئے جاؤ تم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
لِتُفْعَلِنْ	چاہیے کہ ضرور کی جائے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لِأُفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور کیا جاؤں میں ایک مرد، یا	واحد		متکلّم

	میں ایک عورت		
لِنُفْعَلَنْ	چاہیے کہ ضرور کئے جائیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	جمع	متکلّم

فصل دھم

[نہی کا بیان]

جس فعل سے کسی کام کے کرنے کی ممانعت سمجھی جائے اس کو نہی کہتے ہیں۔

لائے نہی فعل مضارع کے اول میں لانے سے نہی کا صیغہ بنتا ہے۔ اس کا عمل بعینہ "لَمْ" کا ہے۔ نون ثقیلہ وخفیفہ نہی میں بھی مضارع وامر ہی کی طرح آتا ہے۔

گردان نہی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَا یَفْعَلْ	نہ کرے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یَفْعَلَا	نہ کریں وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا یَفْعَلُوْا	نہ کریں وہ سب مرد	جمع	//	//
لَا تَفْعَلْ	نہ کرے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تَفْعَلَا	نہ کریں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا یَفْعَلْنَ	نہ کریں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَا تَفْعَلْ	نہ کرے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تَفْعَلَا	نہ کرو تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا تَفْعَلُوْا	نہ کرو تم سب مرد	جمع	//	//
لَا تَفْعَلِیْ	نہ کرے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر

لَا تَفْعَلَا	نہ کرو تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا تَفْعَلْنَ	نہ کرو تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَا اَفْعَلْ	نہ کروں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم
لَا نَفْعَلْ	نہ کریں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	//

گردان نہی مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَا یُفْعَلْ	نہ کیا جائے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یُفْعَلَا	نہ کئے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا یُفْعَلُوْا	نہ کئے جائیں وہ سب مرد	جمع	//	//
لَا تُفْعَلْ	نہ کی جائے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تُفْعَلَا	نہ کی جائیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا یُفْعَلْنَ	نہ کی جائیں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَا تُفْعَلْ	نہ کیا جائے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تُفْعَلَا	نہ کئے جاؤ تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا تُفْعَلُوْا	نہ کئے جاؤ تم سب مرد	جمع	//	//
لَا تُفْعَلِیْ	نہ کی جائے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَا تُفْعَلَا	نہ کی جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا تُفْعَلْنَ	نہ کی جاؤ تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَا اُفْعَلْ	نہ کیا جاؤں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر و مؤنث	متکلّم

لَا نُفْعَلْ	نہ کئے جائیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں ، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر ومؤنث	//

گردان نہی معروف بانون ثقیلہ

گردان	معنیٰ	صیغہ		
لَا یَفْعَلَنَّ	ہرگز ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یَفْعَلَانِّ	ہرگز ہرگز نہ کریں وہ دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا یَفْعَلُنَّ	ہرگز ہرگز نہ کریں وہ سب مرد	جمع	//	//
لَا تَفْعَلَنَّ	ہرگز ہرگز نہ کرے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تَفْعَلَانِّ	ہرگز ہرگز نہ کریں وہ دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا یَفْعَلْنَانِّ	ہرگز ہرگز نہ کریں وہ سب عورتیں	جمع	//	//
لَا تَفْعَلَنَّ	ہرگز ہرگز نہ کرے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تَفْعَلَانِّ	ہرگز ہرگز نہ کرو تم دو مرد	تثنیہ	//	//
لَا تَفْعَلُنَّ	ہرگز ہرگز نہ کرو تم سب مرد	جمع	//	//
لَا تَفْعَلِنَّ	ہرگز ہرگز نہ کرے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَا تَفْعَلَانِّ	ہرگز ہرگز نہ کرو تم دو عورتیں	تثنیہ	//	//
لَا تَفْعَلْنَانِّ	ہرگز ہرگز نہ کرو تم سب عورتیں	جمع	//	//
لَا أَفْعَلَنَّ	ہرگز ہرگز نہ کروں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	مذکر ومؤنث	متکلّم
لَا نَفْعَلَنَّ	ہرگز ہرگز نہ کریں ہم دو مرد ، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	تثنیہ وجمع	مذکر ومؤنث	//

گردان نہی مجہول بانون ثقیلہ

صیغہ			معنیٰ	گردان
غائب	مذکر	واحد	ہرگز ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَا یُفْعَلَنَّ
//	//	تثنیہ	ہرگز ہرگز نہ کئے جائیں وہ دو مرد	لَا یُفْعَلَانِّ
//	//	جمع	ہرگز ہرگز نہ کئے جائیں وہ سب مرد	لَا یُفْعَلُنَّ
غائب	مؤنث	واحد	ہرگز ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلَنَّ
//	//	تثنیہ	ہرگز ہرگز نہ کی جائیں وہ دو عورتیں	لَا تُفْعَلَانِّ
//	//	جمع	ہرگز ہرگز نہ کی جائیں وہ سب عورتیں	لَا یُفْعَلْنَانِّ
حاضر	مذکر	واحد	ہرگز ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلَنَّ
//	//	تثنیہ	ہرگز ہرگز نہ کئے جاؤ تم دو مرد	لَا تُفْعَلَانِّ
//	//	جمع	ہرگز ہرگز نہ کئے جاؤ تم سب مرد	لَا تُفْعَلُنَّ
حاضر	مؤنث	واحد	ہرگز ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	لَا تُفْعَلِنَّ
//	//	تثنیہ	ہرگز ہرگز نہ کی جاؤ تم دو عورتیں	لَا تُفْعَلَانِّ
//	//	جمع	ہرگز ہرگز نہ کی جاؤ تم سب عورتیں	لَا تُفْعَلْنَانِّ
متکلّم	مذکر و مؤنث	واحد	ہرگز ہرگز نہ کیا جاؤں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	لَا أُفْعَلَنَّ
//	مذکر و مؤنث	تثنیہ و جمع	ہرگز ہرگز نہ کئے جائیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	لَا نُفْعَلَنَّ

گردان نہی معروف بانون خفیفہ

گردان	معنٰی	صیغہ		
لَا یَفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یَفْعَلُنْ	ہرگز ہرگز نہ کریں وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لَا تَفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کرے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تَفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کرے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تَفْعَلُنْ	ہرگز ہرگز نہ کرو تم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
لَا تَفْعَلِنْ	ہرگز ہرگز نہ کرے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر
لَا أَفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کروں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد		متکلّم
لَا نَفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کریں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	جمع		متکلّم

گردان نہی مجہول بانون خفیفہ

گردان	معنٰی	صیغہ		
لَا یُفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَا یُفْعَلُنْ	ہرگز ہرگز نہ کئے جائیں وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
لَا تُفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
لَا تُفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	واحد	مذکر	حاضر
لَا تُفْعَلُنْ	ہرگز ہرگز نہ کئے جاؤ تم سب مرد	جمع	مذکر	حاضر
لَا تُفْعَلِنْ	ہرگز ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	واحد	مؤنث	حاضر

لَا أُفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کیا جاؤں میں ایک مرد، یا میں ایک عورت	واحد	متکلّم
لَانُفْعَلَنْ	ہرگز ہرگز نہ کیے جائیں ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد، یا ہم سب عورتیں	جمع	متکلّم

فصل یازدھم

[بحث اسم]

اسم کی تین قسمیں ہیں مصدر، مشتق، جامد۔

مصدر: جو اسم، فعل کا ماخذ ہو اور اس کے اردو ترجمہ میں [آخر میں] ''نا'' آئے اُس کو مصدر کہتے ہیں، جیسے ''اَلضَّرْبُ'' مارنا، ''اَلْأَکْلُ'' کھانا۔

مشتق: جو اسم کہ ہیأتِ مصدر میں اس طرح تصرف کرکے بنا ہو کہ مادہ اور معنی باقی رہے اس کو مشتق کہتے ہیں جیسے ''ضَارِبٌ''، ''مَضْرُوْبٌ'' کہ ''ضَرْبٌ'' سے مشتق ہیں۔

جامد: جو اسم کہ نہ ماخذِ فعل ہو اور نہ ہی وہ مصدر سے بنا ہو اُس کو جامد کہتے ہیں جیسے ''حَجَرٌ''، ''شَجَرٌ''۔

[اسم مشتق کے اقسام]

مشتق کی چھ قسمیں ہیں، (۱) اسم فاعل۔ (۲) اسم مفعول۔ (۳) اسم ظرف۔ (۴) اسم آلہ۔ (۵) صفت مشبہ۔ (۶) اسم تفضیل۔ ان کو ''شش اقسام'' کہتے ہیں۔

[اسم فاعل کا بیان]

اسم فاعل: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جس سے فعل صادر ہو اس کو اسم فاعل کہتے ہیں۔

اسمِ فاعل بنانے کا قاعدہ: اسم فاعل، مضارع معروف سے اس طرح بنتا ہے[1] کہ علامت مضارع کو حذف کر کے ''فا'' کو فتحہ دیں اور ''فا'' و ''عین'' کے درمیان الفِ فاعل بڑھائیں ، عین کو کسرہ دے کر لام کلمہ کو تنوین دیں جیسے ''یَضْرِبُ'' سے ''ضَارِبٌ''، ''یَنْصُرُ'' سے ''نَاصِرٌ'' یہ مذکر کے لیے ہے۔

اور مؤنث کے لیے اس کے آخر میں ''تا'' زیادہ کریں گے۔ غرض ''فَاعِلٌ'' کا وزن مذکر کے لیے ہے اور ''فَاعِلَةٌ'' کا مؤنث کے لیے۔

نوٹ: کبھی مؤنث کے لیے بھی ''فَاعِلٌ'' ہی آتا ہے جبکہ وہ لفظ خاص کسی عورت کی صفت ہو۔ جیسے ''حَامِلٌ''، ''حَائِضٌ''۔

گردان اسم فاعل

گردان	معنیٰ	صیغہ
فَاعِلٌ	ایک کرنے والا	واحد مذکر
فَاعِلَانِ	دو کرنے والے	تثنیہ مذکر
فَاعِلُوْنَ	سب کرنے والے	جمع مذکر
فَاعِلَةٌ	ایک کرنے والی	واحد مؤنث
فَاعِلَتَانِ	دو کرنے والی	تثنیہ مؤنث
فَاعِلَاتٌ	سب کرنے والی	جمع مؤنث

(۱)- اسم فاعل فعل مضارع سے بنتا ہے، کیونکہ اسم فاعل حرکات و سکنات اور تعداد حروف میں فعل مضارع کے مشابہ ہوتا ہے، بایں طور کہ اگر مضارع چار حرفی ہو تو اس سے اسم فاعل بھی چار حرفی ہوگا، اسی طرح اگر مضارع کے پہلے حرف پر حرکت ہو تو اسم فاعل کے پہلے حرف پر بھی حرکت ہوگی۔

فصل دوازدھم

[اسم مفعول کا بیان]

اسم مفعول کی تعریف: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو اُس کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

اسم مفعول بنانے کا طریقہ: اسم مفعول، مضارع مجہول سے اس طرح بنتا ہے[1] کہ علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ ''میم'' مفتوح لائیں اور ''عین'' و ''لام'' کے درمیان ''واو'' مفعول زیادہ کریں اور عین کلمہ کو ضمہ دے کر لام کو تنوین دیں۔ جیسے ''یُضْرَبُ'' سے ''مَضْرُوْبٌ''، ''یُنْصَرُ'' سے ''مَنْصُوْرٌ''۔ اس میں بھی مؤنث کے لیے آخر میں تا زیادہ کریں۔

اور کبھی ''فَعِیْلٌ'' و ''فَعُوْلٌ'' بھی مفعول کے معنی میں آتا ہے جیسے ''جَرِیْحٌ (مجروح)، قَتِیْلٌ (مقتول)، ذَعُوْرٌ (مذعور)، قَبُوْلٌ (مقبول)''۔

گردان اسم مفعول

گردان	معنیٰ	صیغہ
مَفْعُوْلٌ	ایک کیا ہوا	واحد مذکر
مَفْعُوْلَانِ	دو کئے ہوئے	تثنیہ مذکر
مَفْعُوْلُوْنَ	سب کئے ہوئے	جمع مذکر
مَفْعُوْلَةٌ	ایک کی ہوئی	واحد مؤنث
مَفْعُوْلَتَانِ	دو کی ہوئیں	تثنیہ مؤنث
مَفْعُوْلَاتٌ	سب کی ہوئیں	جمع مؤنث

---

(۱)- اسم مفعول مضارع مجہول سے بناتے ہیں، کیونکہ فعل مجہول کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے، اس لیے مفعول کو بنسبت معروف کے مجہول سے مناسبت یادہ ہے۔

فصل سیزدھم

[اسم ظرف کا بیان]

اسم ظرف: جو اسم مشتق، فعل کی جگہ یا زمانہ پر دلالت کرے اس کو اسم ظرف کہتے ہیں۔

اول کو **ظرف مکان**، دوم کو **ظرف زمان** کہتے ہیں۔ اسم ظرف مضارع سے اس طرح بنتا ہے کہ علامتِ مضارع حذف کر کے اس کی جگہ ''میم'' مفتوح لائیں، پھر اگر ''عین'' کلمہ مضموم ہو تو اس کو فتحہ دیں ورنہ اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور ''لام'' کلمہ کو تنوین دیں۔

اور کبھی اسم ظرف ''مُفْعَلَۃٌ'' اور ''مَفْعَلَۃٌ'' کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے ''مُکْحَلَۃٌ (سرمہ دانی)''، ''مَقْبَرَۃٌ (قبرستان)''۔ خصوصًا دوسرا وزن اُس جگہ کے لیے آتا ہے جہاں کوئی چیز بکثرت ہو۔

گردان اسم ظرف

گردان	معنٰی	صیغہ
مَفْعَلٌ	کرنے کی ایک جگہ یا کرنے کا ایک وقت	واحد مذکر
مَفْعَلَانِ	کرنے کی دو جگہیں یا کرنے کے دو وقت	تثنیہ مذکر
مَفَاعِلُ	کرنے کی بہت سی جگہیں یا کرنے کے بہت سے وقت	جمع مذکر

فصل چھاردھم

[اسم آلہ کا بیان]

اسم آلہ: جو اسم مشتق کہ واسطہ صدورِ فعل کا ہو اس کو اسم آلہ کہتے ہیں۔

اسم آلہ بنانے کا قاعدہ: اسم آلہ فعل مضارع سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ ''میم'' مکسور لائیں اور ''عین'' کلمہ کو اگر مفتوح نہ ہو تو فتحہ دیں اور ''لام'' کلمہ کو

تنوین دیں اور ''عین''کلمہ کے بعد ''الف'' یا ''لام''کلمہ کے بعد ''تا''بڑھانے سے بھی اسم آلہ بنتا ہے۔(۱) اور کبھی ''فَاعِلٌ'' کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے ''خَاتَم''(مہر کرنے کا آلہ)''۔اسم آلہ کی جمع ''مَفاعِلُ''اور ''مَفَاعِيلُ''کے وزن پر آتی ہے۔

گردان اسم آلہ

گردان	معنیٰ
مِفْعَلٌ	کرنے کا ایک چھوٹا آلہ
مِفْعَلَانِ	کرنے کے دو چھوٹے آلے
مَفَاعِلُ	کرنے کے بہت سے چھوٹے آلے
مِفْعَلَةٌ	کرنے کا ایک درمیانی آلہ
مِفعَلَتَانِ	کرنے کے دو درمیانی آلے
مِفْعَالٌ	کرنے کے بہت سے درمیانی آلے
مِفْعَالَانِ	کرنے کا ایک بڑا آلہ
مَفَاعِيْلُ	کرنے کے دو بڑے آلے

فصل پانزدھم

[صفت مشبہ کا بیان]

صفتِ مشبہ: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے کہ اس کا ماخذ اس کے ساتھ قائم و ثابت ہو اس کو صفتِ مشبہ کہتے ہیں۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل، بطورِ حدوث اتصاف پر

---

(۱)- لیکن خیال رہے کہ یہ مؤنث کی تا اور مؤنث کا صیغہ نہیں، کیونکہ مؤنث و مذکر کا اعتبار بر بنائے فاعلیت و مفعولیت کے ہوتا ہے، نہ کہ اسم آلہ کے لحاظ سے، لہذا سب کا معنی ایک ہوگا۔

دلالت کرتا ہے۔ اور صفت مشبہ بطورِ ثبوت اتصاف پر دلالت کرتی ہے۔ اسی لیے صفت مشبہ ہمیشہ لازم ہوتی ہے اگرچہ اس کا ماخذ فعل متعدّی ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ اس میں کسی چیز سے تعلق کا اعتبار نہیں۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں جیسے: "صَعْبٌ" (دشوار)، "صِفْرٌ" (خالی)، "صُلْبٌ" (سخت)، "حَسَنٌ" (اچھا)، "خَشِنٌ" (کھردرا)، "نَدُسٌ" (تیز)، "زِئَمٌ" (پریشان)، "بِلِزٌ" (موٹا)، "حُطَمٌ" (بھرا ہوا)، "جُنُبٌ" (ناپاک)، "أَحْمَرُ" (سرخ)، "کَابِرٌ" (بزرگ)، "کَبِیْرٌ" (بزرگ)، "غَفُوْرٌ" (مٹانے والا)، "جَیِّدٌ" (اچھا)، "جَبَانٌ" (بزدل)، "هِجَانٌ" (سفید اونٹ)، "شُجَاعٌ" (دلیر)، "عَطْشَانٌ" (پیاسا)، "عَطْشٰی" (پیاسی)، "حُبْلٰی" (حاملہ)، "حَمْرَآءُ" (زن سرخ)، "عُشَرَآءُ" (دس مہینے کی حاملہ اونٹنی)" وغیرہ۔

گردان صفت مشبہ

گردان	معنیٰ
حَسَنٌ	ایک خوبصورت مرد
حَسَنَانِ	دو خوبصورت مرد
حَسَنُوْنَ	بہت سے خوبصورت مرد
حَسَنَةٌ	ایک خوبصورت عورت
حَسَنَتَانِ	دو خوبصوت عورتیں
حَسَنَاتٌ	بہت سی خوبصورت عورتیں

فصل شانزدهم

[اسم تفضیل کا بیان]

اسم تفضیل: جو اسم مشتق دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے معنیٔ فاعلیت یا

مفعولیت کی زیادتی پر دلالت کرے اس کو اسم تفضیل کہتے ہیں۔[۱]

اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ: اسم تفضیل مذکر، مضارع سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ ہمزۂ اسم تفضیل لائیں اور عین کلمہ اگر مفتوح نہ ہو تو اس کو فتحہ دیں اور لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔ اور واحد مؤنث کے لیے علامت مضارع گرانے کے بعد فا کو ضمہ دیں اور عین کو سکون اور لام کلمہ کے بعد الف مقصورہ ماقبل مفتوح بڑھائیں۔

ایسے الفاظ جو رنگ اور عیب کے معنی پر دلالت کرتے ہیں ان سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ آگے آئے گا۔[۲]

---

(۱)- یہ زیادتی فاعل میں تو شائع وذائع ہے جیسے "زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍ" لیکن مفعول میں شاذ ہے۔

(۲)- **فائدہ:** اسم تفضیل بنانے کے لیے چند شرطیں ہیں کہ جس فعل کے اندر ان شرائط میں سے کوئی شرط پائی جائے گی اسی سے اسم تفضیل کا صیغہ "اَفْعَلُ" کے وزن پر آئے گا ورنہ نہیں۔

پہلی شرط: ثلاثی مجرد ہو۔ لہذا ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ، اور ہر وہ ثلاثی مجرد جس میں رنگ اور عیب کا معنی پایا جائے جیسے "اَحْمَرُ ، اَعْمٰی"، اس سے اسم تفضیل کا صیغہ "اَفْعَلُ" کے وزن پر نہیں آئے گا۔

دوسری شرط: فعل تام ہو، لہذا افعال ناقصہ (کان وغیرہ) سے تفضیل کا صیغہ نہیں آئے گا۔

تیسری شرط: افعال متصرفہ ہوں، لہذا ایسے افعال سے تفضیل کا صیغہ نہیں بنتا جس کی گردان نہ آتی ہو، مثلاً نِعْمَ وغیرہ۔

چوتھی شرط: فعل معروف ہو، لہذا فعل مجہول مثلاً "یُضْرَبُ" سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

پانچویں شرط: فعل مثبت ہو، لہذا فعل منفی مثلاً "لَا یَضْرِبُ" سے نہیں بنے گا۔

چھٹی شرط: اس فعل میں کمی زیادتی کا معنی ملحوظ ہو، لہذا ہر وہ فعل جس میں زیادتی کا معنی متصور نہ ہو مثلاً "یَمُوْتُ، یَحْیٰ" اس سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آئے گا۔ کیونکہ ایسا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص زیادہ مارنے والا ہو، لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی مُردوں میں زیادہ مرا ہوا، یا زندوں میں زیادہ زندہ ہو۔

ساتویں شرط: جس فعل سے صفت مشبہ کا صیغہ "اَفْعَلُ یا فَعْلَان" کے وزن پر نہ آتا ہو، لہذا وہ فعل جس سے مذکورہ اوزان پر صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہو مثلاً "یَشْبَعُ" وغیرہ اس سے تفضیل کا صیغہ =

گردان اسم تفضیل

گردان	معنیٰ	صیغہ
اَفْعَلُ	زیادہ کرنے والا ایک مرد	واحد مذکر
اَفْعَلَانِ	دو زیادہ کرنے والے دو مرد	تثنیہ مذکر
اَفْعَلُوْنَ	زیادہ کرنے والے بہت سے مرد	جمع تصحیح مذکر
اَفَاعِلُ	زیادہ کرنے والے بہت سے مرد	جمع تکسیر مذکر
فُعْلیٰ	زیادہ کرنے والی ایک عورت	واحد مؤنث
فُعْلَیَانِ	دو زیادہ کرنے والی دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
فُعْلَیَاتٌ	زیادہ کرنے والی بہت سی عورتیں	جمع تصحیح مؤنث
فُعَلٌ	زیادہ کرنے والی بہت سی عورتیں	جمع تکسیر مؤنث

"اَفَاعِلُ" جمع تکسیر مذکر ہے اور "فُعَلٌ" جمع تکسیر مؤنث، اور "اَفْعَلُوْنَ و فُعْلَیَاتٌ" جمع تصحیح اور اسی کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

جمع تکسیر: جس جمع میں واحد کا وزن ٹوٹ جائے اس کو جمع تکسیر کہتے ہیں۔

جمع سالم: جس جمع میں واحد کا وزن سلامت رہے اس کو جمع سالم کہتے ہیں۔

—*—*—*—

= "اَفْعَلُ" کے وزن پر نہیں آتا۔

دوسرا باب

ابواب ثلاثی و رباعی کے بیان میں

اور اس میں دس فصلیں ہیں

فصل اول

کلمہ میں حروف دو قسم کے ہوتے ہیں: اصلی اور زائد۔

اصلی: جو حروف تمامی گردانوں میں پائے جائیں اور موازنہ میں فا، عین، لام کے مقابل واقع ہوں وہ اصلی ہیں۔

زائد: جو حروف موازنہ میں فا، عین، اور لام کے مقابل نہ ہوں وہ زائد کہلاتے ہیں۔

صرفیوں نے اصلی اور زائد کو پہچاننے کے لیے فا، عین، لام کو میزان یعنی آلہ قرار دیا ہے یعنی جس کلمہ میں دیکھنا چاہیں کہ کون کون حروف اصلی ہیں اور کون کون زائد۔ تو اسی قسم کا کلمہ فا، عین، لام سے بنا کر دیکھیں کہ کون کون حرف ان حرفوں کے مقابل واقع ہے۔ اُن کو اصلی جانیں، باقی کو زائد سمجھیں۔ مثلاً ''اِجْتَنَبَ'' میں حروف اصلی کی تمیز مقصود ہے تو فا، عین، لام سے اسی قسم کا لفظ ''اِفْتَعَلَ'' بنا کر دیکھیں تو ''جیم، ن، با'' ''فا، عین اور لام'' کی جگہ نظر آئیں گے۔ لہذا جیم، نون، با اصلی، اور الف اور تا زائد ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس ''مَسْتَنْصِرٌ'' بروزن ''مُسْتَفْعِلٌ'' میں ''نون، صاد، را'' ''فا، عین اور لام کے مقابل ہیں لہذا یہ اصلی ہیں۔ باقی میم، سین، تا زائد۔ حروف زوائد چند مخصوص حروف ہیں جن کا مجموعہ ''هُمْ يَتَسَاءَ لُوْنْ'' ہے۔

فصل دوم

جملہ افعال واسما کی دو قسم ہیں۔(۱) ثلاثی۔(۲) رباعی۔

ثلاثی: جس کلمہ میں تین حرف اصلی ہوں اس کو ثلاثی کہتے ہیں جیسے ''شَجرٌ، ضَرَبَ''۔

رباعی: اور جس کلمہ میں چار حروف اصلی ہوں اس کو رباعی کہتے ہیں جیسے ''دِرْهَمٌ، بَعْثَرَ''۔

اسم، خماسی بھی ہوتا ہے یعنی جس میں پانچ حروف اصلی ہوں جیسے ''سَفَرْجَلٌ''۔

ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں۔(۱) مجرد۔(۲) مزید۔

مجرد: جس لفظ میں حروف اصلی کے سوا کوئی زائد نہ ہو وہ مجرد ہے۔ ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی۔

مزید: جس لفظ میں حروف اصلی کے سوا زائد بھی ہوں وہ مزید ہے۔ بتعمیم مذکور۔

اسم میں زیادتی چار حرف سے زائد نہیں ہوتی اور نہ کوئی اسم مفرد سات حرف سے تجاوز کرتا ہے۔ جس طرح فعل میں زیادتی کی انتہا تین حرف ہے اور کوئی صیغہ واحد مذکر غائب چھ حرف سے زائد نہیں ہوتا۔ میزانِ ثلاثی کے لیے ''فَعَلَ'' کافی ہے۔ رباعی کے لیے لام ایک دفعہ مکرر ہوگا یعنی ''فَعْلَلَ'' اور خماسی کے لیے دو بار یعنی ''فَعْلَلِلٌ''۔

اسم ثلاثی مجرد کے دس اوزان ہیں اور وہ یہ ہیں:

[۱] فَلْسٌ (پیسہ)[۲] فَرَسٌ [گھوڑا](۳) کَتِفٌ [مونڈھا](۴) عَضُدٌ [بازو] [۵] حِبْرٌ (دانش مند)[۶] عِنَبٌ (انگور)[۷] اِبِلٌ (اونٹ)[۸] قُفْلٌ (تالا)[۹] صُرَدٌ (لٹورا)[۱۰] عُنُقٌ (گردن)۔

اسم ثلاثی مزید کے اوزان بہت ہیں۔ ذیل میں بعض ایسے اوزان کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے:

"فَعْلَۃٌ" تعداد کے لیے ہوتا ہے جیسے "ضَرْبَۃٌ (ایک مرتبہ مارنا)"، "فِعْلَۃٌ" حالت کے لئے، جیسے "رِکْبَۃٌ (گھوڑے پر بیٹھنے کی حالت)"، "فُعْلَۃٌ" مقدار کے لئے، جیسے "اُکْلَۃٌ (کھانے کی مقدار)"، "فُعَلَۃٌ" جیسے "ضُحَکَۃٌ" (جس پر لوگ ہنسیں)"۔ "تُحْفَۃٌ" (جو چیز کسی کے پاس بھیجی جائے)، "فُعْلَۃٌ" مفعول کے لیے آتا ہے جیسے "ضُحْکَۃٌ" (جس پر لوگ ہنسیں)، "لُعْنَۃٌ (جس پر لوگ لعنت کریں)"، "فِعَالٌ" (نفع کی خبر کے لیے آتا ہے) جیسے "خِیَاطٌ (سوئی)"، "نِصَاحٌ" (سینے کا تاگا) "فِعَالَۃٌ" (استعمال کے لئے)، جیسے "عِصَابَۃٌ (سربند)"، قِلَادَۃٌ. (گردن بند)، "عِمَامَۃٌ" (پگڑی)، "مِفعَالٌ، مِفْعَلَۃٌ، مِفْعَلٌ" (کسی کام کے آلہ کے لئے)، جیسے "مِفْتَاحٌ (کنجی)، مِرْوَحَۃٌ (پنکھا)، مِکْنَسَۃٌ (جھاڑو)، مِسْعَرٌ (کوڑا کرکٹ جس سے آگ سلگاتے ہیں)" وغیر ذلک۔

اسم رباعی مجرد کے پانچ اوزان ہیں۔ "(۱) جَعْفَرٌ (نام) (۲) دِرْهَمٌ (روپیہ) (۳) زِبرِجٌ (زینت) (۴) بُرْثُنٌ (شیر کا پنجہ) (۵) قِمَطرٌ (جزدان)"۔ مزید فیہ، اس کے بھی اوزان بہت ہیں مگر ثلاثی سے کم۔

اسم خماسی مجرد کے صرف چار اوزان ہیں۔ جیسے (۱) "سَفَرْجَلٌ (بہی) (۲) قُذَعْمِلٌ (قوی اونٹ) (۳) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا)، قِرْطَعْبٌ (تھوڑی چیز)"۔

مزید فیہ: اس کے اوزان بہت ہی کم ہیں یعنی صرف پانچ صیغے ہیں۔ جیسے (۱) "عَضْرَفُوْطٌ (چھپکلی) (۲) قَبَعْثَرٰی (قوی اونٹ) (۳) قِرْطَبُوْسٌ (بڑی اونٹنی) (۴) خُزَعْبِیْلٌ (باطل چیز) (۵) خَنْدَرِیْسٌ (پرانی شراب)"۔

فصل سوم

پہلے بیان ہو چکا کہ ماضی اور مضارع دونوں بحرکات ثلاثہ آتے ہیں یعنی دونوں کا عین کلمہ کبھی مفتوح ہوتا ہے، کبھی مضموم، کبھی مکسور۔ اور ثلاثی مجرد میں ماضی کا جب مضارع کے

ساتھ لحاظ کرتے ہیں تو اس کو باب کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے ثلاثی مجرد کے نو باب ہونے چاہیے تھے جیسا کہ تین کو تین میں ضرب دینے سے ظاہر ہے مگر ”فَعُلَ، یَفْعِلُ“ متروک الاستعمال ہے اس لیے آٹھ باقی رہ گئے۔ ان آٹھ میں پانچ مُطَّرِد یعنی کثیر الاستعمال ہیں اور تین شاذ کہ استعمال ان کا کم ہوتا ہے۔ مطرد کے ابواب یہ ہیں:

۱-باب اول: ”نَصَرَ یَنْصُرُ“ ماضی میں عین کے فتحہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کے ضمہ کے ساتھ۔

اس باب کا مصدر: ”اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَۃُ: مدد کرنا“ ہے۔ اس کی گردان یہ ہے: ”نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا(فَھُوَ)نَاصِرٌ-وَ- نُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا(فَھُوَ) مَنْصُوْرٌ، الْأَمْرُ مِنْهُ اُنْصُرْ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَنْصُرْ، اَلظَّرْفُ مِنهُ مَنْصَرٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِنْصَرٌ وَ مِنْصَرَۃٌ وَ مِنْصَارٌ، وَتَثْنِیَتُھُمَا مَنْصَرَانِ وَ مِنْصَرَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَنَاصِرُ وَ مَنَاصِیْرُ، اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَنْصَرُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ نُصْرٰی، وَتَثْنِیَتُھُمَا اَنْصَرَانِ وَنُصْرَیَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ وَنُصَرٌ وَنُصْرَیَاتٌ“ .

”الطَّلَبُ(ڈھونڈنا)“، ”اَلدُّخُوْلُ(داخل ہونا)“، ”اَلْقَتْلُ(مارڈالنا)“۔

۲-باب دوم: ”ضَرَبَ یَضْرِبُ“ ماضی میں عین کے فتحہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کے کسرہ کے ساتھ۔ اس کا مصدر ”اَلضَّرْبُ وَالضَّرْبَةُ(مارنا)“ ہے اور اس کی گردان اس طرح آتی ہے: ”ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا، (فَھُوَ)ضَارِبٌ، ضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا، (فَھُوَ) مَضْرُوْبٌ، الْأَمْرُ مِنْهُ اِضْرِبْ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَضْرِبْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَضْرِبٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِضْرَبٌ وَ مِضْرَبَةٌ وَ مِضْرَابٌ، وَتَثْنِیَتُھُمَا مَضْرِبَانِ وَ مِضْرَبَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَضَارِبُ وَمَضَارِیْبُ، اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَضْرَبُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ ضُرْبٰی،

وَتَثْنِيَتُهُمَا اَضْرَبَانِ وَضُرْبَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَضْرَبُوْنَ وَاَضَارِبُ وَضُرَبٌ وَضُرْبَيَاتٌ".

"اَلْغَسْلُ (دھونا)"، "اَلْغَلْبُ (غلبہ کرنا)"، "اَلْفَصْلُ (جدا کرنا)"۔

۳-باب سوم: "سَمِعَ يَسْمَعُ" ماضی میں عین کے کسرہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کے فتحہ کے ساتھ۔ اس کا مصدر اَلسَّمْعُ وَالسَّمَاعُ: "سننا" ہے اور اس کی گردان یہ ہے "سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا، (فَهُوَ) سَامِعٌ، وَسُمِعَ يُسْمَعُ سَمْعًا (فَهُوَ) مَسْمُوْعٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْمَعْ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَسْمَعْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَسْمَعٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِسْمَعٌ وَمِسْمَعَةٌ وَمِسْمَاعٌ، وَتَثْنِيَّتُهُمَا مَسْمَعَانِ وَ مِسْمَعَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَسَامِعُ وَمَسَامِيْعُ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَسْمَعُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ سُمْعٰى، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَسْمَعَانِ وَسُمْعَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَسْمَعُوْنَ وَاَسَامِعُ وَسُمَعٌ وَ سُمْعَيَاتٌ".

"اَلْعِلْمُ (جاننا)"، "اَلشَّهَادَةُ (گواہی دینا)"، "اَلْحَمْدُ (تعریف کرنا)"۔ ان تینوں کو "اصول باب" کہتے ہیں۔ اس لیے کہ مضارع میں عین کلمہ کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہے اور اصل یہی ہے کیوں کہ جب ماضی کا معنی مضارع کے معنی کے مخالف ہو تو حرکت میں بھی مخالفت ہو۔

۴-باب چہارم: "فَتَحَ يَفْتَحُ" ماضی اور مضارع دونوں میں عین کے فتحہ کے ساتھ۔ اس کا مصدر "اَلْفَتْحُ: کھولنا" ہے۔ گردان: "فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا، (فَهُوَ) فَاتِحٌ. وَ. فُتِحَ يُفْتَحُ فَتْحًا، (فَهُوَ) مَفْتُوْحٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِفْتَحْ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَفْتَحْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفْتَحٌ، وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِفْتَحٌ وَمِفْتَحَةٌ وَمِفْتَاحٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مِفْتَحَانِ وَمَفْتَحَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَفَاتِحُ وَمَفَاتِيْحُ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَفْتَحُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُتْحٰى، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَفْتَحَانِ وَفُتْحَيَانِ،

وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَفْتَحُوْنَ وَاَفَاتِحُ وفُتَحٌ وَفُتْحَيَاتٌ".

"اَلْمَنْعُ (روکنا)"، "اَلصَّبْغُ (رنگنا)"، "اَلسَّلْخُ (چمڑا کھینچنا، اتارنا)"۔

جو کلمۂ صحیح اس باب [فتح یفتح] سے ہوگا اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی میں سے کوئی حرف ضرور ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ جس کے عین یا لام کی جگہ حرف حلقی ہو وہ اس باب سے ہو۔ جیسے دخول، بلوغ، سمع، شہادت۔

حروف حلقی چھ ہیں سن اے مہ لقا☆ ہمزہ ہا و عین حا و غین خا

۵-باب پنجم: "كَرُمَ يَكْرُمُ" ماضی اور مضارع دونوں میں عین کے ضمہ کے ساتھ، اس کا مصدر: "اَلْكَرَمُ وَالْكَرَامَةُ: بزرگ ہونا" ہے۔ گردان: "كَرُمَ يَكْرُمُ كَرَمًا وَكَرَامَةً، (فَهُوَ) كَرِيْمٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اُكْرُمْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَكْرُمْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَكْرَمٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِكْرَمٌ وَ مِكْرَمَةٌ وَمِكْرَامٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَكْرَمَانِ وَ مِكْرَمَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَكَارِمُ وَمَكَارِيْمُ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَكْرَمُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ كُرْمٰى، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَكْرَمَانِ وَكُرْمَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَكْرَمُوْنَ وَاَكَارِمُ كُرَمٌ وَكُرْمَيَاتٌ".

"اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا)"، "اَلْبُعْدُ (دور ہونا)"، "اَلْكَثْرَةُ (بہت ہونا)"۔

فائدہ: یہ باب لازم ہے، اس لیے اس سے مجہول نہیں آتا، نہ یہ مفعول کو چاہتا ہے اور اس کا اسمِ فاعل، فعیل کے وزن پر آتا ہے۔

فصل چھارم

شاذ کے تین باب ہیں اور وہ یہ ہیں:

۶-باب اول: "حَسِبَ يَحْسِبُ" ماضی و مضارع دونوں میں عین کے کسرہ کے ساتھ۔ اس کا مصدر: "اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ: گمان کرنا" ہے۔ اس کی گردان اس طرح ہے: "حَسِبَ يَحْسِبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا، (فَهُوَ) حَاسِبٌ، وَ حُسِبَ يُحْسَبُ

حَسْبًاوَ حِسْبَانًا (فَھُوَ)مَحْسُوْبٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ اِحْسِبْ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَا تَحْسِبْ، الظَّرْفُ مِنْهُ مَحْسِبٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِحْسَبٌ وَمِحْسَبَةٌ وَمِحْسَابٌ ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَحْسِبَانِ وَمِحْسَبَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَحَاسِبُ وَمَحَاسِيْبُ ،اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَحْسَبُ ،وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ حُسْبٰی، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَحْسَبَانِ وحُسْبَيَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَحْسَبُوْنَ وَاَحَاسِبُ وَحُسَبٌ وَحُسْبَيَاتٌ“ .

”اَلْوَرْعُ(پرہیزگار ہونا)“، ”اَلْوَرْمُ(سوجنا)“، ”اَلْوَطْیُ (روندنا)“۔

۷-باب دوم: ”فَضِلَ يَفْضُلُ“ *ماضی میں عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ۔اس کا مصدر* ”اَلْفَضْلُ:*زیادہ ہونا*“ *ہے۔اس کی گردان اس طرح ہے:*”فَضِلَ يَفْضُلُ فَضْلًا، (فھُوَ) فَاضِلٌ ،وَفُضِلَ يُفْضَلُ فَضْلًا ، (فَھُوَ) مَفْضُوْلٌ، الْأَمْرُ مِنْهُ اُفْضُلْ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَفْضُلْ ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفْضَلٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِفْضَلٌ وَمِفْضَلَةٌ وَمِفْضَالٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَفْضَلَانِ وَمِفْضَلَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَفَاضِلُ وَمَفَاضِيْلُ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَفْضَلُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُضْلٰی، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَفْضَلَانِ وَفُضْلَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَفْضَلُوْنَ وَاَفَاضِلُ وَ فُضَلٌ وَ فُضْلَيَاتٌ“.

”اَلْحُضُوْرُ:*حاضر ہونا*“۔

۸-باب سوم: ”كَوِدَ يَكْوَدُ“۔*تعلیل کے بعد* ”كَادَ يَكَادُ“ *ہو گیا، اس کا مصدر:*”اَلْكَوْدُ وَالْكَيْدُوْدَةُ:*نزدیک ہونا*“ *ہے۔اس کی گردان یہ ہے:* ”كَادَ يَكَادُ كَوْدًا وَكَيْدُوْدَةً ،(فَھُوَ)كَائِدٌ ، وَ كِيدَ يُكَادُ كَوْداً وَكَيْدُوْدَةً ،(فَھُوَ)مَكُوْدٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ كَدْ ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَا تَكَدْ ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَكَادٌ ،وَالْآلَةُ مِنْهُ مِكْوَدٌ وَمِكْوَدَةٌ وَمِكْوَادٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَكَادَانِ وَمِكْوَدَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَكَاوِدُ وَمَكَاوِيْدُ، اَفْعَلَ التَّفْضِيْلُ مِنْهُ اَكْوَدُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ كُوْدٰی، وَتَثْنِيَتُهُمَا

اَکْوَدَانِ وَکُوْدَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَکْوَدُوْنَ وَاَکَاوِدُ وَکُوَدٌ وَکُوْدَیَاتٌ".

فائدہ: جو ماضی مضموم العین ہو اس کا مضارع بھی مضموم العین ہو گا سوائے اِس ایک باب کے کہ باوجود ماضی مضموم العین ہونے کے مضارع مفتوح العین ہے۔

فصل پنجم

ثلاثی مزید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مطلق (۲) ملحق۔

ملحق: جس کلمہ میں کوئی حرف اس لیے بڑھایا جائے تاکہ وہ کلمہ دوسرے کلمہ کے وزن پر ہو جائے اور جو احکام اس کے ہیں اس پر بھی جاری ہو سکیں اس کو ملحق کہتے ہیں۔

مطلق: جس کلمہ میں نہ تو کسی حرف کا اضافہ کیا جائے، نہ ہی اس کے حکم میں کوئی تبدیلی ہو اسے مطلق کہا جاتا ہے۔

مطلق کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) باہمزۂ وصل۔ (۲) بے ہمزۂ وصل۔ تعریف نام ہی سے ظاہر ہے۔

باہمزۂ وصل کے مشہور نو (۹) باب ہیں:

۹- باب اول: "اِفْتِعَالٌ" جیسے "اَلْاِجْتِنَابُ: پرہیز کرنا"۔

گردان: "اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا، (فَهُوَ) مُجْتَنِبٌ، وَ اُجْتُنِبَ يُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا، (فَهُوَ) مُجْتَنَبٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِجْتَنِبْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَجْتَنِبْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَنَبٌ".

"اَلْاِقْتِنَاصُ: شکار کرنا"، "اَلْاِلْتِمَاسُ: ڈھونڈنا"، "اَلْاِحْتِمَالُ: اُٹھانا"۔

باہمزہ وصل کے جملہ ابواب کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ماضی اور امر میں ہمزہ وصل زائد ہوتا ہے اور اِس باب کی خاص علامت یہ ہے کہ اس کے فا اور عین کلمہ کے درمیان تا کلمہ زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ: باب افتعال اور اسی طرح دیگر ابوابِ باہمزۂ وصل کا ہمزہ حالت وصل میں

گرجاتا ہے اسی لئے ”ما“ و ”لا“ لانے کی صورت میں ”مَااِجْتَنَبَ“ نہیں پڑھا جائے گا بلکہ ”مَااجْتَنَبَ، لَااجْتَنَبَ“ پڑھا جائے گا۔

نیز یہ بھی خیال رہے کہ ثلاثی مزید اور رباعی کا اسم فاعل اُن کے مضارع ہی کے وزن پر آتا ہے اور علامت مضارع کی جگہ میم مضموم ہوتی ہے اور اسم فاعل میں آخری حرف کا ما قبل مکسور ہوتا ہے۔ اور اسم مفعول میں مفتوح۔ جبکہ اسم ظرف اسم مفعول کے ہموزن ہوتا ہے اور اسم آلہ کے لیے مصدر پر لفظ ”مَابِهٖ“ بڑھادیا جاتا ہے ، جیسے ”مَابِهٖ الاِقْتِنَاصُ“۔

اوراسم تفضیل کے لیے مصدر منصوب پر لفظ ”اَشَدُّ“ لایا جاتا ہے جیسے ”اَشَدُّ اِجْتِنَاباً“۔ لفظ اشد کا استعمال ٹھیک ایسا ہی ہے جس طرح ثلاثی مجرد کے الفاظ لون وعیب میں کہتے ہیں ”اَشَدُّ حُمْرَۃً وَاَشَدُّ صَمَماً“.

۱۰-باب دوم: ”اِستِفْعَالٌ“ جیسے ”اَلْاِسْتِنْصَارُ: مدد چاہنا“۔

گردان: ”اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا (فَهُوَ) مُسْتَنْصِرٌ، وَ اُسْتُنْصِرَ يُسْتَنصَرُ اِسْتِنْصَارًا (فَهُوَ) مُسْتَنْصَرٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لا تَسْتَنْصِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَنْصَرٌ “.

”اَلِاسْتِغْفَارُ: مغفرت چاہنا“، ”اَلِاسْتِنْفَارُ: بھاگنا“، ”اَلِاسْتِمْتَاعُ: نفع اٹھانا“۔

اس باب کی علامت ”فا“ کلمہ سے پہلے سین اور تا کا زائد ہونا ہے۔ یہ دونوں باب لازم اور متعدّی دونوں آتے ہیں۔

۱۱-باب سوم: ”اِنْفِعَالٌ“ جیسے ”اَلِانْفِطَارُ: پھٹ جانا“۔

گردان: ”اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا، (فَهُوَ) مُنْفَطِرٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِنْفَطِرْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَنْفَطِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُنْفَطَرٌ“.

”اَلِانْصِرَافُ: پھرجانا“، ”اَلِانْقِلَابُ: بدل جانا“، ”اَلِانْشِعَابُ: شاخ

در شاخ ہونا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ سے پہلے نون زائد ہوتا ہے۔

فائدہ: جس لفظ کا فا کلمہ نون ہو وہ باب انفعال سے نہیں آئے گا۔ اگر اس لفظ سے انفعال کا معنی ادا کرنا مقصود ہو تو اس کو باب افتعال میں لے جائیں گے۔ جیسے "اَلْاِنْتِکَاسُ: سرنگوں ہونا"۔

۱۲-باب چہارم: "اِفْعِلَالٌ" جیسے "اَلْاِحْمِرَارُ: سُرخ ہونا"۔

گردان: "اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا، (فَهُوَ) مُحْمَرٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحْمَرٌّ"۔

"اَلْاِخْضِرَارُ: سبز ہونا"، "اَلْاِصْفِرَارُ: زرد ہونا"، "اَلْاِبْلِقَاقُ: ابلق ہونا"۔

اس باب کی علامت اس میں لام کلمہ کا مکرر ہونا اور ماضی میں بعد ہمزہ وصل کے چار حرف کا ہونا ہے۔

۱۳-باب پنجم: "اِفْعِیْلَالٌ" جیسے "اَلْاِدْهِیْمَامُ: سخت سیاہ ہونا"۔

گردان: اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَامًا، (فَهُوَ) مُدْهَامٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ. اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُدْهَامٌّ.

"اَلْاِکْمِیْتَاتُ: گھوڑے کا کمیت ہونا"، "اَلْاِشْهِیْبَابُ: گھوڑے کا سفید ہونا"، "اَلْاِسْحِیْرَارُ (ہمراز ہونا)"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں لام کلمہ مکرر ہوتا ہے اور اس لام کلمہ سے پہلے الف زائد ہوتا ہے جو مصدر میں یا سے بدل جاتا ہے۔

۱۴-باب ششم: "اِفْعِیْعَالٌ" جیسے "اَلْاِخْشِیْشَانُ: سخت کھردرا ہونا"۔

گردان: اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا، (فَهُوَ) مُخْشَوْشِنٌ، اَلْأَمْرُ

مِنْہُ اِخْشَوْشِنْ، وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَخْشَوْشِنْ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُخْشَوْشَنٌ ۔
"اَلْاِخْلِیْلَاقُ :کپڑے کا پرا نا ہونا"،"اَلْاِمْلِیْلَاحُ:پانی کا کھارا ہونا"، "اَلْاِحْدِیْدَابُ(کبڑاہونا)"۔

اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ مکرر ہوتا ہے اور دونوں عین کے درمیان واؤزائد ہوتا ہے جو مصدر میں یا سے بدل جاتا ہے۔

فائدہ: یہ چاروں باب لازم ہیں مگر باب ششم کبھی متعدّی بھی آتا ہے جیسے "اِحْلَوْلَیْتُہٗ:میں نے اس کو شیریں گمان کیا"۔

۱۵-باب ہفتم: "اِفْعِوَّالٌ" جیسے "اَلْاِجْلِوَّاذُ "(دوڑنا)

گردان: اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا،(فَھُوَ)مُجْلَوِّذٌ، اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِجْلَوِّذْ، وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَجْلَوِّذْ،اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُجْلَوَّذٌ"۔

"اَلْاِخْرِوَّاطُ:لکڑی تراشنا"، "اَلْاِعْلِوَّاطُ:اونٹ کی گردن میں قلادہ باندھنا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین ولام کلمہ کے درمیان وائو مکرر اور الف زائد ہوتا ہے۔

۱۶-باب ہشتم: "اِفَّاعُلٌ" جیسے "اَلْاِثَّاقُلُ:بوجھل ہونا"۔

گردان:اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا، (فَھُوَ) مُثَّاقِلٌ، اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِثَّاقَلْ، وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَثَّاقَلْ،اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُثَّاقَلٌ.

"اَلْاِسَّاقُطُ: درخت سے پھل گرانا"، "اَلْاِشَّابُہُ:ہم شکل ہونا"، "اَلْاِصَّالُحُ: آپس میں میل کرنا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاکلمہ مکرر ہوتا ہے۔

۱۷-باب نہم: "اِفَّعُّلٌ" جیسے "اَلْاِطَّھُّرُ:پاک ہونا"۔

گردان: اِطَّھَّرَ یَطَّھَّرُ اِطَّھُّرًا،(فَھُوَ) مَطَّھِّرٌ ،اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِطَّھَّرْ، وَالنَّھْیُ

عَنْهُ لَا تَطَّهَّرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُطَّهَّرٌ.

"اَلْاِضَّرُّعُ: زاری کرنا"، "اَلْاِجَّنُّبُ: دور ہونا"، "اَلْاِذَّكُّرُ: یاد کرنا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا اور عین کلمہ مکرر ہوتا ہے۔

[نوٹ]: یہاں یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ ثلاثی مزید با ہمزہ وصل کے یہ نو ابواب مشہور ہیں، اور ان میں زیادہ مشہور پہلے کے سات ابواب ہیں، اسی لیے اکثر کتابوں میں صرف انہیں سات پر اکتفا کیا گیا، ورنہ اس کے چار باب اور بھی ہیں مگر ان کا استعمال بہت کم ہے۔

۱۸-باب دہم: "اِفْعِيَّالٌ" جیسے "اَلْاِهْبِيَّاخُ: خراماں خراماں چلنا"۔

گردان: "اِهْبَيَّخَ يَهْبَيِّخُ اِهْبِيَّاخًا، (فَهُوَ) مُهْبَيِّخٌ ، الْأَمْرُ مِنْهُ اِهْبَيِّخْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَهْبَيِّخْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُهْبَيَّخٌ. "

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد یاے مشدد زائد ہوتی ہے۔

۱۹-باب یازدہم: "اِفْتِعْآلٌ" جیسے "اَلْاِسْتِلْاَمُ: پتھر کو ہاتھ یا لب سے گھسنا"۔

گردان: "اِسْتَلْأَمَ يَسْتَلْئِمُ اِسْتِلْآمًا، (فَهُوَ) مُسْتَلْئِمٌ، وَ اُسْتُلْئِمَ يُسْتَلْأَمُ اِسْتِلْأَمًا، (فَهُوَ) مُسْتَلْئَمٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِسْتَلْئِمْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَسْتَلْئِمْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَلْئَمٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ کے بعد "تا" اور عین کلمہ کے بعد "ہمزہ" زائد ہوتا ہے۔

۲۰-باب دوازدہم: "اِفْعِيْلَاءٌ" جیسے "اَلْاِذْلِيْلَاءُ: کام کے خیال سے جلدی کرنا"۔

گردان: ”اِذْلَوْلٰی یَذْلَوْلِی اِذْلِیْلَاءً، (فَھُوَ) مُذْلَوْلٍ، وَ اُذْلُوْلِیَ یُذْلَوْلٰی اِذْلِیْلَاءً، (فَھُوَ) مُذْلَوْلًی، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِذْلَوْلِ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَذلَوْلِ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُذْلَوْلًی“.

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد ”واوَ“ اور لام کلمہ کے بعد ”یا“ زائد ہوتی ہے۔

۲۱-باب سیزدہم: ” اِفْتِعْلَاءٌ“ جیسے ”اَلْاِسْتِلْقَاءُ: چت لیٹنا“۔

گردان: اِسْتَلْقَأَ یَسْتَلْقِئُ اِسْتِلْقَاءً، (فَھُوَ) مُسْتَلْقِئٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِسْتَلْقِئْ ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَا تَستَلقِئْ ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَلْقَءٍ .

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ سے پہلے ”تا“ اور لام کلمہ کے بعد ”ہمزہ“ زائد ہوتا ہے۔

فصل ششم

ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل: اس کے پانچ ابواب ہیں، پہلے باب کا ہمزہ قطعی ہے وصلی نہیں، اسی لیے یہ ہمزہ حالت وصل میں نہیں گرتا۔

۲۲-باب اول: ”اِفْعَالٌ“ جیسے ”اَلْاِکْرَامُ: عزت کرنا“۔

گردان: ”اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا ، (فَھُوَ) مُکْرِمٌ ، وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا ، (فَھُوَ) مُکْرَمٌ ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اَکْرِمْ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتُکْرِمْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُکْرَمٌ “.

”اَلْاِسْلَامُ: مسلمان ہونا“، ”اَلْاِذْھَابُ: لے جانا“، ”اَلْاِکْمَالُ: پورا کرنا“۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ سے پہلے ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔

فائدہ: باب افعال وتفعیل اور اسی طرح وہ تمام ابواب جن کا ماضی چار حرفی ہو، ان میں علامت مضارع ”معروف“ میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے ” یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یُقَاتِلُ، یُبَعْثِرُ، یُجَلْبِبُ“۔

۲۳-باب دوم: ''تَفْعِيْلٌ'' جیسے ''اَلتَّصْرِيْفُ: پھیرنا''۔

گردان: ''صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيْفًا، (فَهُوَ) مُصَرِّفٌ، وَصُرِّفَ يُصَرَّفُ تَصْرِيْفًا، (فَهُوَ) مُصَرَّفٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ صَرِّفْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُصَرِّفْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُصَرَّفٌ''.

''اَلتَّعْجِيْلُ: جلدی کرنا''، ''اَلتَّمْكِيْنُ: جگہ دینا''''اَلتَّقْدِيْمُ :آگے کرنا''۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین اور لام کلمہ کے درمیان یازائد ہوتی ہے اور فعل ماضی میں عین کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

۲۴-باب سوم: ''تَفَعُّلٌ'' جیسے ''اَلتَّقَبُّلُ: قبول کرنا''۔

گردان: ''تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا، (فَهُوَ) مُتَقَبِّلٌ، وَ تُقُبِّلَ يُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا، (فَهُوَ) مُتَقَبَّلٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ تَقَبَّلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَقَبَّلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَبَّلٌ''.

''اَلتَّفَكُّهُ: میوہ کھانا''، ''اَلتَّلَبُّثُ: دیر کرنا''، ''اَلتَّبَسُّمُ: مسکرانا''۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کا عین کلمہ مشدد ہوتا ہے اور فعل ماضی میں فا کلمہ سے پہلے تازائد ہوتی ہے۔

۲۵-باب چہارم: ''تَفَاعُلٌ'' جیسے ''اَلتَّقَابُلُ: روبرو ہونا''۔

گردان: ''تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا، (فَهُوَ) مُتَقَابِلٌ، وَتُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلًا، (فَهُوَ) مُتَقَابَلٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ تَقَابَلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَقَابَلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَابَلٌ''.

''اَلتَّخَافُتُ: چپکے چپکے بات بولنا''، ''اَلتَّعَارُفُ :ایک دوسرے کو پہچاننا''، ''اَلتَّفَاخُرُ: ایک دوسرے پر فخر کرنا''۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ سے پہلے ''تا''، اور ''فا'' اور ''عین'' کلمہ کے درمیان الف زائد ہوتا ہے۔

فائدہ: باب ''تَفَعُّل، تَفَاعُل'' اور اسی طرح ''تَفَعْلُل'' میں دو تا اول کلمہ میں جمع ہوں تو ایک تا کو حذف کر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے ''تَتَقَبَّلُ'' سے ''تَقَبَّلُ'' اور ''لَا تَتَقَابَلُ'' سے ''لَا تَقَابَلُ''۔

۲۶-باب پنجم: ''مُفَاعَلَةٌ'' جیسے ''اَلْمُقَاتَلَةُ: کشت وخون کرنا''۔

گردان: '' قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَ قِتَالًا، (فَهُوَ) مُقَاتِلٌ، وَ قُوْتِلَ يُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا، (فَهُوَ) مُقَاتَلٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ قَاتِلْ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَا تُقَاتِلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَاتَلٌ''.

''اَلْمُخَادَعَةُ: دھوکہ دینا''، ''اَلْمُبَارَكَةُ: برکت لینا''، ''اَلْمُشَاتَمَةُ: گالی گلوچ کرنا''۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں صرف فا اور عین کلمہ کے درمیان الف زائد ہوتا ہے۔

ترتیب کا تقاضا یہ تھا کہ ابواب ثلاثی مزید مطلق کے بعد ابواب ثلاثی مزید ملحق بیان ہوتے پھر رباعی، مگر چوں کہ ملحق کا وجود ملحق بہ پر موقوف ہے اس لیے تقدیم رباعی ضروری ہے۔

فصل ھفتم

رباعی مجرد: وہ فعل ہے جس کے ماضی میں چاروں حروف اصلی ہی ہوں۔ اُس کا صرف ایک ہی باب ہے اور وہ لازم و متعدّی دونوں آتا ہے۔

۲۷-باب: ''فَعْلَلَةٌ'' جیسے ''اَلْبَعْثَرَةُ: برانگیختہ کرنا''۔

گردان: '' بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً، (فَهُوَ) مُبَعْثِرٌ، وَ بُعْثِرَ يُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً، (فَهُوَ) مُبَعْثَرٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ بَعْثِرْ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَا تُبَعْثِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبَعْثَرٌ''.

''اَلْعَسْكَرَةُ: لشکر بنانا''، ''اَلْقَنْطَرَةُ: پل باندھنا''، ''اَلزَّعْفَرَةُ: زعفرانی رنگنا۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے چاروں حروف اصلی ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس باب کا مصدر ''فِعْلَالٌ'' کے وزن پر بھی آیا ہے۔ جیسے ''زِلْزَالٌ: ہلا دینا''۔

فصل ہشتم

[رباعی مزید کے بارے میں]

رباعی مزید: وہ فعل ہے جس کے ماضی میں چار حروف اصلی کے علاوہ زائد حرف بھی ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) باہمزۂ وصل (۲) بے ہمزۂ وصل۔

نوٹ: بے ہمزہ وصل کا صرف ایک ہی باب ہے۔

۲۸-باب: ''تَفَعْلُلٌ'' جیسے ''اَلتَّسَرْبُلُ: کپڑا پہننا''۔

گردان: ''تَسَرْبَلَ يَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا، (فَهُوَ) مُتَسَرْبِلٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ تَسَرْبَلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَسَرْبَلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَسَرْبَلٌ''.

''اَلتَّبَرْقُع: برقعہ پہننا''، ''اَلتَّزَنْدُقُ: زندیق ہونا''، ''اَلتَّبَخْتُرُ: ناز سے چلنا''۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں حروف اصلی سے پہلے تا زائد ہوتی ہے۔

باہمزہ وصل کے دو باب ہیں:

۲۹-باب اول: ''اِفْعِلَّالٌ'' جیسے ''اَلْاِقْشِعْرَارُ: رونگٹے کھڑے ہونا''۔

گردان: ''اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اَقْشِعْرَارًا، (فَهُوَ) مُقْشَعِرٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَقْشَعِرَّ لَاتَقْشَعِرِّ لَاتَقْشَعْرِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْشَعَرٌّ''.

''اَلْاِقْمِطْرَارُ: بہت ناخوش ہونا''، ''اَلْاِزْمِهْرَارُ: آنکھ کا سُرخ ہونا''، ''اَلْاِشْمِخْرَارُ: بلند ہونا''۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں چار حروف اصلی کے علاوہ ایک لام زائد ہوتا ہے نیز یہ کہ اس کے ماضی میں لام کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

۳۰-باب دوم: ''اِفْعِنْلَالٌ'' جیسے ''اَلْاِبْرِنْشَاقُ: خوش ہونا''۔

گردان: ''اِبْرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا، (فَهُوَ) مُبْرَنْشِقٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ

اِبْرَنْشِقْ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَبْرَنْشِقْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبْرَنْشَقٌ".

"اَلْاِحْرِنْجَامُ: جمع ہونا"، "اَلْاِعْرِنْكَاسُ: بال کا سیاہ ہونا"، "اَلْاِبْلِنْدَاحُ: جگہ کا کشادہ ہونا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین اور لام کلمہ کے درمیان نون زائد ہوتا ہے۔

فصل نہم

ثلاثی مزید ملحق برباعی کی بھی دو قسم ہیں۔(۱) ملحق برباعی مجرد۔(۲) ملحق برباعی مزید۔

ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں۔

۳۱-باب اول: "فَعْلَلَةٌ" جیسے "اَلْجَلْبَبَةُ: چادر اُڑھانا"۔

گردان: "جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً، (فَهُوَ) مُجَلْبِبٌ، وَ جُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً، (فَهُوَ) مُجَلْبَبٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ جَلْبِبْ، وَالنَّهْيُ عَنْه لَاتُجَلْبِبْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجَلْبَبٌ".

"اَلشَّمْلَلَةُ: جلدی کرنا"۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں ایک لام زیادہ ہوتا ہے۔

۳۲-باب دوم: "فَعْوَلَةٌ" جیسے "اَلسَّرْوَلَةُ: پائجامہ پہننا"۔

گردان: "سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً ،(فَهُوَ) مُسَرْوِلٌ، وَ سُرْوِلَ يُسَرْوَلُ سَرْوَلَةً، (فَهُوَ)مُسَرْوَلٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ سَرْوِلْ، وَالنَّهْيُ عَنْه لَا تُسَرْوِلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسَرْوَلٌ"

"اَلْجَهْوَرَةُ: زور سے بولنا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد واو زیادہ ہوتا ہے۔

۳۳-باب سوم: "فَيْعَلَةٌ" جیسے "اَلصَّيْطَرَةُ: مقرر کیا ہوا ہونا"۔

گردان: "صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ صَيْطَرَةً، (فَهُوَ) مُصَيْطِرٌ، وَ صُيْطِرَ يُصَيْطَرُ

صَيْطَرَةً، (فَهُوَ) مُصَيْطَرٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ صَيْطِرْ، وَالنَّهْيُ عَنْه لَا تُصَيْطِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُصَيْطَرٌ".

"اَلْخَيْعَلَةُ: بے آستین کا کُرتا پہننا"، "اَلْهَيْمَنَةُ: گواہ ہونا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ کے بعد یا زائد ہوتی ہے۔

۳۴-باب چہارم: "فَعْيَلَةٌ" جیسے "اَلشَّرْيَفَةُ: کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا"۔

گردان: "شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً، (فَهُوَ) مُشَرْيِفٌ، وَشُرْيِفَ يُشَرْيَفُ شَرْيَفَةً، (فَهُوَ) مُشَرْيَفٌ، اَلْاَمْرُمِنْهُ شَرْيِفْ. وَالنَّهْيُ عَنْه لَا تُشَرْيِفْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُشَرْيَفٌ".

"اَلْجَزْيَلَةُ: ملمع کرنا".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد یا زائد ہوتی ہے۔

۳۵-باب پنجم: "فَوْعَلَةٌ" جیسے "اَلْجَوْرَبَةُ: پائتابہ پہننا"۔

گردان: "جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً، (فَهُوَ) مُجَوْرِبٌ، وَجُوْرِبَ يُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً، (فَهُوَ) مُجَوْرَبٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ جَوْرِبْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُجَوْرِبْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجَوْرَبٌ ".

"اَلْحَوْقَلَةُ: بہت بوڑھا ہونا"۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ کے بعد واؤ زائد ہوتا ہے۔

۳۶-باب ششم: "فَعْنَلَةٌ" جیسے "اَلْقَلْنَسَةُ: ٹوپی پہنانا"۔

گردان: " قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلنَسَةً، (فَهُوَ) مُقَلْنِسٌ، وَ قُلْنِسَ يُقَلْنَسُ قَلْنَسَةً، (فَهُوَ) مُقَلْنَسٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَلْنِسْ، وَالنَّهْيُ عَنْه لَا تُقَلْنِسْ ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَلْنَسٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہوتا ہے۔

۳۷-باب ہفتم: "فَعْلَاةٌ" جیسے "اَلْقَلْسَاۃُ: ٹوپی پہننا"۔

گردان: "قَلْسٰی یُقَلْسِیْ قَلْسَاۃً، (فَھُوَ) مُقَلْسٍ، وَ قُلْسِیَ یُقَلْسٰی قَلْسَاۃً، (فَھُوَ) مُقَلْسًی، اَلْأَمْرُ مِنْهُ قَلْسِ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُقَلْسِ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَلْسًی".

فصل دھم

ملحق بہ رباعی مزید کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ملحق بہ تَفَعْلُلٌ۔ (۲) ملحق بہ اِفْعِنْلَالٌ۔ (۳) ملحق بہ اِفْعِلَّالٌ۔

ملحق بہ تَفَعْلُلٌ کے آٹھ ابواب ہیں۔

۳۸-باب اول: "تَفَعْلُلٌ" جیسے "اَلتَّجَلْبُبُ: چادر پہننا"۔

گردان: "تَجَلْبَبَ یَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا، (فَھُوَ) مُتَجَلْبِبٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَجَلْبَبْ، وَ النَهیُ عَنْهُ لَا تَجَلْبَبْ، اَلظَّرْفُ مِنْه مُتَجَلْبَبٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں لام کی تکرار ہوتی ہے اور فا کلمہ سے پہلے تا زائد ہوتی ہے۔

۳۹-باب دوم: "تَفَعْوُلٌ" جیسے "اَلتَّسَرْوُلُ: پائجامہ پہننا"۔

گردان: "تَسَرْوَلَ یَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا، (فَھُوَ) مُتَسَرْوِلٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَسَرْوَلْ، وَالنَهیُ عَنْهُ لَا تَسَرْوَلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَسَرْوَلٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زیادہ ہوتا ہے اور فا کلمہ سے پہلے تا آتی ہے۔

۴۰-باب سوم: "تَفَیْعُلٌ" جیسے "اَلتَّشَیْطُنُ: شیطان ہونا"۔

گردان: "تَشَیْطَنَ یَتَشَیْطَنُ تَشَیْطُنًا، (فَھُوَ) مُتَشَیْطِنٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ

تَشَيْطَنْ وَالنَهْىُ عَنْهُ لَا تَشَيْطَنْ ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَشَيْطَنٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ سے پہلے یا زائد ہوتی ہے۔

۴۱-باب چہارم: "تَمَفْعُلٌ" جیسے "اَلتَّمَسْكُنُ: مسکین ہونا"۔

گردان: "تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُنًا، (فَهُوَ) مُتَمَسْكِنٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَمَسْكَنْ ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَا تَمَسْكَنْ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَمَسْكَنٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ سے پہلے حرف تا اور حرف میم زائد ہوتا ہے۔

۴۲-باب پنجم: "تَفَوْعُلٌ" جیسے "اَلتَّجَوْرُبُ: پائتابہ پہننا"۔

گردان: "تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا، (فَهُوَ) مُتَجَوْرِبٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَجَوْرَبْ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَجَوْرَبْ ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَجَوْرَبٌ".

" اَلتَّكَوْثُرُ:[بہت زیادہ ہونا]"

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا کلمہ سے پہلے تا اور عین سے پہلے واؤ زائد ہوتا ہے۔

۴۳-باب ششم: "تَفَعْنُلٌ" جیسے "اَلتَّقَلْنُسُ: ٹوپی پہننا"۔

گردان: "تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا، (فَهُوَ) مُتَقَلْنِسٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَلْنَسْ، وَالنّهْىُ عَنْهُ لَا تَقَلْنَسْ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَلْنَسٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا سے پہلے تا اور عین کے بعد نون زائد ہوتا ہے۔

۴۴-باب ہفتم: "تَفَعْلٍ" جیسے "اَلتَّقَلْسِى: ٹوپی پہننا"۔

گردان: "تَقَلْسٰى يَتَقَلْسٰى تَقَلْسِيًا، (فَهُوَ) مُتَقَلْسٍ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَلْسَ، وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَا تَقَلْسَ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَلْسًى".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا سے پہلے تا اور لام کے بعد یا زائد ہوتی ہے۔

۴۵-باب ہشتم: "تَفَعْلُتٌ" جیسے "اَلتَّعَفْرُتُ: خبیث ہونا"۔

گردان: "تَعَفْرَتَ یَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا، (فَهُوَ) مُتَعَفْرِتٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَعَفْرَتْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَعَفْرَتْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَعَفْرَتٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فا سے پہلے اور لام کے بعد تا زائد ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے حرف تا کے علاوہ کسی حرف کا اضافہ صحیح نہیں، جیسا کہ اسی فصل دہم کے ضمن میں حرف تا کا اضافہ دیکھا گیا ہے۔ باب چہارم اور ہشتم میں اختلاف ہے، بعض علما کے نزدیک اسے ملحقات میں نہیں شمار کیا گیا، ان کا ماننا ہے کہ تمسکن کی میم تعفرت کی آخری تا اصلی ہے مگر ان علما کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔

ملحق بہ اِفْعِنْلَالٌ کے دو باب ہیں:

۴۶-باب اول: "اِفْعِنْلَالٌ" جیسے "اَلْاِقْعِنْسَاسُ: سینہ اور گردن نکال کر چلنا"۔

گردان: "اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا، (فَهُوَ) مُقْعَنْسِسٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْعَنْسِسْ، وَ النَّهْیُ عَنْهُ لَا تَقْعَنْسِسْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْعَنْسَسٌ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کے بعد نون اور دوسرا لام زائد ہوتا ہے۔

۴۷-باب دوم: "اِفْعِنْلَاءٌ" جیسے "اَلْاِسْلِنْقَاءُ: چت لیٹنا"۔

گردان: "اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً، (فَهُوَ) مُسْلَنْقٍ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْلَنْقِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسْلَنْقِ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْلَنْقًی".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد نون اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہوتی ہے۔ ملحق بہ اِفْعِلَّالٌ کے چار باب ہیں مگر مشہور تر صرف باب اول ہے:

۴۸-باب اول: "اِفْوِعْلَالٌ" جیسے "اَلْاِکْوِهْدَادُ: کوشش کرنا"۔

گردان: "اِکْوَهَدَّ یَکْوَهِدُّ اِکْوِهْدَادًا، (فَهُوَ) مُکْوَهِدٌّ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِکْوَهِدَّ اِکْوَهِدِّ اِکْوَهْدِدْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَکْوَهِدَّ لَا تَکْوَهِدِّ لَا تَکْوَهْدِدْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُکْوَهَدٌّ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاکلمہ کے بعد وائو زیادہ ہوتا ہے اور لام کلمہ مکرر ہوتا ہے۔

۴۹-باب دوم: "اِفْعِئْلَالٌ" جیسے "اَلْاِسْمِیْدَادُ: غصہ سے پھول جانا"۔

گردان: "اِسْمَأَدَّ یَسْمَأِدُّ اِسْمِیْدَادًا، (فَهُوَ) مُسْمَئِدٌّ، الأمرُ منه اِسمَئِدَّ اِسْمَئِدِّ اِسمَئْدِدْ، وَالنهیُ عنه لَاتسمَئِدَّ، لَا تسمَئِدِّ، لَا تَسمَأْدِدْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْمَئَدٌّ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد ہمزہ زائد ہوتا ہے اور لام کلمہ مکرر ہوتا ہے۔

۵۰-باب سوم: "اِفْعِلْلَالٌ" جیسے "اَلْاِبْیِضَّاضُ (غایت درجہ سپید ہونا)"۔

گردان: "اِبْیَضَضَّ یَبْیَضِضُّ اِبْیِضَّاضًا (فهو) مُبْیَضِضٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِبْیَضِضَّ اِبْیَضِضِّ اِبْیَضْضِضْ، والنهی عنهُ لَاتبیَضِضَّ لَاتَبْیَضِضِّ لَاتَبْیَضْضِضْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبْیَضَضٌّ".

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر کلمہ میں دولام زیادہ ہوتے ہیں۔

۵۱-باب چہارم: "اِفْعِوْلَالٌ" جیسے "اَلْاِعْثِوْجَاجُ جو تعلیل کے بعد اَلْاِعْثِیْجَاجُ ہو گیا ہے بمعنی: بہت جلدی کرنا۔

گردان: "اِعْثَوَجَّ یَعْثَوِجُّ اِعْثِوْجَاجًا فَهُوَ مُعْثَوِجٌّ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِعْثَوِجَّ، اِعثَوِجِّ، اِعْثَوِجِجْ وَالنّهیُ عَنْهُ لَا لَا تعثَوِجَّ، لاتعثَوِجِّ، لَاتَعْثَوْجِجْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُعْثَوَجٌّ.

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ زیادہ ہوتا ہے اور لام کلمہ مکرر ہوتا ہے۔

خلاصہ: ابواب کی مجموعی تعداد ۵۱ رہے۔ پانچ ثلاثی مجرد مطرد، تین ثلاثی مجرد شاذ، تیرہ

ثلاثی مزید مطلق با ہمزۂ وصل ، پانچ بے ہمزۂ وصل ، ایک رباعی مجرد، ایک رباعی مزید بے ہمزۂ وصل ، دو رباعی مزید با ہمزۂ وصل، سات ملحق بر باعی مجرد، چودہ ملحق بر باعی مزید۔ مگر ان میں مشہور اور کثیر الاستعمال صرف چالیس ابواب ہیں۔ چھ ثلاثی مجرد، سات ثلاثی مزید با ہمزۂ وصل، پانچ بے ہمزۂ وصل، ایک رباعی مجرد، ایک رباعی مزید بے ہمزۂ وصل، دو با ہمزۂ وصل، سات ملحق بر باعی مجرد، گیارہ ملحق بر باعی مزید، جو ہر قسم کے اول میں ذکر کئے گئے ہیں۔

تیسرا باب

تعلیل کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں:

جملہ اسماوافعال کی چار قسمیں ہیں۔(۱)صحیح۔(۲)مہموز۔(۳)معتل۔(۴)مضاعف۔

صحیح: ایسا کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف علت و ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے ''ضَرَبَ''۔

مہموز: جس کے حروف اصلی کی جگہ ہمزہ ہو اسے مہموز کہتے ہیں۔

مہموز کی تین قسمیں ہیں: (۱) مہموز فا (۲) مہموز عین (۲) مہموز لام۔

مہموز فا: جس کے فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو جیسے ''اَمْرٌ، اَمَرَ''۔

مہموز عین: جس کے عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، جیسے ''سَاَلَ، رَاْسٌ''۔

مہموز لام: جس کے لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، جیسے ''قَرَأَ، کَلَأُ''۔

معتل: جس اسم یا فعل کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف، حرف علت ہو اس کو معتل کہتے ہیں۔

حروف علت تین ہیں ''واو، الف، یا''۔ جن کا مجموعہ ''وای'' ہے۔ ان تینوں حروف علت کو اخت حرکت بھی کہتے ہیں۔ ''واو'' اختِ ضمہ ہے، ''الف'' اختِ فتحہ، اور ''یا'' اختِ کسرہ۔ یا یہ حرکات ان حروف کی نصف ہیں۔

انہیں حرف علت کو جب وہ ساکن ہوں اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو ''مدّہ'' کہتے

ہیں اور اگر مخالف ہو تو ''لین'' کہتے ہیں۔
معتل کی دو قسمیں ہیں: (۱) معتل بیک حرف (۲) معتل بدو حرف، اس کو لفیف بھی کہتے ہیں۔
معتل بیک حرف کی تین قسمیں ہیں:
(۱)۔ معتل فا: جس کے فا کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اس کو ''مثال'' بھی کہتے ہیں جیسے ''وَعَدَ، یَسَرَ''۔
(۲)۔ معتل عین: جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اس کو ''اجوف'' بھی کہتے ہیں جیسے ''قَوْلٌ، بَیْعٌ''۔
(۳)۔ معتل لام: جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اس کو ''ناقص'' بھی کہتے ہیں جیسے ''دَلْوٌ، ظَبْیٌ''۔
لفیف کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفیف مفروق (۲) لفیف مقرون۔
لفیف مفروق: ایسا کلمہ ہے جس کے فا اور لام کی جگہ حرف علت ہو جیسے ''وَقْیٌ، وَشْیٌ''۔
لفیف مقرون: ایسا ک**لمہ** ہے جس کے فا اور عین کلمہ کی جگہ۔ یا۔ عین اور لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو جیسے ''وَیْلٌ، یَوْمٌ، طَیٌّ، حَیٌّ''۔
نوٹ: معتل کبھی سہ حرفی بھی آتا ہے مگر بہت کم جیسے ''وَاوٌ، یَایٌ''۔ کہ اصل میں ''وَیْوٌ، یَوْیٌ'' ہے۔
مضاعف: جس کے حروف اصلی کی جگہ دو حروف صحیح ایک جنس کے ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں۔
اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی
(۱)۔ مضاعف ثلاثی: جس لفظ کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں جیسے

"سَبَبٌ، عَدَدٌ"۔

(۲)۔مضاعف رباعی: جس لفظ کا فا اور لام اول، عین اور لام ثانی ایک جنس کے ہوں جیسے "زَلْزَلَ، مَضْمَضَ"۔

صحیح کے علاوہ یہ دس صورتیں بسیط یعنی مفرد کلموں کی ہیں جو صرف مہموز، معتل یا مضاعف ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ دس قسمیں مرکبات کی ہیں جو دو کلموں سے مرکب ہوتے ہیں۔ ذیل میں ان دس قسموں کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ بات پوری طرح واضح ہوجائے:

(۱) مضاعف و مہموز فا جیسے "اَمَّ، اُمٌّ"۔

(۲) مضاعف و مثال جیسے "وَدَّ، وُدٌّ"۔

(۳) مہموز فا و اجوف جیسے "اَوْسٌ"۔

(۴) مہموز فا و ناقص جیسے "اَتٰی"۔

(۵) مہموز فا و لفیف مقرون جیسے "اَوْیٌ"۔

(۶) مہموز عین و مثال جیسے "وأدٌ"۔

(۷) مہموز عین و ناقص جیسے "رَأْیٌ"۔

(۸) مہموز عین و لفیف مفروق جیسے "وَأْیٌ"۔

(۹) مہموز لام و مثال جیسے "وَدْءٌ"۔

(۱۰) مہموز لام و اجوف جیسے "نُوْءٌ"۔

[ان تشریحات کے بعد ان کلمات میں تعلیل و تغییر کی حقیقت کو جاننا بھی ضروری ہے۔ اس لیے کلمات میں تعلیل و تغیر سے متعلق چند طریقے بیان کئے جاتے ہیں:]

کلمات میں تعلیل و تغیر آٹھ طریقوں پر ہوتی ہے:

(۱) اسکان: کسی حرف سے اس کی حرکت کو نقل یا اسقاط کے طریقہ پر دور کردینا۔ نقل کی مثال جیسے "یَقُوْلُ و یَبِیْعُ" کہ اصل میں "یَقْوُلُ" اور "یَبْیِعُ" تھا۔ اور اسقاط کی

مثال جیسے ''یَدْعُوْ وَ یَرْمِیْ'' کہ اصل میں ''یَدْعُوُ .وَ. یَرْمِیُ''تھا۔

(۲) تحریک: یعنی ساکن حرف کو ادغام کے ذریعہ متحرک بنانا، جیسے ''مُدَّ'' کہ اصل میں '' اُمْدُدْ''تھا یابلا ادغام، جیسے ''لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ'' کہ اصل میں ''لَمْ یَکُنْ اَلَّذِیْنَ''تھا۔

(۳) حذف: یعنی کلمہ سے کسی حرف کو گرادینا، جیسے '' قَدَفْلَحَ'' کہ اس کی اصل ''قَدْ اَفْلَحَ''تھا۔

(۴) زیادت: یعنی کلمہ میں کوئی حرف بڑھا دینا جیسے ''آ اَنْذَرْ تَھُمْ'' کہ اس کی اصل '' أ أَنْذَرْ تَھُمْ''تھا۔

(۵) ابدال: یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ خواہ حرف علت ہو جیسے ''قَالَ، بَاعَ''کہ اصل میں ''قَوَلَ، بَیَعَ''تھا۔ یا حرف علت کا غیر۔ جیسے ''دَسّٰھا'' کہ اصل میں ''دَسَّسَھا''تھا۔

(۶) ادغام: یعنی دو حرف کو ایک کردینا، متجانس ہوں جیسے ''فَرَّ'' کہ اصل میں ''فَرَرَ''تھا۔ یا متقارب جیسے ''وَعَدتُّ'' کہ اصل میں ''وَعَدْتُ''تھا۔

(۷) قلب مکانی: [: یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ رکھنا] جیسے ''جَاہٌ'' کہ اصل میں ''وَجْہٌ''تھا۔

(۸) بین بین قریب ہو یا بعید جیسے ''سُئِلَ''۔

بین بین قریب: ہمزہ کو ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرفِ علت کے مخرج کے درمیان پڑھنے کو''بین بین قریب'' کہتے ہیں جیسے ''سُئِلَ'' جب کہ اس کے ہمزہ کو ہمزہ اور یا کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے۔

بین بین بعید: ہمزہ کو ہمزہ اور اس حرفِ علّت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ سے پہلے والے حرف کی حرکت کے موافق ہو جیسے ''سُئِلَ'' جب کہ اس کے ہمزہ کو ہمزہ اور واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھیں۔

تنبیہ: تعلیل و تغیر کی یہ آٹھ قسمیں سب کو جامع ہیں، مگر مہموز میں تعلیل ہو تو اس کو تخفیف کہتے ہیں۔ اور معتل میں تغیر ہو تو اس کو اعلال کہتے ہیں، اور تصرف مضاعف کا نام ادغام ہے۔

پہلی فصل

تخفیف کا بیان

(۱) ہمزہ منفردہ ساکن کو اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ خواہ ایک ہی کلمہ میں ہو جیسے "رَاسٌ، ذِیْبٌ، بُوْسٌ"۔ یا دو کلمہ میں۔ جیسے "اِلَی الْھُدَا تِنَا وَالَّذِ یْتُمِنَ، وَ یَقُولُوذَنْ لِّی" کہ اصل میں "رَأْسٌ، ذِئْبٌ، بُؤْسٌ، اِلَی الْھُدَی أْتِنَا، وَالَّذِی أْوتُمِنَ، وَ یَقُوْلُوا ائْذَن لِّیْ" تھا۔ مگر جب ہمزہ منفردہ ساکن میں تعلیل یا ابدال کی صورت ہو تو اسے پہلے والے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنے کی بجائے اس میں تعلیل اور ابدال ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ جیسے "نَأُمٌّ، نَاُوْسٌ" کہ اس کی اصل "نَأْمُمْ، نَأْوُسٌ" تھی۔

(۲) ہمزہ منفردہ مفتوحہ سے پہلے اگر مضموم ہو تو اس کو واؤ سے اور مکسور ہو تو یا سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے "جُوَنٌ، مِیَرٌ" کہ اس کی اصل "جُؤَنٌ، مِئَرٌ" تھا۔ مگر بعض صرفیوں کے نزدیک اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق بدلنا بھی جائز ہے۔ جیسے "سَالَ، مُسْتَھْزِ یُوْنَ، سُوَالٌ" کہ اصل میں "سَأَلَ، مُسْتَھْزِؤُنَ، سُؤَالٌ" تھا۔

(۳) ہمزہ منفردہ متحرکہ جو واؤ یا یا مدہ زائدہ غیر الحاقی کے بعد واقع ہو تو اسے ماقبل کے ہم جنس حرف سے بدلنا جائز ہے۔ اور اگر دو لفظ ایک ہی جنس کے ہوں تو بوجہ اجتماع ادغام لازم ہوگا جیسے "مَقْرُوَّةٌ، خَطِیَّةٌ، اُفَیِّسٌ" کہ اصل میں "مَقْرُوْءَةٌ، خَطِیْئَةٌ، اُفَیْئِسٌ" تھا۔ اور "نَبِیٌّ، بَرِ یَّةٌ" میں ادغام اگرچہ لازم نہیں، مگر اکثری ہے۔

(۴) ہمزہ منفردہ متحرکہ جو الف زائدہ کے بعد واقع ہو تو اس جگہ بین بین قریب پڑھنا

رواہے یعنی اگر مفتوحہ ہو گا تو اسے ہمزہ اور الف کے درمیان پڑھیں گے جیسے ”سَأَلَ، قِرَاءَۃٌ“۔ اور اگر مضمومہ ہو تو اسے ہمزہ اور واؤ کے درمیان پڑھا جائے گا، جیسے ”تَسَاؤُلُ، تَلَاؤُمُ“۔اور اگر مکسورہ ہو تو اسے ہمزہ اور یا کے درمیان پڑھا جائے گا، جیسے ”قَائِلٌ، بَائِعٌ“۔

(۵) ہمزہ منفردہ متحرکہ جو الف مفاعل کے بعد اور یا سے پہلے واقع ہو، تو ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے اور یا کو الف سے بدلا جائے گا جیسے ”خطایا“ کہ اس کی اصل ”خَطَائِیُ“تھی۔

(۶) ہمزہ منفردہ متحرکہ سے پہلے اگر کوئی حرف صحیح ساکن ہو اور وہ نون انفعال اور یائے تصغیر بھی نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے پہلے والے حرف کو دے کر اس ہمزہ کو گرادینا جائز ہے ، خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے ”یَسَلُ ضَوٌ، جَیَلٌ“کہ اصل میں ”یَسْأَلُ، ضَوْءٌ ، جَیْئَلٌ“ تھا یا دو کلموں میں جیسے ”قَدَفْلَحَ، بَاعُوَ اَمْوَالَهُمْ، اَبُوَ یُّوْبَ“ کہ اصل میں ”قَدَ أَفْلَحَ، بَاعُوْا، اَمْوَالَهُمْ، اَبُوْ اَیُّوْبَ“ تھا۔ہاں! باب ”یَرٰی“ اور” اَرٰی یُرِیْ“میں بوجہ کثرت استعمال ہمزہ کا بدلنا واجب ہے، اور ”سَلْ“ میں بدلنا اکثری ہے۔البتہ ”خُذْ“اور”کُلْ“میں ہمزہ کے بدلنے کا التزام محض سماعی خلاف قیاس ہے۔اور ”اُوْمُرْ“ سے ”مُرْ“ پڑھنا فصیح ہے مگر ”وَمُرْ“ سے ”وَأْمُرْ“ افصح ہے کیوں کہ قرآن شریف میں ایسا ہی استعمال ہوا ہے۔

(۷) ہمزہ منفردہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہو تو اس کی نو صورتیں بنتی ہیں:

(۳،۲،۱)- ہمزہ مفتوح ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح یا مکسور یا مضموم ہو جیسے:

سَاَلَ، مِاَۃٌ، مُؤَجَّلٌ۔

(۶،۵،۴)- ہمزہ مکسور ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح یا مکسور یا مضموم ہو، جیسے:

سَئِمَ، مُسْتَهْزِئِیْنَ، سُئِلَ.

(۹،۸،۷)- ہمزہ مضموم ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح یا مکسور یا مضموم ہو جیسے:

رَءُوفٌ، مُسْتَهْزِؤُنَ، رُؤُسٌ۔

ان صورتوں میں سے دوم و سوم میں ایسے ہمزہ کو قاعدہ نمبر دو کے تحت "یا" اور "واو" سے بدلا جائے گا اور چھٹی اور آٹھویں صورت میں اختلاف ہے: بعض کے نزدیک بین بین قریب ہے اور بعض کے نزدیک بین بین بعید۔ باقی صورتوں میں بالاتفاق بین بین قریب ہے۔

(۸) جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اُن میں سے ایک ساکن ہو، تو اگر وہ دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اسے پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق بدلنا واجب ہوگا، جیسے "اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَاناً" کہ اصل میں "أَئْمَنَ أُئْمِنَ اِئْمَاناً" تھا۔ اور اگر پہلا ہمزہ ساکن ہو تو اسے ثابت رکھا جائے گا جیسے "سَأْءَالٌ"۔

تاہم مذکورہ قاعدہ کے خلاف "اَئُوْسُ" میں تعلیل کے مُعارض ہونے کی وجہ سے تعلیل کو ترجیح دی گئی ہے اسی طرح "اَئْمُمْ" میں ادغام کو ترجیح دی گئی ہے۔

اسی طرح مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں "کُلْ، خُذْ، مُرْ" میں ہمزہ ہونا چاہیے تھا اور اسے "اُوْکُلْ، اُوْخُذْ، اُوْمُرْ" پڑھا جانا چاہیے تھا مگر ہمزہ کو کثرت استعمال کے سبب خلاف قیاس حذف کر دیا گیا ہے۔

(۹) جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں، تو اگر ان میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلنا جائز ہوگا، جیسے "جَاءٍ، اَیِمَّۃٌ" کہ اصل میں "جَاءِءٌ" اور "اَئِمَّۃٌ" تھا۔ اور اگر مکسور نہ ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہوگا، جیسے "اَوَادِمُ، اُوَیْدِمُ" کہ اصل میں "اَئَادِمُ" اور "اُئَیْدِمُ" تھا۔

[نوٹ]: "أُأَکْرِمُ" کو قاعدہ کے مطابق واو سے بدل کر "أُوَکْرِمُ" پڑھا جانا چاہیے تھا مگر کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس واو کو لازمی طور پر حذف کر دیا گیا ہے، اس باب کے باقی صیغے مثلاً "یُکْرِمُ، تُکْرِمُ، نُکْرِمُ" اسی پر محمول ہیں۔

(۱۰) جو ہمزہ ساکن ہو یا متحرک، اگر کسی دوسرے ساکن یا متحرک ہمزہ کے بعد لام کلمہ کی جگہ واقع ہو تو اسے یا سے بدل دیا جائے گا۔ ہمزۂ ساکنہ بعد متحرکہ کی مثال جیسے: "قَرْءَءٌ،

بروزنِ ”جَعفَر، قَرءَین“۔

ہمزہ متحرکہ بعد متحرکہ کی مثال: جیسے ”قَرْءَءٌ، قَرْئَیَ“ بروزن ”جَعْفَرٌ“.

ھمزۂ. متحرکہ بعد ساکنہ کی مثال: جیسے ”قِرْءْءٌ“ بروزن ”قِمَطْرٌ“

(۱۱) جب دو ہمزوں سے زیادہ ایک جگہ جمع ہوں تو دوسرے اور چوتھے ہمزہ میں تخفیف ہوگی، اور پہلا، تیسرا اور پانچواں ہمزہ اپنی حالت پر رہے گا، جیسے ”اَوَ أْیَأُ“ بروزن ”سَفَرْجَلٌ“ کہ اصل میں ” أَئْءَأُ“ تھا۔

(۱۲) جب دو مختلف کلموں کے دو ہمزے ایک جگہ جمع ہوں اور پہلا ہمزہ، ہمزۂ استفہام ہو جیسے ”أَأَنْتُمْ“ تو وہاں تین طرح سے تخفیف جائز ہے:

(الف) دوسرے ہمزہ کو مذکورہ قاعدہ کے مطابق بدل کر ”اَوَنْتُمْ“ پڑھا جائے۔

(ب) بین بین قریب یا بعید کے طریقہ پر پڑھا جائے۔

(ج) دونوں ہمزہ کے درمیان الف متوسطہ لایا جائے اور ”آأَنْتُمْ“ پڑھا جائے۔

(۱۳) جب دو مختلف کلموں کے دو ہمزے ایک جگہ جمع ہوں تو دونوں کو ثابت رکھنا اور دونوں میں تخفیف کرنا یا بطریق منفردہ یا اول میں بطریق انفراد اور ثانی میں بطرز مجتمعہ یا لا علیٰ التعیین ایک کی تخفیف بطریق منفردہ یا مجتمعہ اور دوسرے کو بدستور ثابت رکھنا بلکہ اگر دونوں متفق الحرکت ہیں اور ہمزہ اولیٰ لام کلمہ ہو تو دو صورتیں اور بھی جائز ہیں: لا علیٰ التعیین ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو ثابت رکھنا یا اول کو ثابت رکھ کر دوسرے کو بطرز ساکنہ ماقبل کی حرکت کے موافق حرف سے بدلنا بھی جائز ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہاں بارہ (۱۲) صورتیں بنتی ہیں:

اول: دوسرے ہمزہ سے پہلے جو ہمزہ ہے یعنی پہلا ہمزہ، وہ مفتوح ہو، جیسے ”جَاءَ اَحَدٌ“۔

دوم: پہلا ہمزہ مضموم ہو، جیسے ”یَدْرَءُ اَحَدٌ“۔

سوم: پہلا ہمزہ مکسور ہو، جیسے ”مِنْ تِلْقَاءِ اَحَدٍ“۔

چہارم: پہلا ہمزہ ساکن ہو، جیسے ”لَمْ يَدْرَءْ اَحَدٌ“۔

پنجم: دوسرا ہمزہ مکسور اور پہلا ہمزہ مفتوح ہو، جیسے ”جَاءَ اِبِلٌ“۔

ششم: دوسرا ہمزہ مکسور اور پہلا ہمزہ مضموم ہو، جیسے ”يَدْرَءُ اِبِلٌ“۔

ہفتم: دوسرے ہمزہ کے ساتھ پہلا ہمزہ بھی مکسور ہو، جیسے ”مِنْ تِلْقَاءِ اِبِلٍ“۔

ہشتم: دوسرا ہمزہ مکسور اور پہلا ہمزہ ساکن ہو، جیسے ”لَمْ يَدْرَءْ اِبِلٌ“۔

نہم: دوسرا ہمزہ مضموم اور پہلا ہمزہ مفتوح ہو، جیسے ”جَاءَ اُولٰئِكَ“۔

دہم: دوسرا ہمزہ مضموم ہونے کے ساتھ پہلا ہمزہ بھی مضموم ہو، جیسے ”يَدْرَأُ اُولٰئِكَ“۔

یازدہم: پہلا ہمزہ مکسور اور دوسرا ہمزہ مضموم ہو، جیسے ”مِنْ تِلْقَاءِ اُولٰئِكَ“۔

دوازدہم: پہلا ہمزہ ساکن اور دوسرا ہمزہ مضموم ہو، جیسے ”لَمْ يَدْرَءْ اُولٰئِكَ“۔

مذکورہ بارہ صورتوں میں ہمزہ کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے اور اس میں تخفیف کرنا بھی جائز ہے۔ ثابت رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ دونوں ہمزوں کا اکٹھا ہونا عارضی ہے۔ اور تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ اجتماع عارضی ہے مگر اس اجتماع کی وجہ سے اس میں لازمی طور پر ثقل پیدا ہوجاتا ہے اس لیے اس ثقل کو دور کرنے کے لیے اس میں تخفیف کرنا جائز ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا ہے کہ کسی ایک ہمزہ کو خاص کرکے اس کو ثابت رکھا جائے یا اس میں تخفیف کردی جائے، کیوں کہ ایسا کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور اسے زبردستی تصور کیا جائے گا۔ لہذا دونوں میں تخفیف کی جائے گی۔

اور لا علی التعیین [دونوں ہمزوں میں سے کسی ایک کو متعیّن کئے بغیر] ایک میں بھی تخفیف جائز ہے، اس لیے کہ ثقل اجتماع کی وجہ سے ہے، تو جب کسی ایک میں تخفیف ہوگئ، ثقل جاتا رہا۔

مگر ابو عمرو نے ہمزۂ اولی میں تخفیف کرنا مختار کہا ہے، جبکہ خلیل کے نزدیک دوسرے ہمزہ میں تخفیف کرنا پسندیدہ ہے۔ خلیل نے اس کی وجہ یہ ذکر کی ہے کہ اس میں ثقل تھا ہی نہیں، ثقل تو دوسرے ہمزہ کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ لہذا تخفیف بھی دوسرے میں کی جائے گی۔ باقی وجوہِ تخفیف ماسبق سے واضح ہیں۔

دوسری فصل

معتل فا کی تعلیل کا بیان

(۱) واؤ مضموم یا مکسور اگر کسی کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے ''اُجُوْہٌ، اِشَاحٌ'' کہ اصل میں ''وُجُوْہٌ، وِشَاحٌ'' تھا۔ اور اگر کلمہ کے شروع میں واؤ مفتوح ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے ''اَحَدٌ، اَنَاۃٌ، اَسْمَاءُ'' کہ اصل میں ''وَحَدٌ، وَنَاۃٌ، وَسْمَاءُ'' تھا۔ اسی طرح اگر شروع کلمہ میں واؤ مضموم ہو تو اس کو ''تا'' سے بدلنا بھی شاذ ہے جیسے ''تُجَاہٌ، تُرَاثٌ، تُکْلَانٌ'' کہ اصل میں ''وُجَاہٌ، وُرَاثٌ، وُکْلَانٌ'' تھا۔

(۲) جو واؤ۔ یا۔ یائے اصلی باب افتعال میں ''فا'' کلمہ کی جگہ واقع ہو تو اس کو ''تا'' سے بدل کر ''تا'' میں ادغام کر دیا جاتا ہے، جیسے ''اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ'' کہ اصل میں ''اِوْتَقَدَ، اِیْتَسَرَ'' تھا۔ ہاں! جب حرف علت ہمزہ سے بدل کر آیا ہو تو اسے ''تاء'' سے نہیں بدلا جائے گا بلکہ اس میں مہموز کا قاعدہ جاری ہوگا، جیسے ''اِیْتَزَرَ، اِیْتَکَلَ'' کہ اصل میں ''اِئْتَزَرَ، اِئْتَکَلَ'' تھا۔

(۳) واو ساکن غیر مدغم ماقبل مکسور کو یا سے اور یا ساکن غیر مدغم ماقبل مضموم کو واو سے بدلنا واجب ہے۔ اول کی مثال جیسے: ''مِیْزَانٌ، مِیْقَاتٌ'' کہ اصل میں ''مِوْزَانٌ، مِوْقَاتٌ'' تھا۔ دوم کی مثال جیسے: ''مُوْقِظٌ، مُوْسِرٌ'' کہ اصل میں ''مُیْقِظٌ، مُیْسِرٌ'' تھا۔

(۴) جو واؤ کہ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ یا ایسے لفظ کے فتحہ کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے ''یَعِدُ، یَلِدُ، یَھَبُ، یَسَعُ'' کہ اصل میں ''یَوْعِدُ، یَوْلِدُ، یَوْھَبُ، یَوْسَعُ'' تھا۔ اور ''عِدْ'' کی اصل ''تَعِدُ'' ہے۔

(۵) جو واؤ کہ فعل کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہو اور فعل سے ساقط ہو گیا ہو تو اسے مصدر سے بھی حذف کر دیا جائے گا، اور اس لفظ کے آخر میں تا زیادہ کر دی جائے گی اور عین کو کسرہ

دے دی جائے گی۔ اور کبھی عین کو فتحہ بھی دیتے ہیں جیسے "عِدَةٌ، زِنَةٌ، سَعَةٌ" کہ اصل میں "وِعْدٌ، وِزْنٌ، وِسْعٌ" تھا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس واؤ کو برقرار رکھ کر آخری میں "تا" کا اضافہ کردیا جاتا ہے، جیسے "وِجْهَةٌ" کہ اصل میں "وِجْهٌ" تھا۔

(۶) اگر دو متحرک واو، کلمہ کے شروع میں آجائیں تو پہلے واو کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے "اَوَاصِلُ، اُوَ يْصِلُ" کہ اصل میں "وَوَاصِلُ، وُوَ يْصِلُ" تھا۔

(۷) اگر دو واؤ کلمہ کے شروع میں جمع ہوں اور ان میں سے دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے "اُوْرِیَ" کہ اصل میں "وُوْرِیَ" تھا اور "اُوْلیٰ" کہ اصل میں "وُوْلیٰ" تھا۔

"وُوْلیٰ" میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس میں دوسرا واؤ ساکن ہے اس کے باوجود اسے حذف کردیا گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ "اَوَّلُ" پر محمول ہے جو اصل میں "وَوَّلُ" تھا۔

تیسری فصل

معتل عین کی تعلیل کا بیان

قاعدہ: (۱)- جو واوِ مضموم کہ وسط کلمہ میں واقع ہو، اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے "اَدْؤُرٌ" کہ اصل میں "اَدْوُرٌ" تھا۔

قاعدہ: (۲)- جو واؤ اور یا متحرک ہو اور اس کی حرکت کسی عارض کی وجہ سے نہ ہو، اگر وہ فتحۂ لازم کے بعد واقع ہو تو اسے الف سے بدلنا واجب ہے، جیسے "قَالَ، بَاعَ" کہ اصل میں "قَوَلَ، بَیَعَ" تھا اور "بَابٌ، نَابٌ" کہ اصل میں "بَوَبٌ، نَیَبٌ" تھا۔ مگر درج ذیل صورتوں میں اس واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلا جائے گا:

(۱) اگر ان دونوں حروف میں سے کوئی ایک فا کلمہ کی جگہ واقع ہوا، جیسے "تَوَفّٰی، تَیَسَّرَ"۔

(۲) اگر وہ لفیف کا عین کلمہ ہو، جیسے "طَوٰی، حَیِیَ"۔

(۳) اگر ان دونوں حروف میں سے کوئی ایک تثنیہ کے الف سے پہلے ہو، جیسے "دَعَوَا، رَمَیَا"۔

(۴) اگر واؤ یا "یا" مدہ زائدہ سے پہلے ہوں، جیسے "طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ، غَیَابَۃٌ"۔

واضح رہے کہ "فَعَلُوْا، تَفْعَلُوْنَ، اور تَفْعَلِیْنَ" میں واؤ اور یا الگ کلمہ اور فاعل کی علامت ہیں۔ ان جگہوں پر اسے مدہ زائدہ نہیں سمجھنا چاہیے، اس لیے واؤ، یا الف سے بدل دیے جاتے ہیں اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے انہیں گرادیا جاتا ہے، جیسے "دَعَوْا، یَخْشَوْنَ تَخْشَوْنَ، تَخْشَیْنَ"۔

(۵) مذکورہ واؤ۔ یا۔ یاء، یائے مشدد سے پہلے ہو، جیسے "عَصَوِیٌّ، رَحَوِیٌّ"۔

(۶) وہ واؤ۔ یا۔ یاء، نون تاکید سے پہلے ہو، جیسے "اِخْشَیَنَّ، لَاتَخْشَیَنَّ"۔

(۷) جس کلمہ میں یہ واؤ۔ یا۔ یاء، موجود ہوں وہ کلمہ "فَعَلَانٌ" کے وزن پر ہو، جیسے "دَوَرَانٌ، حَیَوَانٌ"۔

(۸) جس کلمہ میں یہ واؤ۔ یا۔ یاء، موجود ہوں وہ کلمہ فَعَلٰی کے وزن پر ہو جیسے "صَوَرٰی، حَیَدٰی"۔

(۹) جس کلمہ میں یہ واؤ۔ یا۔ یاء، موجود ہوں وہ کلمہ "فَعَلَۃٌ" کے وزن پر ہو، جیسے "حَوَکَۃٌ"۔

(۱۰) جس کلمہ میں یہ واؤ۔ یا۔ یاء، موجود ہوں وہ لون و عیب کے معنی میں ہو، جیسے "عَوِرَ، صَیِدَ"۔

(۱۱) یہ واؤ۔ یا۔ یاء، افتعال میں ہوں مگر افتعال تفاعل کے معنی میں ہو، جیسے "اِعْتَوَرَ، اِجْتَوَرَ" کہ معنی میں "تَعَاوَرَ، تَجَاوَرَ" کے ہے۔ غرض ان گیارہ باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے گی تو الف نہ ہو گا۔

قاعدہ:(۳)- جو واؤ۔یا۔ یائے ساکن اور غیر لین زائد کے بعد فعل کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہو۔یا۔ شبہ فعل ہم وزن فعل میں واقع ہو، اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جائے گی۔ اگر وہ حرکت فتحہ ہوگی تو اس واؤ۔یا۔ یاء کو درج ذیل شرطوں کے ساتھ الف سے بدل دیا جائے گا، جیسے "یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یُقَالُ، یُبَاعُ" کہ اصل میں "یَقْوُلُ، یَبْیِعُ، یُقْوَلُ، یُبْیَعُ" تھا۔

تاہم درج ذیل صورتوں میں سے کوئی بھی ایک صورت موجود ہو جو اوپر مذکور ہوئیں تو واؤ۔یا۔ یاء الف سے نہیں بدلے گا:

(۱)وہ کلمہ ملحق ہو جیسے "شَرْیَفَ، جَهْوَرَ"۔ (۲)ناقص ہو جیسے "یَطْوِیْ، یَقْوِیْ"۔(۳)رنگ یا عیب کے معنیٰ میں ہو جیسے "اِعْوَرَّ، اِبْیَضَّ"۔(۴)صیغہ تعجب ہو جیسے "مَا اَقْوَلَهٗ، اَقْوِلْ بِهٖ"۔(۵)اسم آلہ ہو جیسے "مِخْیَطٌ"۔(۶)اسم تفضیل ہو جیسے "اَطْیَبُ"۔(۷)اس کے ماقبل سکون لازم ہو جیسے "قَاوَلَ، بَایَعَ، مُقَاوِلٌ، مُبَایِعٌ، جَدْوَلٌ، خِرْوَعٌ"۔

قاعدہ:(۴)- جو واؤ یا یاء "فَاعِلٌ" کے وزن پر آنے والے کلمہ میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو اسے ہمزہ سے بدلا جائے گا جیسے "قَائِلٌ، بَائِعٌ" کہ اصل میں "قَاوِلٌ، بَایِعٌ" تھا۔

"عَاوِرٌ" میں واؤ کو ہمزہ سے نہیں بدلا گیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے فعل میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح "شَاوِكٌ" کو قلب کے طریقہ پر "شَاكِیٌ" پڑھنا اور واؤ کو حذف کر کے "شَاكٌ" پڑھنا شاذ ہے۔ قیاس کے مطابق اسے "شَائِكٌ" ہونا چاہیے۔

قاعدہ:(۵)-واؤ، یاء، اور الف زائد اگر الف مفاعل کے بعد واقع ہو تو ہمزہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے "عَجَائِزُ "(جمع عُجُوْزٌ)، "شَرَائِفُ"(جمع شَرِیْفَةٌ)، "رَسَائِلُ"(جمع رِسَالَةٍ)"۔ کہ ان کی اصل "عَجَاوِزُ، شَرَایِفُ، رَسَالِلُ" تھی۔

مذکورہ قاعدہ کے مطابق ''مَعَائِشُ''میں ہمزہ سے جوازاً بدلا جانا اور ''مَصَائِبُ'' میں ہمزہ سے بدلنے کا التزام کیا جانا شاذ ہے، حالاں کہ وہ عین کلمہ کی جگہ واقع ہے۔

قاعدہ:(٦)-جب دو حرف علت الف مفاعل کے پہلے اور بعد واقع ہوں تو بعد والا حرف علت ہمزہ سے بدلا جائے گا۔ جیسے ''اَوَائِلُ، بَوَائِعُ'' کہ اصل میں ''اَوَاوِلُ، بَوَايِعُ''تھا۔

قاعدہ:(٧)-جو الف زائد ''مَفَاعِلُ'' یا ''مَفَاعِیْلُ'' کے الف سے پہلے واقع ہو، اسے واؤ سے بدلا جائے گا جیسے ''ضَوَارِبُ، قَوَارِیْرُ''کہ اصل میں ''ضَئَارِبُ (جمع ضَارِبٌ)، قَئَارِیْرُ (جمع قَارُوْرَةٌ)''تھا۔

قاعدہ:(٨)-الف اگر ضمہ کے بعد ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے اور اگر کسرہ کے بعد ہو تو یا سے بدل جاتا ہے، جیسے ''ضُوْرِبَ، مَحَارِیْبُ''کہ اصل میں ''ضُارِبَ'' اور ''مَحَارِابُ تھا۔ ''ضُوْرِبَ، ''ضَارَبَ''کا مجہول ہے اور ''مَحَارِابُ''، ''مِحْرَابٌ''کی جمع ہے۔

قاعدہ:(٩)- ''فُعْلٰی''اسمی کے عین کلمہ کی یا واؤ سے بدلی جائے گی اور صفتی اور ''فُعْلٌ'' جمع ''اَفْعَلُ'' میں ماقبل کسرہ دیا جائے گا جیسے ''طُوْبٰی، کُوْسٰی، حِیْکٰی، ضِیْزٰی، بِیْضٌ''کہ اصل میں ''طُیْبٰی، کُیْسٰی، حُیْکٰی، ضُیْزٰی، بُیْضٌ''تھا۔

قاعدہ:(١٠)-جو واؤ مصدر میں عین کلمہ کی جگہ کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس مصدر کے فعل میں تعلیل ہو چکی تھی تو اس واؤ کو یا سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے ''قِیَامٌ، صِیَامٌ''کہ اصل میں ''قِوَامٌ، صِوَامٌ''تھا۔ ''حِوَلٌ''اور ''قِوَدٌ'' میں ان کے افعال: حَالَ وقَادَ میں تعلیل کے باوجود واؤ کا یا سے نہ بدلنا شاذ ہے۔

قاعدہ:(١١)-جس جمع میں عین کلمہ کی جگہ واؤ ہو اور اس جمع کے واحد میں تعلیل ہو چکی ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلا جائے گا، جیسے ''حِیَاضٌ، رِیَاحٌ، دِیَمٌ، تِیَرٌ''کہ اصل

میں ”حِوَاضٌ، رِوَاحٌ، دِوَمٌ، تِوَرٌ“ تھا۔

رہ گئی بات ”طِیَالٌ“ میں یاء کی تبدیلی کی تو وہ شاذ ہے کیوں کہ اس کے واحد میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

قاعدہ: (۱۲)- جو واوَ۔یا۔ یا ماضی مجہول میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہو اور معروف میں اس میں تعلیل ہو چکی ہو تو اس واؤ کو ساکن کرنے کے بعد اس کا کسرہ اس سے پہلے والے حرف کو دے دینا جائز ہے اور اسی طرح واؤ کو یا سے بدل دینا بھی جائز ہے، جیسے ”قِیْلَ، بِیْعَ، اُخْتِیْرَ، اُنْقِیْدَ“ کہ اصل میں ”قُوِلَ، بُیِعَ، اُخْتُیِرَ، اُنْقُیِدَ“ تھا۔

یہ بھی جائز ہے کہ اس کسرہ کو گرا دیا جائے تو یا واؤ ہو گی۔ لہٰذا مذکورہ مثالیں اس طرح ہوں گی: ”قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ، اُنْقُوْدَ“۔

ساتھ ہی یہ بھی جائز ہے کہ کسرہ کو ضمہ کے اشمام کے ساتھ پڑھا جائے۔ مگر ”اُعْتُوِرَ“ میں یہ قاعدہ اس لیے نافذ نہیں کیا گیا کہ اس کے معروف میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

قاعدہ: (۱۳)- جو واوَ۔یا۔ یا عین کلمہ کی جگہ ہو، اگر اسے تعلیل کے بعد دو ساکن کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا جائے تو اس کی دو صورت ہے: پہلی صورت یہ ہے کہ وہ معتل یائی ہو اور دوسری صورت یہ ہے کہ جس باب سے اس کا ماضی بنا ہے اس میں وہ واوَ۔یا۔ یاء مکسور تھی۔ ان دو صورتوں میں فا کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہو گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہاں یا کو حذف کر دیا گیا ہے، یا یہ کہ ماضی میں اس کا عین کلمہ مکسور تھا۔

اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو فا کلمہ کو ضمہ دیا جائے گا، جیسے ”قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ“ کہ اصل میں ”قَوَلْنَ، بَیَعْنَ، خَوِفْنَ“ تھے۔ مگر ”لَسْتُ“ کو معتل یا ہونے کے باوجود کسرہ نہیں دیا گیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حرف کے مشابہ ہے۔

قاعدہ: (۱۴)- جو واؤ مصدر میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہو اور وہ ”فَعْلُوْلَۃٌ“ کے وزن پر ہو تو اسے یا سے بدلا جائے گا۔ جیسے ”کَیْنُوْنَۃٌ“ کہ اصل میں ”کَوْنُوْنَۃٌ“ تھا۔

قاعدہ:(۱۵)- جب واؤ اور یاء کسی جگہ ایک ہی کلمہ میں اکٹھے ہوجائیں، ان میں سے پہلا ساکن ہو اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردینا واجب ہوگا۔ اگر اس واؤ سے پہلے ضمہ ہو تو اسے کسرہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے ''سَیِّدٌ، مَرْمِیٌّ، مُسْلِمِیَّ'' کہ اصل میں ''سَیْوِدٌ، مَرْمُوْیٌ، مُسْلِمُوْیَ'' تھا۔

عام علمائے صرف کے نزدیک ''کَیْنُوْنَةٌ'' کی اصل ''کَیْوَنُوْنَةٌ'' ہے۔ اسی مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں اسے ''کَیَّنُوْنَةٌ'' کردیا گیا اور اس کے بعد ایک یا کو حذف کردیا گیا۔ واضح رہے کہ اس یا کا حذف واجب ہے۔ جس طرح تخفیف کر کے ''سَیِّدٌ'' کو ''سَیْدٌ''، ''مَیِّتٌ'' کو ''مَیْتٌ'' پڑھنا اور ایک یا کو حذف کردینا جائز ہے۔

چوتھی فصل

ناقص کی تعلیل کا بیان

قاعدہ:(۱)- جو واؤ کلمہ کے کنارہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو اسے یا سے بدل دیا جائے گا جیسے ''دُعِیَ، دُعِیَا، دَاعِیَانِ، دَاعِیَةٌ'' کہ اصل میں ''دُعِوَ، دُعِوَا، دَاعِوَانِ، دَاعِوَةٌ'' تھا۔

قاعدہ:(۲)- جو یا کلمہ کے کنارے ضمہ کے بعد واقع ہو، اسے واؤ سے بدل دیا جائے گا جیسے ''نَھُوَ'' کہ اصل میں ''نَھُیَ'' تھا۔

قاعدہ:(۳)- جو واؤ کہ اسم کے لام کلمہ کی جگہ ضمہ کے بعد واقع ہو، اسے یاء سے بدل دیا جائے گا اور ضمہ کو کسرہ سے۔ اور یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوجائے گی، جیسے ''تَلَقٍّ، اَدْلٍ، تَعَلٍّ'' کہ اصل میں ''تَلَقُّوٌ، اَدْلُوٌ، تَعَلُّوٌ'' تھا۔

قاعدہ:(۴)- جو واؤ یا 'یا' کنارے میں الف زائد کے بعد ہو، اسے ہمزہ سے بدل دیا جائے گا جیسے ''دُعَاءٌ، رِدَاءٌ'' کہ اصل میں ''دُعَاوٌ، رِدَایٌ'' تھا۔ اور جیسے ''اَسْمَاءٌ، اَحْیَاءٌ'' کہ اصل میں ''اَسْمَاوٌ، اَحْیَایٌ'' تھا۔

قاعدہ:(۵)۔"فَعْلی "اسمی کی یاواوٗ سے بدلی جائے گی، نہ کہ صفتی کی جیسے "تقوَی" کہ اصل میں "تقیی" تھا۔اور "صَدْیَا" و "رَیَّا" اپنے حال پر ہے۔اور "فعلی "اسمی کا واوٗ یا ہوگا، نہ کہ صفتی کا جیسے "دُنْیَا، عُلْیَا" کہ اصل میں "دُنْوی، عُلْوی" تھا۔اور "عُزْوی" اپنے حال پر رہا۔اور "قُصْوٰی، حُزْوٰی "میں باوجود "فعلی "اسمی کے واوٗ کا برقرار رہنا شاذ ہے ورنہ "قُصْیَا، حُزْیَا" ہونا چاہیے تھا۔

قاعدہ:(٦)۔جو واوٗ کسی لفظ میں چوتھا یا پانچواں حرف ہو[یا اس سے زیادہ]اور اس سے پہلے نہ تو ضمہ ہو اور نہ ہی واوٗ، تو اس واوٗ کو یا سے بدل دیا جائے گا، جیسے "یُدْعَیَانِ، اَعْلَیْتَ، اِسْتَعْلَیْتَ" کہ اصل میں "یُدْعَوَانِ، اَعْلَوْتَ، اِسْتَعْلَوْتَ" تھا۔اسی قاعدہ کی روشنی میں محققین نے "مَدَاعِیْوُ" کے واوٗ کو یاء سے بدل کر ادغام کے بعد "مَدَاعِيُّ" کر دیا ہے۔

قاعدہ:(۷)۔جو واوٗ۔یا۔یاء، واو مضموم کے بعد اور حرف تانیث سے پہلے ہو۔یا۔"فعلان" کے حروفِ زائدہ سے پہلے ہو تو اس واو۔یا۔یا سے پہلے جو ضمہ ہوگا اسے کسرہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے "قَوِیَّۃٌ، قَوِیَانِ". کہ اصل میں "قُوُوَۃٌ، قُوُوَانِ" تھا۔

قاعدہ:(۸)۔جو واوٗ۔یا۔یاء فعل میں لام کلمہ کی جگہ واقع ہو اور وہ مضموم یا مکسور ہو اور کسرہ یا ضمہ کے بعد واقع ہو تو ثقل کی وجہ سے اسے ساکن کر دیا جائے گا، جیسے "یَدْعُوْ، یَرْمِیْ، تَدْعِیْنَ، تَرْمِیْنَ". کہ اصل میں "یَدْعُوُ، یَرْمِیُ، تَدْعُوِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ" تھا۔اور اگر یہ واوٗ۔یا۔یاء فتحہ کے بعد ہو تو "قَالَ" کے قاعدہ کے مطابق اسے الف سے بدل دیا جائے گا، جیسے "یَخْشٰی، یَرْضٰی". کہ اصل میں "یَخْشَیُ، یَرْضَیُ" تھا۔

قاعدہ:(۹)۔اگر دو واوٗ "فُعُوْلٌ" کے اخیر میں جمع ہو جائیں تو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے جو ضمہ ہے اسے کسرہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے "دُلِیٌّ، عُتِیٌّ، جُثِیٌّ" کہ اصل میں "دُلُوٌّ، عُتُوٌّ، جُثُوٌّ" تھا بلکہ کبھی فا کلمہ کو بھی کسرہ کی اتباع میں

کسرہ دے دیا جاتا ہے اور ''دِلِیٌّ، جِثِیٌّ، عِتِیٌّ'' پڑھا جاتا ہے۔

قاعدہ:(۱۰)-کسی کلمہ کے اخیر میں دو واؤ آجائیں اور وہ ضمہ کے بعد واقع ہوں تو اسے یاء سے بدل کر ادغام کردیا جائے گا اور یہ ادغام واجب ہوگا، اسی طرح اس سے پہلے جو ضمہ ہوگا اسے کسرہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے ''مَقْوِیٌّ'' کہ اصل ''مَقْوُوٌّ'' تھا۔اور اس واؤ کو کبھی یا سے بھی بدل دیا جاتا ہے اگرچہ وہ ضمہ کے بعد واقع نہ ہو۔ جیسے ''مَعْدِیٌّ، مَرْضِیٌّ'' کہ اصل میں ''مَعْدُوْوٌ، مَرْضُوْوٌ'' تھا۔

قاعدہ:(۱۱)-ایسی دو یا جو ''مَفَاعِیْلُ'' کے اخیر میں اکٹھی ہوں، ان میں سے ایک کو حذف کر کے دوسرے کو یائے ''مفاعل'' کا حکم دینا جائز ہے، جیسے ''صَحَارِیُ'' کہ اصل میں ''صَحَارِیُّ'' تھا۔

قاعدہ:(۱۲)- ناقص کا جو مصدر باب تفعیل سے ہوگا اگر اس میں دو یا جمع ہو جائیں تو ایک کو حذف کر کے اس کے بدلے، اس کے اخیر میں تاء لانا جائز ہے، جیسے ''تسمیۃ، تقویۃ، تنقیۃ'' کہ اصل میں ''تَسْمِیٌّ، تَقْوِیٌّ، تَنْقِیٌّ'' تھا۔

پانچویں فصل

ادغام کا بیان

قاعدہ:(۱)- اگر ایک جنس کے دو حروف ایک ہی کلمہ میں جمع ہو جائیں اور پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام واجب ہوگا، جیسے ''اَوَّلُ، بَیَّنَ'' کہ اصل میں ''اَوْوَلُ، بَیْیَنَ'' تھا۔ مگر درج ذیل صورتوں میں ادغام نہیں کیا جائے گا:

(الف) جب پہلا حرف مدہ ہو، جیسے ''فِیْ یَوْمٍ''۔

(ب) ادغام کی وجہ سے کسی دوسرے کلمہ سے التباس لازم آتا ہو، جیسے ''قُوْوِلَ''۔

(ج) ہم جنس حروف کا پہلا حرف ہمزہ سے بدلا ہوا ہو، جیسے ''رِیْیَا'' کہ اصل میں ''رِئْیَا'' تھا۔

قاعدہ:(۲)-اگرایک جنس کے دو حروف ایک جگہ جمع ہوجائیں، ان میں سے پہلا حرف متحرک ہواور دوسرا ساکن، مگر یہ سکون وقف کی وجہ سے ہو، اسی طرح اگر وہ متحرک ہو اوراس کی حرکت لازم ہوتوان تمام صورتوں میں ادغام لازم ہو گا، جیسے ''دَوَابٌّ، فَرَّ'' کہ اصل میں ''دَوَابِبْ، فَرَرَ'' تھا۔ ہاں اگر دوسری حرکت لازم نہ ہو یا سکون لازم ہو تو ایسی صورت میں ادغام جائز ہو گا، جیسے ''اُمْدُدِ الْقَوْمَ''اور''مُدِّالْقَوْمَ، مَدَدْنَ''۔

قاعدہ:(۳)- جب دو متحرک حرف ایک جگہ جمع ہو جائیں اور پہلے متحرک حرف سے پہلے کوئی ساکن غیر مدہ ہوتو پہلے کی حرکت نقل کرکے اس سے پہلے والے حرف کو دے دیا جائے گا اور پھر دوسرے حرف میں ادغام کر دیا جائے گا، جیسے ''یَمُدُّ، یَفِرُّ''کہ اصل میں ''یَمْدُدُ، یَفْرِرُ'' تھا۔ ادغام کی یہ صورت اسی وقت ہوگی جبکہ یہ کلمے ملحقات میں سے نہ ہوں، جیسے ''جَلْبَبَ، شَمْلَلَ''۔

قاعدہ:(۴)- جب دو حرف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہوں اور پہلے حرف سے پہلے حرفِ مدہ ہو تو ایسی صورت میں پہلے حرف کی حرکت نقل کئے بغیر اس کو ساکن کرکے ادغام کر دیا جائے گا، جیسے ''حَابَّ، حُوْبَّ'' کہ اصل میں ''حَابَبَ، حُوْبِبَ''تھا۔

قاعدہ:(۵)-اگر دو مختلف کلموں میں ایک ہی جنس کے دو حروف ایک جگہ اکٹھے ہوجائیں، ان میں پہلا حرف ساکن غیر مدہ ہو تو ادغام واجب ہو گا، جیسے ''اِضْرِبْ بَّکْرًا، اِخْشَو وَّزِیْرًا''۔ اگر اول متحرک ہے تو ادغام جائز ہے بشرطیکہ حرف دوم متحرک ہو اور ماقبل حرف اول یا متحرک ہو جیسے ''اَنَا اَضْرِبُ بَکْرًا، زَیْدٌ خَشِیَ یَزِیْدَ'' یا مدہ ہو جیسے ''خَابَ بَکْرٌ، قِیلَ لَکُمْ''۔

(فائدہ)-ادغام کے لیے درج ذیل دس شرطیں ہیں:

اول: اعلال [اس کا] مزاحم نہ ہو جیسے ''اِرْعَویٰ'' کہ اصل میں ''اِرْعَوَوَ'' تھا۔

دوم: ادغام کے بعد کسی دوسرے لفظ سے التباس کا خوف نہ ہو، جیسے ''سَبَبٌ''۔

ادغام کے بعد ''سَبٌّ'' سے التباس ہو جائے گا جس کے معنی گالی دینا ہے۔

سوم: متجانسین میں پہلا حرف ہاے سکتہ نہ ہو جیسے ''مَالِیَہْ ھَلَكَ''۔

چہارم: پہلا حرف الف سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے ''قُوْوِمَ''۔ یہ ''قَاوَمَ'' کا مجہول ہے اور اس کا پہلا واؤ الف سے بدلا ہوا ہے۔

پنجم: پہلا حرف ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے ''تُوْوِی'' کہ اصل میں ''تُؤْوِی'' تھا۔

ششم: پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو جیسے ''حَبَّبَ''۔

ہفتم: اول متحرک، دوسرا حرف الحاق کے لیے نہ ہو، جیسے ''جَلْبَبَ''۔

ہشتم: حرف اول کلمہ کے آغاز میں نہ ہو جیسے ''دَدَنٌ''۔

نہم: علاحدہ حرف ایک کلمہ نہ ہو جیسے ''بِبَدْرٍ''۔

دہم: دو حرف یک جنس ہمزہ اور دو کلمے میں نہ ہو جیسے ''جَاءَ اَمِیْرٌ''۔

—٭—٭—٭—٭—٭—

چوتھا باب

ابواب کی خاصیت کا بیان

اس میں تین فصلیں ہیں

خاصیت کی تعریف: خاصیت اس اثر کو کہتے ہیں جو شے پر مرتب ہو، خواہ وہ اثر اس کے ساتھ مختص ہو جیسے ''مغالبہ'' بابِ ''نصر'' کا خاصہ ہے۔ یا وہ اثر دوسرے میں بھی پایا جائے جیسے تعدیہ [یعنی متعدّی ہونا] کہ افعال و تفعیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

پہلی فصل

ثلاثی مجرّد کا بیان

خاصیتِ باب ''نَصَرَ یَنْصُرُ'': اس باب کی خاصیت ''مغالبہ'' ہے اور یہ اسی باب کے ساتھ مختص ہے۔ مغالبہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی فعل کو مفاعلت کے بعد اس لیے لانا تاکہ فریقین میں سے کسی ایک کے غلبہ کو بتائے جیسے ''کَارَمَنِیْ فَکَرَمْتُہٗ'': اس نے مجھ سے بزرگی میں جھگڑا (مقابلہ) کیا تو میں اس پر غالب آ گیا۔ ''یُکَارِمُنِیْ فَاَکْرُمُہٗ'': وہ مجھ سے بزرگی میں جھگڑا کرتا ہے تو میں اس پر غالب آتا ہوں۔

خاصیتِ باب ''ضَرَبَ یَضْرِبُ'': مغالبہ اگرچہ باب ''نَصَرَ یَنْصُرُ'' کی خاصیت ہے مگر مثال واوی و یائی، اجوف یائی و ناقص یائی یہ سب باب ''ضَرَبَ یَضْرِبُ'' سے آتے ہیں اور سب میں مغالبہ کا معنی پایا جاتا ہے جیسے ''یُوَاعِدُنِیْ فَاَعِدُہٗ'': وہ مجھ سے وعدہ

کرنے میں مقابلہ کرتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔ " يُوَاسِرُنِيْ فَأَيْسِرهُ": وہ مجھ سے آسانی کرنے میں مقابلہ کرے گا تو میں اس پر غالب آجاؤں گا۔ "يُبَايِعُنِي فَأَبِيْعُهُ": وہ مجھ سے بیچنے میں مقابلہ کرے گا تو میں اس پر غالب آجاؤں گا۔ " يُرَامِيْنِي فَأَرْمِيْهِ": وہ مجھ سے تیر اندازی میں مقابلہ کرے گا تو میں اس پر غالب آجاؤں گا۔

خاصیتِ باب "سَمِعَ يَسْمَعُ": یہ تینوں باب اُمُّ الابواب ہیں اور کثرت خصائص میں برابر ہیں، مگر جس طرح خصوصیت کے ساتھ بابِ نصر و ضرب کا خاصہ مغالبہ ہے یوں ہی بیماری، رنج، خوشی، رنگ، عیب، حلیہ کے الفاظ زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں جیسے "سَقِمَ (بیمار ہوا)، حَزِنَ (غمگین ہوا)، فَرِحَ (خوش ہوا)، كَدِرَ (میلا ہوا)، عَوِرَ (کانا ہوا)، شَتِرَ (لب کو پھاڑا)۔

خاصیتِ باب "فَتَحَ يَفْتَحُ": جو لفظ صحیح "فَتَحَ يَفْتَحُ" کے باب سے آئے گا، اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی میں سے کسی حرف کا ہونا ضروری ہے۔ اور بعض افعال دو مختلف ابواب سے آتے ہیں جیسے "رَكَنَ يَرْكَنُ" کہ تداخل سے ہے یعنی اس میں دو لغت ہے ایک یہ کہ باب "نصر ینصر" سے ہے۔ دوسری یہ کہ باب "سَمِعَ يَسْمَعُ" سے ہے۔ پس ماضی اول سے ہے اور مضارع دوم سے۔

نوٹ: باب فتح یفتح میں "صحیح" کی شرط لگائی گئی ہے لہذا "سَجٰی، يَسْجٰی، قَلٰی يَقْلٰی، اَبٰی يَاْبٰی، عَضَّ يَعَضُّ" پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا ہے کیوں کہ یہ الفاظ صحیح نہیں، بلکہ ناقص یا مضاعف ہیں۔

خاصیتِ باب "كَرُمَ يَكْرُمُ": اس باب کی درج ذیل خاصیت ہیں:

اس میں صفت خلقی کا معنی حقیقی طور پر پایا جاتا ہو جیسے "حَسُنَ (خوبصورت ہوا)، قَبُحَ (بدشکل ہوا)"۔

یا اس میں صفت خلقی کا معنی حکمی طور پر پایا جاتا ہو جیسے "شَرُفَ (شریف ہوا)، كَرُمَ

(بزرگ ہوا)"۔

یااس میں ایسی صفت پائی جائے جو صفتِ خلقی کے مشابہ ہو جیسے "بَعُدَ (دور ہوا)، قَرُبَ (نزدیک ہوا)، عَجُفَ (دبلا ہوا)، جَسُمَ (تن دار ہوا)"۔

[نوٹ:] باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے آنے والے تمام افعال خلقی وطبعی ہیں اسی لیے یہ باب لازم ہے۔اسی بنا پر اس میں فاعل کے سوا کسی دوسرے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

خاصیتِ باب "حَسِبَ یَحْسِبُ": اس باب سے صرف چند افعال ہی آتے ہیں۔اس لیے اس کی خاصیت بتانے کی ضرورت نہیں۔وہ افعال یہ ہیں:

"نَعِمَ (خوش حال ہوا)، وَبِقَ (ہلاک ہوا)، وَمِقَ (اس نے محبت کی)، وَثِقَ (اس نے عہد کیا)، وَرِثَ (وارث ہوا)، وَرِعَ (پرہیز گار ہوا)، وَرِمَ (سوج گیا)، وَرِیَ[1]، وَلِیَ (والی ہوا)، وَعِرَ (روکا)، وَحِرَ (سخت غضبناک ہوا)، وَعِمَ (خوش ہوا)، وَلِهَ (بہت زیادہ غمگین ہوا)، وَهِلَ (کمزور ہوا)، وَطِیَ (پامال کیا)، یَئِسَ (ناامید ہوا)، یَبِسَ (خشک ہوا)، بَئِسَ (سخت حاجتمند ہوا)۔

دوسری فصل
ثلاثی مزید باہمزۂ وصل

خاصیت افتعال:

(۱) اتخاذ یعنی ماخذ بنانا جیسے "اِجْتَحَرَ (بِل بنایا)"، یا ماخذ لینا جیسے "اِجْتَنَبَ (پرہیز کیا)" یعنی جنب لیا۔ یا کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے "اِغْتَذَی الشَّاۃَ (غذا بنایا بکری کو)"، یا کسی چیز کو ماخذ میں لینا جیسے "اِعْتَضَدَ الرَّجُلَ (اس مرد کو بازو میں لیا)"۔

(۲) تصرف: ماخذ میں کوشش کرنا جیسے "اِکْتَسَبَ (کمائی میں کوشش کیا)"۔

(۳) تخییر: یعنی فاعل کا اپنے لیے کام کرنا، جیسے "اِکْتَالَ (اپنے لیے ناپا)"۔

---

(۱)- گودا ٹھوس ہوا۔

(۴) مطاوعت مجرد: یعنی باب مجرد کے بعد باب افتعال کا ذکر کرنا جس سے یہ ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے جیسے "غَمَمْتُهٗ فَاغْتَمَّ: میں نے اس کو غمگین کیا تو وہ غمگین ہو گیا"۔

(۵) موافقتِ مجرد، افعال، تفاعل، تفعل، استفعال: یعنی افتعال کا ان تمام ابواب کے ہم معنی ہونا۔ جیسے "اِجْتَذَبَ" بمعنیٰ "جَذَبَ"۔ "اِلْتَحی" بمعنیٰ "اَلْحٰی"، "اِعْتَوَرَ" بمعنیٰ "تَعَاوَرَ"، "اِحْتَجَزَ" بمعنیٰ "تَحَجَّزَ"، "اِیْتَجَرَ" بمعنیٰ "اِسْتَاجَرَ"۔

(٦) اشتراک: یعنی فاعل و مفعول کا فاعلیت و مفعولیت میں شریک ہونا جیسے "اِقْتَتَلْنَا (ہم دونوں نے کشت و خون کیا)"۔

(۷) ابتدا: یعنی مزید کا ایسا معنیٰ دینا جو کہ مجرد میں استعمال نہ ہوا ہو، جیسے "اِسْتَلَمَ (چوما)"۔

باب "استفعال" کی خاصیت:

درج ذیل دس امور باب استفعال کے خواص ہیں:

(۱) طلب: اور کبھی اس کو سوال سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور یہ معنیٰ اکثری ہے جیسے "اِسْتَطْعَمَ زَیْدٌ": زید نے کھانا مانگا۔

(۲) لیاقت: یعنی کسی چیز کا ماخذ کا مستحق ہونا جیسے "اِسْتَرْقَعَ الثوب": کپڑا پیوند کے لائق ہوا۔

(۳) وجدان: یعنی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے "اِسْتَکْرَمْتُهٗ": میں نے اس کو کریم پایا۔

(۴) حسبان: یعنی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا، خواہ ایسا واقع میں ہو یا نہ ہو جیسے "اِسْتَحْسَنْتُهٗ": میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔

(۵) تحول: یعنی کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا جیسے "اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ": مٹی

پتھر ہوگئی، ''اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ'': اونٹ ناقہ کی طرح ہوگیا۔

(۶) اتخاذ: جیسے ''اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰی'': گاؤں میں گھر بنایا۔

(۷) قصر: اختصارِ حکایت کے مقصد سے مرکب سے مشتق کرنا، جیسے ''اِسْتَرْجَعَ'': اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔

(۸) مطاوعتِ: افعال جیسے ''اَقَمْتُہٗ فَاسْتَقَامَ'': میں نے اسے سیدھا کیا تو وہ سیدھا ہوگیا۔

(۹) موافقتِ مجرد، افعال، تفعل، افتعال: جیسے ''اِسْتَقَرَّ، بمعنی قَرَّ، اِسْتَخْبَیْتُ، بمعنی اَخْبَیْتُ، اِسْتَکْبَرَ بمعنی تَکَبَّرَ، اِسْتَاجَرَ بمعنی ایتجر۔

(۱۰) ابتدا: جیسے ''اِسْتَعَانَ''۔ موئے زیر ناف مونڈا۔

باب ''انفعال'' کی خاصیت:

[درج ذیل پانچ چیزیں باب انفعال کی خاصیت ہیں:]

(۱،۲) لزوم و علاج۔ باب انفعال سے آنے والے ہر فعل کے لیے ضروری ہے کہ وہ لازم ہو اور ان افعال میں سے ہو جن کے حاصل کرنے میں آلہ اور جوارح کی ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے ''اِنْصَرَفَ: پھر گیا''۔

(۳) مطاوعتِ مجرد و افعال: جیسے ''کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ: میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا''۔ أَغْلَقْتُ البَابَ فَانغَلَقَ: میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔

(۴) موافقتِ مجرد: جیسے ''اِنْطَفَئَتِ النَّارُ'' بمعنٰی ''طَفِئَتِ النَّارُ: آگ بجھ گئی''۔

(۵) ابتدا: جیسے ''اِنْطَلَقَ: چلا''۔

باب ''اِفْعِلال و افعیلال'' کی خاصیت:

[درج ذیل پانچ چیزیں باب افعلال اور افعیلال کی خاصیتیں ہیں:]

(۱) لزوم: جیسے ''اِخْضَرَّ: سبز ہونا''، ''اِکْمَاتَّ: گھوڑا کمیت رنگ کا ہوا''۔

(۲) مبالغہ: یعنی اصل ماخذ میں کثرت کا فائدہ دینا، جیسے ''اِصْفَرَّ: بہت زرد ہوا''۔

(۳) لون: (۴) عیب: یعنی ان دونوں کے الفاظ میں رنگ اور عیب کا معنی پایا جاتا ہو۔

افعلال اور افعیلال میں فرق یہ ہے کہ باب افعلال اکثر طبعی رنگ پر دلالت کرتا ہے اور افعیلال عارضی رنگ کے معنی پر۔ جیسے ''اِسْوَدَّ، اِسْوَادَّ'' وہ سیاہ ہوا، ''اِحْوَلَّ، اِحْوَالّ: بھینگا ہوا''۔

(۵) ابتدا: جیسے ''اِرْفَضَّ الدَّمْعُ: آنسو پھیل گیا''۔ اِبْهَارَّ اللَّيْلُ: رات آدھی ہوگئی''۔

باب افعیعال کی خاصیت:

[درج ذیل چار چیزیں باب افعیعال کی خاصیت ہیں:]

(۱) لزوم غالب: جیسے ''اِخْلَوْلَقَ: کپڑا بہت پرانا ہوا''۔ مگر کبھی متعدّی بھی ہوتا ہے جیسے ''اِحْلَوْلَيْتُهٗ: میں نے اسے بہت شیریں سمجھا''۔

(۲) مبالغہ: یہ [معنی اس باب کے لیے] لازم اور واجب ہے: کما مرَّ۔

(۳) مطاوعتِ مجرد نادر: جیسے ''ثَنَيْتُهٗ فَاثْنَوْنٰى: میں نے اسے پھرایا تو وہ پھر گیا''۔

(۴) مطاوعتِ استفعال نادر: جیسے ''اِحْسَوْسَنْتُهٗ'' بمعنٰی ''اِسْتَحْسَنْتُهٗ: میں نے اس کو نیک گمان کیا''۔

باب افعوال کی خاصیت:

[درج ذیل دو چیزیں باب افعوال کی خاصیت ہیں:]

(۱) مبالغہ: جیسے ''اِخْرَوَّطَ: اس نے خوب لکڑی تراشی۔

(۲) اقتضاب: بناء مقتضب ہونا: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہو۔ اور ثلاثی مجرد سے وہ مطلقاً نہ آیا ہو۔ اس کو مرتجل بھی کہا جاتا ہے۔

تیسری فصل

ثلاثی مزید بے ہمزۂ وصل

[ایسے ثلاثی مزید کی خاصیتوں کا بیان جس میں ہمزہ وصل نہیں ہوتا ہے:]

باب افعال کی خاصیت: درج ذیل سترہ چیزیں باب افعال کی خاصیت ہیں:

(۱،۲) تعدیہ وتصییر: یعنی فعل لازم کو متعدّی کر دینا، اور متعدّی بیک مفعول کو بدو مفعول، اور بدو مفعول کو بسہ مفعول کر دینا۔ جیسے ''خَرَجَ زَیْدٌ : زید نکلا''۔ اور ''اَخْرَجْتُهٗ : میں نے اُس کو نکالا''۔ ''لَزِمَهٗ : وہ اس کو لازم ہوا''۔ اور ''اَلْزَمْتُهٗ : میں نے اس کو لازم کر دیا''۔ ''عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً : میں نے زید کو فاضل جانا''۔ اور ''اَعْلَمْتُ عَمْرًا زَیْدًا فَاضِلاً : میں نے عمرو کو بتایا کہ زید فاضل ہے''۔

(۳) لزوم: یعنی متعدّی فعل کا استعمال جب باب افعال میں کیا جائے تو وہ لازم ہو جائے گا۔ جیسے ''حَمِدَ زَیْدٌ عَمْرًا : زید نے عمرو کی تعریف کی۔ ''اَحْمَدَ زَیْدٌ: زید محمود ہوا''۔

(۴) تعریض: یعنی کسی چیز کو اصل ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے ''اَبَعْتُهٗ : میں اس کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔

(۵) وجدان: جیسے ''اَبْخَلْتُهٗ : میں نے اس کو بخیل پایا۔

(۶) سلب: یعنی کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔ جیسے ''اَفْلَسَ زَیْدٌ: مفلس ہو گیا''۔

(۷) اعطائے ماخذ: یعنی مفعول کو ماخذ دینا، جیسے ''اَشْوَیْتُهٗ : میں نے اس کو بھُنا ہوا گوشت دیا''۔

(۸) بلوغ: یعنی ماخذ کے وقت پہنچنا یا ماخذ میں آنا، جیسے ''اَصْبَحَ: صبح کو پہنچا''، ''اَعْرَقَ: عراق میں آیا''۔

(۹) صیرورت: یعنی کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا، یا ایسی چیز کا مالک ہونا جو ماخذ کے

ساتھ موصوف ہے، یا کسی چیز کا زمان ماخذ یا مکان ماخذ میں مالک ہونا، جیسے ''اَلْبَنَ النَّاقَۃُ: اونٹنی دودھ والی ہوگئ''، ''اَجْذَبَ زَیْدٌ: زید ایسی اونٹنی کا مالک ہوا جو دودھ کم دیتی ہے، ''اَخْرَفَتِ الشَّاۃُ الحَمَلَ: فصل خریف میں بکری بچہ والی ہوئی۔

(۱۰) لیاقت: یعنی فاعل کا مستحقِ ماخذ ہونا، جیسے ''اَحْمَدَ زَیْدٌ: زید قابل تعریف ہوگیا''۔

(۱۱) حینونت: یعنی فاعل کا ماخذ کے وقت میں پہنچنا، جیسے ''اَحْصَدُ الزَّرْعُ: زراعت کے کاٹنے کا وقت ہوگیا''۔

(۱۲) مبالغہ: جیسے ''اَسْفَرَ الصُّبْحُ: صبح خوب روشن ہوگئ''۔

(۱۳) موافقتِ مجرد و تفعیل و تفعّل و استفعال: [یعنی ان ابواب کے ہم معنیٰ ہونا]، جیسے ''اَدْجَی اللَّیْلُ'' بمعنیٰ ''دَجَی اللَّیْلُ: رات تاریک ہوگئ۔ ''اَکْفَرْتَہٗ ''بمعنی ''کَفَّرْتَہٗ: تونے اس کو کافر کہا''۔ ''اَغْلَفْتُہٗ'' بمعنی ''تَغَلَّفْتُہٗ: میں نے اس کو غلاف میں رکھا''۔ ''اَعْظَمْتُہٗ'' بمعنیٰ ''اِسْتَعْظَمْتُہٗ: میں نے اس کو بڑا جانا''۔

(۱۴) مطاوعتِ: مجرد و تفعیل: جیسے ''کَبَبْتُہٗ فَأَکَبَّ: میں نے اسے اوندھا یا پس وہ اوندھا ہوگیا''۔ ''قَشَّعَتِ الرِّیْحُ السَّحَابَ فَاَقْشَعَ: ہوانے بدلی کو دور کیا تو وہ دور ہوگئ''۔

(۱۵) تصییر: یعنی کسی چیز کو نفس ماخذ کردینا، جیسے ''اَھْدَیْتُ الْکِتَابَ: میں نے کتاب کو ہدیہ کیا''۔

(۱۶) قصر: جیسے ''اَشْھَدْتُّ'' یعنی میں نے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔

(۱۷) ابتدا: جیسے ''اَشْفَقَ: وہ ڈرا''۔

خاصیت ''تفعیل'':

[باب تفعیل کی درج ذیل بارہ خاصیتیں ہیں:]

(۱) تعدیہ: یعنی لازم کو متعدّی کرنا، جیسے ''نَزَلَ: اترا، ''نَزَّلْتُہٗ: میں نے اسے اتارا''۔

(۲) سلب: جیسے ''قَذِیَتْ عَیْنُہٗ: اس کی آنکھ خاشاک آلود ہوئی''، ''قَذَّیْتُ عَیْنَہٗ

میں نے اس کی آنکھ سے خاشاک (تنکا) دور کر دیا۔

(۳) صیرورت: جیسے ''نَوَّرَ الْعَیْنُ: آنکھ روشنی والی ہوئی''۔

(۴) بلوغ: جیسے ''عَمَّقَ: وہ گہرائی میں پہنچا''۔ ''خَیَّمَ: وہ خیمہ میں آیا''۔

(۵) مبالغہ: جیسے ''مَوَّتَ الْاِبِلُ: بہت اونٹ مر گئے۔

(۶) ماخذ کے ساتھ نسبت: یعنی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف کرنا، جیسے ''فَسَّقْتَہٗ: تو نے اسے فاسق کہا''۔

(۷) البَاسِ ماخذ: یعنی کسی چیز کو ماخذ پہنانا، جیسے ''جَلَّلْتُہٗ: میں نے اس کو جھول پہنائی۔

(۸) تخلیط: یعنی کسی چیز کو ماخذ میں لپیٹنا، جیسے ''ذَھَّبْتَہٗ: تو نے اس کو زر اندود کیا۔

یہ فعل ہمیشہ جامد سے بنتا ہے۔

(۹) تحویل: یعنی کسی چیز کو ماخذ یا ماخذ کے مثل کر دینا، جیسے ''نَصَّرَتْہٗ: اس عورت نے اسے نصرانی بنا دیا، ''خَیَّمْتُہٗ: میں نے اس کو خیمہ کی طرح کر دیا۔

(۱۰) قصر: جیسے ''ھَلَّلْتُ: میں نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہا۔

(۱۱) موافقتِ مجرد و افعال و تفعل: جیسے ''قَطَّعْتُہٗ: بمعنی قَطَعْتُہٗ'': میں نے اسے کاٹا، ''تَمَّرْتُہٗ: بمعنی اَتْمَرْتُہٗ: میں نے اس کو چھوہارا کھلایا، ''تَرَّسَ: بمعنی ''تَتَرَّسَ: ڈھال استعمال کیا۔

(۱۲) ابتدا: جیسے ''کَلَّمَ: اس نے کلام کیا۔

باب تفعل کی خاصیت:

[بابِ تَفَعُّل کی گیارہ خاصیتیں ہیں:]

(۱) تکلف در ماخذ: یعنی بتکلّف صاحبِ ماخذ بننا، جیسے ''تَمَرَّضَ'' وہ بتکلّف بیمار بن گیا۔

(۲) تجنُّب: یعنی ماخذ سے پرہیز کرنا جیسے '' تَحَوَّبَ: گناہ سے پرہیز کیا''۔

(۳) تعمُّل: ماخذ کو استعمال میں لانا، جیسے ''تَدَھَّنَ: اس نے تیل کی مالش کی''۔

(۴) اتخاذ: [یعنی کوئی چیز بنانا] جیسے ''تَبَوَّبَ: اس نے دروازہ بنایا''، ''تَجَنَّبَ: وہ

کنارہ کش ہو گیا"، "تَوَسَّدَ الْحَجرَ: اس نے پتھر کا تکیہ بنایا"، "تَأَبَّطَ شَرًّا: اس نے برائی بغل میں لی۔

(۵) لبس ماخذ: یعنی ماخذ پہننا، جیسے "تَخَتَّمَ: اس نے انگوٹھی پہنی"۔

(۶) تدریج: یعنی ٹھہر ٹھہر کر کام کرنا، حسّاً ہو جیسے "تَجَرَّعَ الْمَاءَ: اس نے گھونٹ گھونٹ کرکے پانی پیا"، یا حکماً ہو، جیسے "تَحَفَّظَ: اس نے تھوڑا تھوڑا یاد کیا"۔

(۷) تحوّل: یعنی کسی چیز کا ماخذ یا ماخذ کی طرح ہونا، جیسے "تَنَصَّرَ: وہ نصرانی ہو گیا"، "تَبَحَّرَ: وہ سمندر کی طرح ہو گیا"۔

(۸) صیرورت: جیسے "تَمَوَّلَ زَيْدٌ: زید مالدار ہوا"۔

(۹) مطاوعتِ تفعیل: جیسے "قَطَّعْتُهُ فَتَقَطَّعَ: میں نے اس کو کاٹا تو وہ کٹ گیا"۔

(۱۰) موافقتِ مجرد وافعال وتفعیل واستفعال: جیسے "تَلَبَّثَ" بمعنی "لَبِثَ: اس نے دیر کیا"، "تَكَمَّلَ" بمعنی "اَكْمَلَ: اس نے پورا کیا"، "تَقَبَّلَ" بمعنی "قَبَّلَ: اس نے چوما"، "تَكَبَّرَ" بمعنی "اِسْتَكْبَرَ: اس نے بڑائی چاہی۔

(۱۱) ابتدا: جیسے "تَكَلَّمَ: اس نے کلام کیا"۔

باب تفاعل کی خاصیت:

[باب تفاعل کی درج ذیل چھ خاصیتیں ہیں:]

(۱) تشارک: یعنی دو شخص کا فاعلیت اور مفعولیت میں شریک ہونا، جیسے "تَشَاتَمَا: ان دونوں نے گالی گلوج کیا۔

(۲) شرکت: یعنی دو شخصوں کا متعلقاتِ فعل میں شریک ہونا، جیسے "تَرَافَعَا شَيْئًا: دونوں نے ایک ہی چیز اٹھائی۔

(۳) تخییل: یعنی فاعل کا غیر کو یہ دکھانا کہ اس کے اندر اصل ماخذ کا معنی پایا جاتا ہے، جیسے "تَمَارَضَ: اس نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا"۔

(۴) مطاوعتِ باب مفاعلت: جیسے ''بَاعَدتُهٗ فتبَاعَدَ: میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا''۔

(۵) موافقتِ مجرد و افعال: جیسے ''تَوَانَیْتُ'' بمعنی ''وَنَیْتُ: میں سست ہوا''، ''تَیَامَنَ'' بمعنی ''اَیْمَنَ: یمن میں آیا''۔

(۶) ابتدا: جیسے ''تَبَارَكَ'': وہ مقدس اور منزہ ہوا۔

باب مفاعلت کی خاصیت:

باب مفاعلت کی درج ذیل تین خاصیتیں ہیں:

(۱) مشارکت: جیسے ''ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًا'': زید اور عمرو نے مار پیٹ کی۔

(۲) موافقتِ مجرد و افعال و تفعیل: جیسے ''سَافَرَ'' بمعنی ''سَفَرَ: اس نے سفر کیا''، ''بَاعَدَ'' بمعنی ''اَبْعَدَ: اس نے دور کیا''، ''ضَاعَفَ'' بمعنی ''ضَعَّفَ: اس نے دوگنا کر دیا''۔

(۳) ابتدا: جیسے ''قَاسٰی'': اس نے تکلیف برداشت کی۔

(فائدہ) باب تفاعل اور مفاعلت میں دو شخصوں کی شرکت فاعلیت و مفعولیت میں معلوم ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ باب تفاعل میں صراحۃً دونوں کی فاعلیت معلوم ہوتی ہے اور ضمناً دونوں کی مفعولیت سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ مفاعلت میں پہلے شخص کی فاعلیت اور دوسرے شخص کی مفعولیت صراحۃً معلوم ہوتی ہے اور دوسرے کی فاعلیت اور پہلے کی مفعولیت ضمناً سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے باب تفاعل میں مفاعلت کی نسبت ایک مفعول کم ہوتا ہے۔ جو فعل مفاعلت میں دو مفعول چاہتا ہے جب وہ تفاعل سے آئے گا تو اس میں صرف ایک مفعول ہو گا اور جو فعل باب مفاعلت میں ایک ہی مفعول پر اکتفا کرتا ہے اس کا استعمال جب تفاعل میں ہو گا تو فعل لازم کا عمل کرے گا۔ جیسے ''جَاذَبَ زَیْدٌ عَمْرانِ الثوب: زید نے عمرو کا کپڑا کھینچا''، ''تَجَاذَبَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو الثَّوْبَ: زید اور عمرو نے کپڑے کھینچے''، ''شَاتَمَ زَیْدٌ عَمْرًا: زید نے عمرو کو گالی دی''، ''تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌ: زید و عمرو نے گالی گلوچ کیا''۔

پانچواں باب

ابحاث ضروریہ نافعہ میں

اوراس میں دس فصلیں ہیں

پہلی فصل

ثلاثی مجرد مصادر کے اوزان اگرچہ گزشتہ ابواب کے ضمن میں بیان ہوئے مگروہ بہت کم ہیں، ثلاثی مجرد مصادر کے اوزان اس سے کہیں زیادہ ہیں۔[اس ضمن میں علمائے صرف کے چار اقوال ہیں۔](١) بعض کے نزدیک ان مصادر کے اوزان کی تعداد تینتیس(٣٣)۔(٢)بعض کے نزدیک چونتیس (٣٤)۔(٣)بعض کے نزدیک پینتیس (٣٥)۔(٤)اور بعض کے نزدیک چوالیس (٤٤) ہے۔[یہاں چوتھے گروہ کے نظریہ کے مطابق ثلاثی مجرد کے مصادر کے تمام چوالیس اوزان کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے:]

(١)"قَتْلٌ" (٢)"فِسْقٌ" (٣)"شُغْلٌ" (٤)"رَحْمَةٌ"

(٥)"نِشْدَةٌ" (٦)"فُعْلَةٌ" (٧)"دَعْوىٰ" (٨)"ذِكْرىٰ"

(٩)"بُشْرىٰ" (١٠)"لَيَّانٌ" (١١)"حِرْمَانٌ" (١٢)"غُفْرَانٌ"

(١٣)"طَلَبٌ" (١٤)"غَلَبَةٌ" (١٥)"نَزَوَانٌ" (١٦)"خَنِقٌ"

(١٧)"سَرِقَةٌ" (١٨)"صِغَرٌ" (١٩)"هُدىٰ" (٢٠)"ذَهَابٌ"

(٢١)"صِرَافٌ" (٢٢)"سُوَالٌ" (٢٣)"زَهَادَةٌ" (٢٤)"دِرَايَةٌ"

(٢٥)"بُغَايَةٌ" (٢٦)"وَمِيْضٌ" (٢٧)"قَطِيْعَةٌ" (٢٨)"دُخُوْلٌ"

(۲۹)"صُھُوْبَۃٌ" (۳۰)"مَدْخَلٌ" (۳۱)"مَسْعَاۃٌ" (۳۲)"مَیْسِرٌ"
(۳۳)"مَحْمِدَۃٌ" (۳۴)"کَرَاھِیَۃٌ" (۳۵)"قَیْلُوْلَۃٌ" (۳۶)"مَکْذُوْبٌ"
(۳۷)"عَافِیَۃٌ" (۳۸)"ظُھُوْرٌ" (۳۹)"قَبُوْلٌ" (۴۰)"مَقْدُرٌ"
(۴۱)"جَبُّوْرَۃٌ" (۴۲)"رَغْبَاءُ" (۴۳)"کَیْوُنُوْنَۃٌ" کہ بعد تعلیل "کَیْنُوْنَۃٌ" ہوا۔
(۴۴)"مَنْقَبَۃٌ".

فائدہ: اقسام مصدر سے ایک قسم مصدر میمی ہے۔ اور یہ وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم ہو، اور وہ اسم ظرف کے وزن پر ہوتا ہے، جیسے "مَشْرَبٌ: پینا"، "مَقْتَلٌ: مارڈالنا"، "مَجْلَسٌ: بیٹھنا"۔

ثلاثی مزید کے مصادر عام طور پر انہیں اوزان پر آتے ہیں جن کا بیان پہلے کیا جاچکا۔ تاہم چند ابواب ایسے ہیں کہ جن کے مصادر اپنے باب کے علاوہ دوسرے وزن پر بھی آتے ہیں، [اس ضمن میں باب افعال، تفعیل، تفعل اور مفاعلت سرفہرست ہیں۔] مثلاً باب افعال کا مصدر اپنے باب کے علاوہ "فَعْلٌ" اور "فَعَالٌ" کے وزن پر بھی آیا ہے اور جیسے "اَغْرَقَ غَرْقًا"، "اَنْبَتَ نَبَاتًا"۔ اور باب تفعیل کا مصدر "تَفْعِلَۃٌ، تَفْعَالٌ، فَعَالٌ، فِعَالٌ، فِعَّالٌ" کے وزن پر بھی آیا ہے جیسے "تَذْکِرَۃٌ، تَکْرَارٌ، سَلَامٌ، کِتَابٌ، کِذَّابٌ"۔ باب تفعُّل کا مصدر "تِفِعَّالٌ" کے وزن پر بھی آیا ہے جیسے "تِمِلَّاقٌ: چاپلوسی کرنا"۔ باب مفاعلت کا "فِعَالٌ، فِیْعَالٌ" کے وزن پر بھی آیا ہے جیسے "قِتَالٌ، قِیْتَالٌ: کشت وخون کرنا"۔

اسم فاعل: عموماً ثلاثی مجرد سے "فَاعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے مگر باب "سَمِعَ یَسْمَعُ" کا اسم فاعل کبھی درج ذیل اوزان پر بھی آتا ہے: "سَمِیْعٌ، حَذِرٌ، اَعْیَنُ" جس کی مؤنث: "عَیْنَاء" اور جمع: "عِیْنٌ" ہے۔ "سَکْرَانُ" جس کی مؤنث: "سَکْرٰی"، "عُرْیَان"۔

اور باب ''کَرُمَ یَکْرُمُ'' کا اسم فاعل کبھی ان وزنوں پر آتا ہے: ''ضَخْمٌ: موٹا''، ''خَشِنٌ: کھردرا''، ''حَسَنٌ: اچھا''، ''رِجْسٌ: پلید''، ''غُفْلٌ: نوآموز''، ''شُجَاعٌ: دلیر''، ''جَبَانٌ: نامرد''، ''کَرِیْمٌ: بزرگ''۔

اس کے اوزان اور بھی ہیں بلکہ افعال، تفعیل، مفاعلت اور، افتعال کا اسم فاعل بھی ''فَعِیْلٌ'' کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ''اَلِیْمٌ'' بمعنی ''مُوْلِمٌ''، ''بَشِیْرٌ'' بمعنی ''مُبَشِّرٌ''، ''نَدِیْمٌ'' بمعنی ''مُنَادِمٌ''، ''فَقِیْرٌ'' بمعنی ''مُفْتَقِرٌ''۔

اسم مفعول: ثلاثی مجرد کا اسم مفعول بھی عام طور پر ''مَفْعُوْلٌ'' ہی کے وزن پر آتا ہے مگر کبھی ''فَعُوْلٌ'' کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے ''حَلُوْبٌ'' بمعنی ''مَحْلُوْبٌ''، ''رَکُوْبٌ'' بمعنی ''مَرْکُوْبٌ''، ''حَمُوْلٌ'' بمعنی ''مَحْمُوْلٌ''۔ بلکہ اس وزن پر افعال و تفعیل کا بھی مفعول آیا ہے جیسے ''رَسُوْلٌ'' بمعنی ''مُرْسَلٌ''، ''سَخُوْنٌ'' بمعنی ''مُسَخَّنٌ''۔

اسی طرح ثلاثی مجرد، افعال، تفعیل، مفاعلت، اور استفعال کا بھی اسم مفعول ''فَعِیْلٌ'' کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے ''قَتِیْل'' بمعنی ''مَقْتُوْلٌ''، ''عَتِیْقٌ'' بمعنی ''مُعْتَقٌ''، ''وَکِیْلٌ'' بمعنی ''مُؤَکَّلٌ''، ''غَدِیْرٌ'' بمعنی ''مُغَادَرٌ''، ''شَهِیْدٌ'' بمعنی ''مُسْتَشْهَدٌ''۔

صفت مشبہ: اس کا ایک وزن پہلے باب میں گذر چکا ہے، اس کے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اوزان ہیں: جیسے ''صَعْبٌ، صِفْرٌ، صُلْبٌ، حَسَنٌ، خَشِنٌ، نَدُسٌ، زِئَمٌ، بِلِزٌ، حُطَمٌ، جُنُبٌ، اَحْمَرُ، کَابِرٌ، کَبِیْرٌ، غَفُوْرٌ، جَیِّدٌ، جَبَانٌ، هِجَانٌ، شُجَاعٌ، عَطْشَانُ، عَطْشٰی، حُبْلٰی، حَمْرَاءُ، عُشَرَاءُ''۔

فصل دوم

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسما تین قسم کے ہیں:

(۱) عربی (۲) معرّب (۳) دخیل۔

عربی: جو خاص عرب العربا (اصل اہل عرب) کی مادری زبان ہے اور یہی الفاظ عموماً بول چال، تحریر وتقریر میں مستعمل ہیں۔

معرّب: ایسا عجمی لفظ ہے جس کے بعض حروف یا حرکت کو بدل کر عربی لفظ کے قریب بنادیا جائے، جیسے "دَهْلِيْزٌ، مِيْدَان، شَنْجَرْفٌ، فِيْرُوْزَجٌ" کہ اصل میں دہلیز، میدان، شنگرف، فیروزہ ہیں۔

دخیل: ایسا لفظ ہے جو اصلاً عربی زبان میں موجود نہیں مگر کلمات عرب میں داخل ہو کر عربی زبان ہی کی طرح استعمال کیا جاتا ہو، جیسے "فِرْدَوْسٌ"۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے ان تینوں قسموں کے الفاظ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱)واحد، (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد: ایسا اسم ہے جو ایک شئ پر دلالت کرے، جیسے "رَجُلٌ، كِتَابٌ"۔

تثنیہ: وہ اسم ہے کہ جس کے واحد میں کچھ تغیر کرنے کے سبب دو پر دلالت کرے۔

اور یہ تغیر لفظ واحد میں صرف دو ہی قسم کا ہوتا ہے: (۱) الف اور نون مکسور واحد کے آخر میں بڑھا دیا جائے جیسے "رَجُلَانِ"، (۲) یا اس کے آخر میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کیا جائے جیسے "رَجُلَيْنِ"۔

[نوٹ:] اس دلالت میں نون کا کوئی دخل نہیں کیونکہ یہ واحد کی تنوین کی طرح ہے کہ جس طرح حالتِ اضافت میں واحد سے تنوین گر جاتی ہے اسی طرح تثنیہ و جمع کا نون بھی اضافت کی صورت میں گر جاتا ہے، جیسے "غُلَامُ زَيْدٍ، اَبَوَا عَمْرٍو، مُسْلِمُوْ مِصْرٍ"۔

جمع: وہ لفظ ہے کہ جس کے واحد میں ایسی تبدیلی کر دی جائے جس کی وجہ سے وہ تین یا اس سے زیادہ پر دلالت کرے اور کبھی کبھی اس کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے۔

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک باعتبار لفظ۔ دوسری باعتبار معنیٰ۔

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع تکسیر اور (۲) جمع تصحیح۔

جمع تکسیر: جس جمع میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اس کو جمع تکسیر کہتے ہیں۔ جیسے "کِتَابٌ، کُتُبٌ، رَجُلٌ، رِجَالٌ"۔

جمع تصحیح: جس جمع میں واحد کا وزن سلامت رہے اس کو جمع تصحیح کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام جمع سالم بھی ہے۔

جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: جس جمع کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نونِ مفتوح یا، یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو، اسے جمع مذکر سالم کہتے ہیں۔ جیسے "مُسْلِمُوْنَ وَ مُسْلِمِیْنَ"۔

جمع مؤنث سالم: ایسی جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور تا بڑھادی جائے جیسے "مُسْلِمَاتٌ"۔

جمع کی مذکورہ قسمیں لفظ کے اعتبار سے تھیں، معنی کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت: جس جمع کا اطلاق تین سے دس تک ہو وہ جمع قلت ہے۔ جمع قلت کے چند مخصوص اوزان ہیں۔ دو اوزان تو جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم ہی کے اوزان ہیں اور چار دوسرے یہ ہیں جن کا مجموعہ اس شعر میں ہے:

جمع قلت کے یہ ہیں چار ابنیہ ☆ اَفْعُلُ و اَفْعَالُ، وَ فِعْلَةُ اَفْعِلَة

جمع کثرت: ایسی جمع ہے جس کا اطلاق دس یا دس سے زیادہ پر ہو۔ جمع کثرت کے اوزان بہت ہیں تاہم ان میں سے چھتیس ۳۶/ الفاظ کثیر الاستعمال ہیں۔

جمع قلت میں "اَفْعُلٌ" کے وزن پر اسم غیر اجوف کی جمع آتی ہے، جیسے "فَلْسٌ کی جمع اَفْلُسٌ"۔ اور "عِنَاقٌ، رِجْلٌ، زَمَنٌ، فُرْطٌ، ضِلَعٌ، صُبْحٌ، نِعْمَةٌ، کَمَهٌ" کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ "قوس" کی جمع "اَقْوُسٌ، اور "عین" کی جمع اَعْیُنٌ" آنا شاذ ہے۔

"اَفْعَالٌ" کے وزن پر "فَعْلٌ" اجوف کی جمع آتی ہے، خواہ وہ واوی ہو، جیسے

"قَولٌ" کی جمع "أَقوَالٌ" یا وہ یائی ہو جیسے "عَینٌ" کی جمع "أَعیَانٌ"۔

اور ان اسموں کی جمع بھی جو "قَرْءٌ، جَمَلٌ، حِمْلٌ، فَخِذٌ، عَجُزٌ، عَدُوٌّ، عُنُقٌ، عِنَبٌ، اِبِلٌ" کے وزن پر ہوں۔اور اس صفت کی جمع بھی جو "شَرِیْفٌ، مَیِّتٌ" کے وزن پر ہو۔

(اَفعِلَةٌ): کے وزن پر قیاساً ان اسما کی جمع آتی ہے جو چار حرفی ہوں اور تیسرا حرف مدہ ہو، جیسے "زَمَانٌ، رَغِیْفٌ، عَمُوْدٌ"۔ اور ایسی صفت کی جمع بھی جو مضاعف ہو اور "فَعِیْلٌ" کے وزن پر ہو جیسے "حَبِیْبٌ، عَزِیْزٌ"۔

(فِعلَةٌ): کے وزن پر "وَلَدٌ، شَیْخٌ، خَلِیْلٌ" [کی جمع ترتیب وار "وِلدَةٌ، شِیخَةٌ، جِلَّةٌ" آتی ہے]

جمع کثرت میں۔ "فُعْلٌ" کے وزن پر "اَحْمرُ، حَمْرَاءُ، نَمِرٌ، بَاذِلٌ، ذُبَابٌ، فُلْكٌ، اَسَدٌ اور دَارٌ" کی جمع آتی ہے۔

(فُعُلٌ): کے وزن پر "قَذَالٌ، حِمارٌ، سَرِیْرٌ، عُمُوْدٌ، سَقَفٌ، قُرَادٌ، سَفِیْنَةٌ" کی جمع آتی ہے

(فُعَلٌ) کے وزن پر "نَوبَةٌ، بُرقَةٌ، ضُربیٰ" کی جمع آتی ہے۔

(فِعَلٌ) کے وزن پر "بَدْرَةٌ، فِرقَةٌ، عَدُوٌّ" کی جمع آتی ہے۔

(فَعَلَةٌ) کے وزن پر فاعل صفت غیر ناقص کی جمع آتی ہے جیسے "طَالِب، بَائِعٌ کی جمع طَلَبَةٌ، بَاعَةٌ" آتی ہے۔

(فُعَلَةٌ) کے وزن پر جمع اس "فَاعِلٌ" کی جو صفت ناقص ہو جیسے "نُحَاةٌ، قُضَاةٌ"۔

(فِعَلَةٌ) کے وزن پر "قِرْدٌ، قُرْطٌ، غَرْوٌ" کی جمع آتی ہے۔

(فِعَالٌ) کے وزن پر ہر اس لفظ کی جمع آتی ہے جو "فَعْلٌ" کے وزن پر ہو جیسے "عَبْدٌ، صَعْبٌ" مگر جو "فَعْلٌ" اجوف یائی ہو اس کی جمع قیاسی طور "فُعُول" کے وزن پر

آتی ہے جیسے ''سَیْلٌ''[کہ اس کی جمع ''سُیُول'' آتی ہے]۔

(فَعْلیٰ) اس فعیل کی جمع ہے جو بمعنیٰ مفعول ہو جیسے ''قَتِیْلٌ، مَرِیْضٌ''۔

(فُعَلاءُ) کے وزن پر ''فاعل'' اور ''فعیل'' کی جمع آتی ہے جیسے ''شَاعِرٌ، کَرِیْمٌ''۔

یہ گیارہ اوزان ہیں جو اُن غالب الاستعمال میں کثیر الاستعمال ہیں محض مناسبت طبع کے لیے لکھا، باقی اوزان مطولات میں مصرح ہیں۔

تیسری فصل

کلمات میں زائد حروف کے متعلق یہ بات گزر چکی ہے کہ ان کی تعداد دس ہے جن کا مجموعہ ''أَتوهُ سَالِمِینَ'' ہے۔ کسی بھی کلمہ میں ایک یا چند حروف کی زیادتی آٹھ فائدوں کے لیے ہوتی ہے:

(۱) مدّ صوت کے لئے، جیسے ''کِتَابٌ، عجوز''۔

(۲) الحاق کے لیے، جیسے ''کَوْثَرٌ، عَیْثَرٌ''۔

(۳) عوض کے لیے، جیسے ''عِدَةٌ، زِنَةٌ''۔

(۴) ابتدا بالسکون کی دشواری سے بچنے کے لیے، جیسے ''اُنصُرْ، اِضْرِبْ''۔

(۵) بیانِ حرکت کے لیے، جیسے ''مَاهِیَهْ''۔

(۶) سلامتِ وزن کے لیے، جیسے ''ضَرَبَنِی''۔ یہاں اگر نون نہ بڑھایا جائے تو یائے متکلّم کی وجہ سے ''ضَرَبِیْ'' ہو جائے گا اور ''ضَرَبَ'' کا وزن باقی نہیں رہے گا۔

(۷) زیادتِ محض کے لیے، جیسے ''اِسْتَقَرَّ''۔

(۸) احداث معنیٰ [یعنی نیا معنیٰ پیدا کرنے لئے]، جیسے ''رجلان، مُسْلِمُون''۔

فائدہ: (الف)۔ حروف کا اضافہ کلمہ کے شروع، وسط اور آخر سب جگہ ہوتا ہے جیسے ''منزل، حمیر، عثمان''۔

(ب)۔ کلموں میں جب حروف کا اضافہ کرتے ہیں تو عام طور پر حروف علت کا

استعمال ہوتا ہے۔

چوتھی فصل

کلمہ سے کسی حرف کو حذف کرنا بارہ وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱) لفظ کی ادائیگی کا ثقیل ہوجانا، مثلاً اگر کسی حرف علت پر ضمہ یا کسرہ ہو جیسے ''تَدْعِیْنَ، تَرْمِیْنَ''۔

(۲) کلمہ میں کوئی عاملِ جازم داخل ہو، جیسے ''لَمْ یَدعُ، لم یَرمِ''۔

(۳) کلمہ میں کوئی عامل ناصب آجائے، جیسے ''لَنْ یَّضْرِبَا، لَنْ یَّضْرِبُوْا''۔

(۴) کلمہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو، جیسے ''غلاما زیدٍ، ضاربو عمرٍ''۔

(۵) کسی کلمہ کا استعمال کثرت کے ساتھ کیا جاتا ہو، جیسے ''لَم یَكُ، لَا أَدرِ''۔

(۶) کلمہ میں ترخیم مقصود ہو، جیسے ''یَا ثَمُو'' [جو کہ یا ثمود کی ترخیم ہے]۔

(۷) کلمہ کی تصغیر مقصود ہو، جیسے ''سُفَیْرِجٌ''۔

(۸) کلمہ کو جمع بنانے کا ارادہ ہو، جیسے ''سَفَارِجُ''۔

(۹) کلمہ کی نسبت کی جائے، جیسے ''مکِّیٌّ''۔

(۱۰) کسی کلمہ میں اجتماع ساکنین ہوجائے، جیسے ''قَاضٍ، دَاعٍ''۔

(۱۱) کسی کلمہ میں تخفیف کا قصد ہو، جیسے ''بَیْنَ، لَیْنَ''۔

(۱۲) کلمہ کے بعض ہی حصہ پر اکتفا مقصود ہو، جیسے ''اِلَامَ، مَتَامَ، حَتَّامَ''۔

[ان میں سے کوئی بھی ایک صورت پالی جائے تو حذف کا عمل کیا جاتا ہے۔]

پانچویں فصل

ابدال کا بیان

ابدال: یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ رکھنا۔ اس کی چار وجہیں ہوتی ہیں:

(۱) ادغام، جیسے ''اِرکَب مَّعَنَا''۔ [یہ اصل میں ''اِرکَبْ مَعَنَا'' تھا]

(۲) **اختیارِ اخف**، جیسے ''اَدْؤُرٌ''۔ [یہ اصل میں ''اَدوُرٌ'' تھا]

(۳) **تجانسِ صورتِ اخف**، جیسے ''اِزْدَجرَ''۔ [یہ اصل میں ''اِزتَجَرَ'' تھا]

(۴) **کراہتِ تضعیف**، جیسے ''دَهْدَيْتُ الْحَجرَ''۔ [اس کی اصل ''دَهْدَهْتُ'' تھی]

نوٹ: کلمات عرب میں بعض جگہ ابدال ضروری ہوجاتا ہے، مثلاً باب افتعال کے تاء کا طا ہونا جبکہ فا کلمہ صاد، ضاد، طا، ظا ہو، جیسے ''اِصْطَلَحَ، اِضْطَرَبَ، اِطّلَبَ، اِظطَلَمَ''۔ اسی طرح باب افتعال کے تاء کا دال ہونا جبکہ فا کلمہ زا، دال، ذال ہو جیسے ''اِزْدَجرَ، اِدَّخَلَ، اِدَّكَرَ''۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ دال کے ساتھ ذال ہو جائے جیسے ''اِذَّكَرَ''۔

''ثا'' ہونا جبکہ فا کلمہ ثا ہو جیسے ''اِثَّغَرَ''۔ سین ہونا جبکہ فا کلمہ سین ہو، جیسے ''اِسَّمَعَ''۔ تاہم تا کو سین بنانا جائز ہے، واجب نہیں ''اِسْتَمَعَ'' بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح تائے تفعل و تفاعل کو زاء، ذال، دال سے بدل کران حرفوں میں ادغام بھی روا ہے، جیسے ''تَزَكَّى'' کو ''اِزَّكَّى''، ''تَذَكَّرَ'' کو ''اِذَّكَّرَ''، ''تَدَارَكَ'' کو ''اِدَّارَكَ'' پڑھنا۔

چھٹی فصل

اجتماع ساکنین بوجہ ثقالت مطلقًا ناجائز ہے بجز ان چند مخصوص صورتوں کے:

(۱) حالت وقف میں دو یا تین ساکن کا جمع ہونا، جیسے ''زَيدْ، دَوَابّ''۔

(۲) وہ کلمات جو بوقت تعداد بولے جائیں، جیسے میم، عین، قاف، بشر، عمر، عشرین۔

(۳) اجتماع ساکنین ایسے کلمہ میں ہو جس کا پہلا حرف مدہ، یا یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہو، جیسے ''خَاصَّةٌ، خُوَيْصَّةٌ''۔ ان کو ''اجتماع ساکنین علیٰ حدّہٖ'' کہتے ہیں۔

(۴) خبر کو انشاء کے التباس سے محفوظ رکھنے کی غرض سے، جیسے ''اَلْحَسَنُ عِنْدَكَ''۔

(۵) جبکہ پہلا ساکن الف اور دوسرا نون مشدد ہو، جیسے ''اِضْرِبَانِّ''۔

(۶) حرف ایجاب یا ''لَاهَا'' کے بعد جب واؤ قسمیہ حذف کر دیا جائے۔ جیسے ''اِیْ

اللہِ ،لاھا اللہِ"

مذکورہ چھ صورتوں کے علاوہ اجتماع ساکنین ناجائز اور تخفیف واجب ہے۔ہاں !اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو حذف ہوگا، جیسے "یَخْشَی الْقَوْمُ، یغزُو الجیشُ، قُوْلِی الْحَقَّ، قُلْ ،بِعْ ، اِضْرِبُہٗ "اور اگر ساکن ان کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو ایک کو متحرک بنادیں خواہ اول کو جیسے "لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ"۔یا دوم کو، جیسے "لَمْ یَلِدْ ہٗ"۔ساکن کو متحرک بنانے میں اصل یہ ہے کہ کسرہ کی حرکت دی جائے کہ "الساکنُ إذا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ مگر بعض جگہ ضمہ و فتحہ بھی واجب یا جائز ہے۔

ضمہ دو جگہوں میں واجب ہوتا ہے۔ **اول:** لفظ "مُذْ" میں جب اسے کسی کلمہ کے ساتھ ملائیں،اس کی وجہ یہ ہے یہ کلمہ اصل میں "مُنْذُ" تھا، جیسے "مُذُ الْیَوْم"۔ **دوم:** میم جمع، جیسے "ضَرَبتُمُ الیَومَ" جبکہ ماقبل مکسور نہ ہو، کیوں کہ مکسور ہونے کی صورت میں کسرہ بھی درست ہوتا ہے، جیسے "بِھِمُ الدَّارَ"۔[کہ اسے "بِھِمِ الدَّارَ" بھی پڑھ سکتے ہیں۔]

فتحہ واجب ہونے کی بھی دو جگہیں ہیں، پہلی جگہ لفظ "مِنْ" ہے جب یہ الف و لام تعریف سے پہلے آئے، جیسے "مِنَ اللہِ"۔اور دوسری جگہ مضاعفِ مدغم کی ہے جب کہ یہ محل جزم میں مؤنث غائب کی ضمیر سے ملا ہو، جیسے "رُدَّھَا، لَم یَرُدَّھَا، لَا یَرُدَّھَا"۔

ضمہ جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ جس جگہ دوسرے ساکن کے بعد ضمہ اصلی ہو تو ضمہ جائز ہوگا، جیسے "قَالَتُ اخرُج"۔

(فائدہ) جب دوسرے ساکن کو فاعل کی ضمیر سے متّصل کیا جائے یا نون کو حرکت دی جائے تو پہلے ساکن والے کلمہ سے جو حرفِ علت ساقط کردیا گیا تھا، وہ دوبارہ لوٹ آئے گا۔ جیسے "قُوْلَا، قُولَنْ"۔

ساتویں فصل

"وقف": کسی کلمہ کو مابعد سے نہ ملانے کا نام "وقف" ہے۔ اس صورت میں حرف اخیر ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، خواہ بلا روم حرکت واشمام ضمہ، یا مع روم واشمام۔

"رَومْ": اصطلاح میں نام ہے اس امر کا کہ متکلّم ساکن حرف کو اس طرح نرم آواز سے نکالے کہ معلوم ہوجائے کہ اس حرف کی یہ حرکت تھی۔

"اشمام": یہ ہے کہ متکلّم تلفظ کے وقت دونوں ہونٹوں کو اس طرح ملائے کہ یہ معلوم ہوجائے کہ اس حرف پر ضمہ تھا۔ ہاں: نون خفیفہ، ضمہ وکسرہ کے بعد ساقط ہوجائے گا اور محذوف لوٹ آئے گا، جیسے "اِضْرِبُوْا، اِضْرِبِیْ" اور فتحہ کے بعد الف ہوگا جیسے "اذن" سے "اذا"۔ اور تائے تانیث اسمیہ ہا ہوجائے گی، جیسے "رَحْمَہْ"۔ اسی طرح جو کلمہ کہ ایک حرف کا رہ جائے اور ماقبل سے جدا ہو، اس میں ہائے سکتہ بڑھانا لازم ہے جیسے "قِ، لِ، مَ"۔ اور جس ایک حرفی لفظ سے اس کا ماقبل ملا ہو اس میں ہاے سکتہ بڑھانا جائز ہے، جیسے "اِلَامَ، غُلَامِیَ"۔ اس کی باقی صورتیں فن کی مفصل کتابوں میں درج ہیں۔

آٹھویں فصل

نسبت: کسی کلمہ میں یائے مشدد لانا تاکہ اس کی وابستگی اس کے مفہوم کے ساتھ بتائے اسے نسبت کہتے ہیں، جیسے "عربیٌّ، عجمیٌّ"۔

جس کلمہ میں تائے تانیث ہو، نسبت کے وقت ساقط ہوجائے گی، جیسے "مَکِّیٌّ، کُوْفِیٌّ"۔ ہاں! اگر موصوف مؤنث ہو تو آخر میں تائے تانیث مطابقت کے لیے بڑھا دی جائے گی، جیسے "اِمْرَأَۃٌ کوفیَّۃٌ"۔

تثنیہ کا الف و نون اور جمع یا شبہ جمع کا واؤ و نون نسبت کے وقت گر جائے گا۔ مگر جبکہ اس زیادتی کے ساتھ کسی کا علم ہو جیسے "قِنِسْرِیْنِیٌّ" [تو اس صورت میں علیٰ حالہ باقی رہے گا]۔

وہ یائے مشدد جو دو سے زیادہ حروف کے بعد واقع ہو، اس کو بھی حذف کرنا واجب

ہے اور اس حکم میں اسم منسوب وغیر منسوب دونوں یکساں ہیں جیسے ’’کرسی، شافعی‘‘

اسی طرح ’’فعیلۃ اور فعیل‘‘ کی پہلی یا جبکہ وہ ناقص ہو، گرجائے گی اور اسے دوسرے واو سے بدل دیا جائے گا، جیسے ’’عنی، عنیۃ‘‘ سے ’’عنوی‘‘ ہوگیا۔

اور تیسرا الف وائو سے بدل جائے گا، جیسے ’’عَصَا‘‘ سے ’’عَصَوِیٌّ‘‘، ’’فَتیٰ‘‘ سے ’’فَتَوِيٌّ‘‘۔ اسی طرح چوتھا الف اگر اصلی یا الحاقی ہو تو وہ بھی واو سے بدل جائے گا، جیسے ’’اعلیٰ، سے ’’اَعلَوِیٌّ‘‘، اَدْنیٰ‘‘ سے ’’اَدنَوِیٌّ‘‘، ’’اَرطیٰ‘‘ سے ’’اَرطَوِیٌّ‘‘۔

واضح رہے کہ اگر چوتھا الف تانیث کے لیے ہو یا محض زیادتی کے لیے ہو تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں: (۱) ساقط ہو، (۲) یا واؤ ہو، (۳) یا واو سے پہلے الف آئے۔ جیسے ’’حُبْلیٰ‘‘ سے، ’’حُبْلِیٌّ، حُبلَوِیٌّ، حُبلَاوِیٌّ‘‘۔

پانچواں اور چھٹا الف نسبت کے وقت حذف ہوگا جیسے ’’مُصْطَفٰی، مُرْتَضٰی‘‘ سے مُصطَفِيٌّ، مُرتَضِيٌّ۔ ’’مُصْطَفَوِیٌّ، مُرْتَضَوِیٌّ‘‘ اگرچہ ازروئے قاعدہ غلط ہے مگر سلف سے خلف تک شیوع الاستعمال ہے۔

اسم ممدود کے ہمزہ میں تفصیل ہے: اگر وہ اصلی ہے تو باقی رہیگا، جیسے ’’قُرَّاءُ‘‘ سے ’’قُرَّائِیٌّ‘‘۔ اگر تانیث کے لیے ہے تو واؤ سے بدلا جائے گا، جیسے ’’حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوِیٌّ‘‘۔ اگر واؤ یا، یا سے بدلا ہوا، یا الحاق کے لیے ہو تو جوازاً واؤ ہوگا جیسے ’’کِسَاء‘‘ اور ’’عَلْیَاء‘‘ سے ’’کِسَاوِیٌّ، عَلْیَاوِیٌّ‘‘۔

واؤ یا، یا جو کہ آخر میں سکون کے بعد ہو، بدستور باقی رہیں گے جیسے ’’ظَبْیَۃٌ‘‘ سے ’’ظَبْوِیٌّ‘‘، ’’غَزْوَۃٌ‘‘ سے ’’غَزْوِیٌّ‘‘۔

اخ، اب کا واؤ نسبت کے وقت لوٹ آئے گا اور ’’اَخَوِیٌّ، اَبَوِیٌّ‘‘ پڑھا جائے گا۔

مرکب امتزاجی میں دوسرا جز حذف ہوگا جیسے ’’بَعْلَبَك‘‘ سے ’’بَعْلِیٌّ‘‘، ’’تَأَبَّطَ شَرّاً‘‘ سے ’’تَأَبَّطِیٌّ‘‘۔

اور مرکب اضافی میں اگر کنیت ہے یا مدلول جزء دوم معلوم اور معقول بالاضافۃ ہے تو جزءاول حذف ہوگا جیسے ''اِبْنُ زُبَیْرٍ'' سے ''زُبَیْرِیٌّ''، ''عَبْدُ الرَّسُوْلِ'' سے ''رَسُوْلِیٌّ''۔ ورنہ جزءدوم کو حذف کریں گے جیسے ''ضِیَاءُ الدِّیْنِ'' سے ''ضِیَائِیٌّ''، ''اِمْرَءُ الْقَیْسِ'' سے ''اِمرَئِیٌّ''۔

فصل نہم

تصغیر: لفظ میں کچھ تغیر کرنا تاکہ وہ مدلول کی حقارت یا قلت کو بتائے، اسے تصغیر کہتے ہیں، جیسے ''عَالِمٌ'' سے ''عُوَیلِمٌ''، ''قَبْل'' سے ''قُبَیل''۔ اور کبھی تعظیم کے لیے بھی آتی ہے، جیسے ''دُوَیْہِیَۃٌ'' بمعنی ''دَاھِیَۃٌ عظیمۃ'' اور کبھی ترحُّم کے لئے، جیسے ''بُنَیَّ، اُخَیَّ''۔

اسم ثلاثی مجرد کی تصغیر ''فُعَیْلٌ'' کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے ''رَجُلٌ'' سے ''رُجَیْلٌ''۔ اور ثلاثی مزید و رباعی اور خماسی کی تصغیر ''فُعَیْلِلٌ'' کے وزن پر آتی ہے، جیسے ''مَضرِبٌ'' سے ''مُضَیْرِبٌ''، ''جَعْفَرٌ'' سے ''جُعَیفِرٌ''، ''سَفَرجَلٌ'' سے ''سُفَیرِجٌ''۔ لیکن اگر چوتھا حرف مدہ ہو تو ''فُعَیلِیلٌ'' کے وزن پر تصغیر آئے گی، جیسے ''مَضرُوب'' سے ''مُضَیْرِیبٌ''، ''قِرطَاسٌ'' کی ''قُرَیْطِیسٌ''۔

اور اسم غیر منصرف بألف ونون زائد، یا جمع بروزن ''اَفعال'' اور اسی طرح ہر وہ لفظ جس میں الف تانیث ممدودہ ہو ان سب کی تصغیر ''فُعَیلَال'' کے وزن پر ہوگی، جیسے ''سَکرَان، اَجمَال، حَمرَاء'' کی تصغیر ''سُکَیرَان، أُجَیمَال، حُمَیرَاء'' ہے۔ بعض اسمائے اشارہ و بعض اسمائے موصولہ کی بھی تصغیر آتی ہے جیسے ''ذا'' اور ''تا'' کی، ''ذُیَّا، تُیَّا''، ''اَلَّذِی، الَّتِی'' کی ''اَلَّذَیَّا، اَللَّتَیَّا'' و ھٰکَذا۔

فصل دہم

امالہ: فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا کہ فتحہ وکسرہ کے درمیان تلفظ کیا جائے، اصطلاح میں اس کو امالہ کہتے ہیں۔ ہاں! اگر فتحہ کے بعد الف ہو تو اس الف کو بھی یا کی طرف مائل کرنے

کی ضرورت ہوگی۔

امالہ کے اسباب سات ہیں: (۱) الف کا قبلِ کسرہ کے لیے فصل ہونا، جیسے ”عَالِمٌ“۔ (۲) الف کا بعدِ کسرہ بفصل یک حرف ہونا، یا دو حرف ہوں بشرطیکہ ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہو، جیسے ”کِتَابٌ، وِجْدَانٌ“۔ (۳) الف کا بعد یائے تحتانیہ بلا فصل یا بفصلِ یک حرف ہونا، جیسے ”سَالَ، شَیْبَان“۔ (۴و۵) الف کا واوٗ مکسورہ۔ یا۔ یاء سے بدلا ہوا ہونا، جیسے ”سَالَ، کَادَ“۔ (۶) یا ایسے الف کا ہونا جو کسی وقت یا سے بدل جائے جیسے ”دَعَا، حُبْلٰی“ کہ مجہول اور تثنیہ کے وقت یا ہوجاتا ہے، جیسے ”دُعِیَ، حُبْلَیَانِ“۔ (۷) موافقتِ امالۂ سابقہ جیسے ”رَأَیْتُ عِمَادًا“ یا امالۂ لاحقہ، جیسے ”وَالضُّحٰی. وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی“۔

مانع امالہ تین چیزیں ہیں۔ (۱) حروف مستعلیہ، یعنی صاد وضاد وطا، ظا، خا، عین، قاف۔ جس وقت الف کے بعد بلا فصل واقع ہوں، جیسے عاصم یا بفصلِ یک حرف جیسے ”شَاخٌ“۔ یا بفصلِ دو حرف، جیسے ”مَعَارِیْض“۔ (۲) یونہی حروف مستعلیہ کا قبل الف واقع ہونا بھی مانع امالہ ہے، بلا فصل جیسے ”مَغَانِم“، یا بفصلِ بیک حرف جیسے ”اَضْعَاف“. (۳) رائے غیر مکسور کا متّصلِ الف ہونا، جیسے ”کِرَامٌ، ھٰذا حِمَارُكَ“.

امالہ اس مفرد فتحہ کو بھی کرسکتے ہیں جبکہ قبل ہائے تانیث ہو جیسے ”رَحْمَه، حَقَّه“۔ اسم مبنی اور حرف میں امالہ جائز نہیں، سوائے ”متٰی، أنّٰی ذا، بلٰی وغیر ذلك“ کے۔

خاتمہ

رَزَقَنَا اللّٰهُ حُسْنَهَا

اب جملہ مباحث ضروریہ صرفیہ سے فراغت کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مشکل صیغے اخیر میں درج کردئے جائیں، تاکہ تمرین الطلاب وتشحیذ الاذہان ہو۔ اگرچہ آخر پنج گنج وخاتمۂ علم الصیغہ میں بھی یہ درج ہیں اور وہیں سے میں نقل کرتا ہوں مگرچوں کہ ان

دونوں کتابوں میں صیغے مع جواب وتعلیل درج ہیں اس لیے عموماً درس سے خارج رہتے ہیں کہ متعلم اور معلم دونوں کے خیال میں یہ آتا ہے کہ جوابات درج ہیں تو خود طلبہ دیکھ لیں گے پھر دوسری کتاب شروع کرنے کے بعد ان کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ بنابریں میں نے مناسب خیال کیا کہ صرف صیغے بہ ترتیب مباحث ووضع کلمات لکھ دیے جائیں اور اعانت بالائے اعانت یہ ہو کہ ان صیغوں کے اصول بھی درج ہوں تاکہ ایک توجہ میں طلبہ جواب دے سکیں۔ معلّمین کو چاہیے کہ طلبہ جب صیغے بتالیں تو خود انہیں سے تعلیل بھی پوچھیں۔

اِزَّانَ، اِلَّاوَلَا، اِیْلَنَالُوْا، اِثَّارَتْ، ضَرَبَّتَا، اِنَّ اَنَّ، اَسْتَغْفَرْتَ... اِزْتَیَنَ، اِثَّاقَلَا، اِوْلَنْوَلُوْا، اِثْتَیَرَتْ، اِضْأَرَبَّتَا، اِنْنَانْنَ، أَإِسْتَغْفَرْتَ.

* فَدَّارَاتُمْ، لُمتُنَّنِي، خَصَّمْتُك، مِتْنَا، فَمَنِضْطُرَّ، یُوْسِرَ، کُنْجِدَ... فَاِدَّارَاتُمْ، لَوُمْتُنَّ نِی، اختصمتُك، مَیْتْنَا، فَمَنْ اُضْطُرَّ، قُوْتِلَ، اُکْؤُنْجِدَ.*

قُوْلُوْا، قُوْلِیْنَ، اَنْ سیکونُ، یَهِدِّیْ، وَ یَتَّقِهِ، یَسْرِ، یُهَرِیْقُ، تَمَنَّانِیْ... قُوْلُیوا، قُوْتِلْنَ، اَنَّ سیکونُ، یَهْتَدِیْ، وَ یَتَّقِیْ هو، یَسْرِیْ، یُرِیْقُ، تَتَمَنَّیُ نِیْ.

تَظَاهرون، لِتُکْمِکُوْا، تَدَّعُوْن، تَلِیْقَنِیْ، لَتَّمَلْمَلْنَ، سَتَّسَلْسَلْنَ... تتظاهرون، لِاَن تُکْمِلُوْن، تَدْتَعِیُوْنَ، تَلْیِقِیْنِی، لَتَتَمَلْمَلْنَ، سَتَتَسَلْسَلْنَ.

اَنَاسِی، لِنَضْرِبَ، اِلَّمْ، اَنَّمُنَّ، نَبْغِ، اَنْلْزِمُکْمُوْهَا، لَنْ تَرَانِی... اَنْ اَنْسِی، لِی اَنْ اَضْرِبَ، اِنْ اَ لْؤَمْ،أَنْ نَمُنَّ، نَبْغِیُ، اُنْلْزِمُکْمُهَا، لَنْ تَرَایُ لِیْ.

لَنَوْلِی، لَنَلْنَ، لَنُرِ، لَمْ یُقَالَ،لَنَّلِدْ، لَمْ تَسْطِعْ، لَمْ تَكُ، اَلَمْ تَرَ... لَنْ اَوْلَیَ، لَنْ اَلْأَنَ، لَنْ اُرْئِیَ، لَمْ یُقَالی، لَمْ نَلِدْ، لَمْ تَسْتَطِعْ، لَمْ تَكُنْ، اَلَمْ تَرْاَیُ.

*لَمُلَّنْ، لَمُوِّقْ، لَمِمَیَّ، لَمَا، لَمَالُ، لَمَأَ، لَمَطَ، لَتَرُوْنَّ...

لَمْ اُلْأَنْ، لَمْ اُئْوِقْ، لَمْ اَمَالِیْ، لَمْ اَوْئِیْ، لَمْ آلُوْ، لَمْ اَوْئِیُ، لَمْ اَطَاَیُ،لَمْ تَرْاَیُوْنَ.❋

❋ فَاِمَّاتَرَ یِنَّ، لَنَسْفَعًا، قَالِ، اَرِنَا، لِ، رَ، اَرْجِهْ، غِرْ.... تَرْائِیْنَ، لَنَسْفَعَنْ، تُقَالِیُ، اَرْاِیْنَا، تَلِی، اِرْاَیْ، اَرْجِی هو،تَغِیْر.❋

❋ اِنْنَا، تَنِمْتَا، سَرُوْنِیْ، فَرْهَبُوْنَ، لَمِیْرِیْ، کُدْنَ، اِنِّیْنِیْ، فِیْ... اِنْنَوِیْ، اِتَّاَنِمْتَا، اِسْاَرُوْنِیْ، فَارْهَبُوْاِنِیْ، لَمِئْرِیْ، اُکْؤُدْنِ، اِنِّی نی،اَوْفِی.❋

❋ دَارُوْهَا، قَالِیْنَ، آسْمَان.... دَارِ یُوْنَ ها، قَالِیِیْنَ، اَفْعَلَانِ.❋

یہ ستر صیغے ہیں جو یہاں درج کیے گئے۔ یقین ہے کہ جس طالب کو یہ کتاب پوری یاد ہوگی، ان صیغوں کے بتانے اور تعلیل کرنے میں اسے کوئی دقت نہ ہوگی۔

هٰذا اٰخرُ ما أردنا تحریره، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیٰ خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ، یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

مصادر

ابواب ثلاثی مجرد

نصر

امر	مضارع	ماضی	معنیٰ	مصدر
ابرز	يبرز	برز	آمنے سامنے ہونا	البروز
ابسط	يبسط	بسط	وسعت کرنا	البسط
اترك	يترك	ترك	چھوڑنا	الترك
اثبت	يثبت	ثبت	ٹھہرنا، ثابت قدم رہنا	الثبوت
احرث	يحرث	حرث	کھیتی کرنا	الحرث
احسد	يحسد	حسد	حسد کرنا	الحسد
خذ	يأخذ	أخذ	لینا	الأخذ
بر	يبور	بار	ہلاک ہونا	البوار
جب	يجوب	جاب	تراشنا	الجوب
جس	يجوس	جاس	گھس پڑنا، فساد مچانا	الجوس
حل	يحول	حال	رکاوٹ ڈالنا	الحول
ذد	يذود	ذاد	روکنا	الذود
رغ	يروغ	راغ	گھسنا	الروغ
سق	يسوق	ساق	ہانکنا	السوق
سم	يسوم	سام	تکلیف پہنچانا، بھاؤ کرنا	السوم

الصور	مانوس کرنا	صار	یصور	صر
العول	ظلم کرنا، زیادتی کرنا	عال	یعول	عل
الفور	جوش مارنا، جلدی کرنا	فار	یفور	فر
اللوم	ملامت کرنا	لام	یلوم	لم
المور	تھرتھرانا	مار	یمور	مر
الهود	رجوع کرنا، یہودی بننا	هاد	يهود	هد
الجور	ہٹ جانا	جار	يجور	جر
السوغ	خوشگوار ہونا	ساغ	يسوغ	سغ
الشوب	ملاوٹ کرنا	شاب	يشوب	شب
الهور	گرنا	هار	يهور	هر
البداوة	باہر رہنا	بدا	يبدو	ابد
الدحو	بچھانا، ہموار کرنا	دحا	يدحو	ادح
الدنو	قریب ہونا	دنا	يدنو	ادن
الذرو	اڑانا	ذرا	يذرو	اذر
الرباء	بڑھنا، زیادہ ہونا	ربا	يربو	ارب
البث	پھیلانا، بیان کرنا	بث	يبث	بث

ضرب

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
البطش	پکڑنا	بطش	يبطش	ابطش
الجلد	کوڑے مارنا	جلد	يجلد	اجلد

الحبس	روکنا، قید کرنا	حبس	یحبس	احبس
الحلف	قسم کھانا	حلف	یحلف	احلف
الحلق	مونڈنا	حلق	یحلق	احلق
الحمل	اٹھانا	حمل	یحمل	احمل
الافك	جھوٹ بولنا	افك	یأفك	ایفك
الوتر	گھٹا دینا، جفت کو طاق کرنا	وتر	یتر	تر
الوجد	پانا	وجد	یجد	جد
الوقب	آنا، متوجہ ہونا	وقب	یقب	قب
الیسر	آسان ہونا	یسر	ییسر	ایسر
البید	برباد ہونا	باد	یبید	بد
التیه	سرگرداں گھومتے رہنا	تاہ	یته	ته
الحید	الگ ہونا	حاد	یحید	حد
الحیق	گھیر لینا	حاق	یحیق	حق
الرین	دل پر گناہ چھا جانا	ران	یرین	رن
الزیغ	بھکنا	زاغ	یزیغ	زغ
البغی	زیادتی کرنا، ڈھونڈنا	بغی	یبغی	ابغ
الدرایة	حیلہ سے جاننا	دری	یدری	ادر
المضی	گزرنا، چلنا	مضی	یمضی	امض
الوعی	یاد رکھنا	وعی	یعی	ع
التقاة	بچانا، حفاظت کرنا	وقی	یقی	ق

الونی	سستی کرنا	ونی	ینی	ن
الشی	بھون ڈالنا	شوی	یشوی	اشو
الدب	ہاتھ پیروں کے بل چلنا	دب	یدب	دب

سمع

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
البخل	کنجوسی کرنا	بخل	یبخل	ابخل
البرق	چندھیانا	برق	یبرق	ابرق
البطر	اترانا	بطر	یبطر	ابطر
التبع	پیچھے چلنا	تبع	یتبع	اتبع
الثقف	پالینا	ثقف	یثقف	اثقف
الحذر	بچنا، چوکنا رہنا	حذر	یحذر	احذر
الازف	قریب ہونا	ازف	یازف	ایزف
السامۃ	اکتاجانا، سستی کرنا	سئم	یسئم	اسئم
البراءۃ	دست بردار ہونا، نجات پانا	برء	یبرء	ابرء
الوجل	ڈرنا	وجل	یوجل	ایجل
السعۃ	احاطہ کرلینا	وسع	یسع	سع
الیبس	خشک ہونا	یبس	ییبس	ایبس
الیقن	واضح ہونا	یقن	ییقن	ایقن
الخوف	ڈرنا	خاف	یخاف	خف
الکود	قریب ہونا	کاد	یکاد	کد

العوج	ٹیڑھا ہونا	عاج	یعاج	عج
النوم	سونا	نام	ینام	نم
الزیال	زائل ہونا	زال	یزال	زل
النیل	پانا، حاصل کرنا	نال	ینال	نل
الرضوان	راضی ہونا	رضی	یرضی	ارض
الشقاوۃ	بدبخت ہونا	شقی	یشقی	اشق
العثی	فساد کرنا	عثی	یعثی	اعث
الصلی	آگ میں داخل ہونا	صلی	یصلی	اصل
الغشی	چھاجانا، ڈھانکنا	غشی	یغشی	اغش
الردی	ہلاک ہونا	ردی	یردی	ارد
الهوی	خواہش کرنا	هوی	یهوی	اهو
القوۃ	طاقت ور ہونا	قوی	یقوی	اقو
الخصاصۃ	محتاج ہونا	خص	یخص	خص

فتح

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
البحث	کریدنا	بحث	یبحث	ابحث
البخس	گھٹا دینا، کم کردینا	بخس	یبخس	ابخس
البعث	بھیجنا، زندہ کرنا	بعث	یبعث	ابعث
الخشوع	عاجزی کرنا	خشع	یخشع	اخشع
الذبح	ذبح کرنا	ذبح	یذبح	اذبح

الرتع	فراخی کے ساتھ کھانا پینا	رتع	یرتع	ارتع
الجئر	گڑگڑانا، آواز بلند کرنا	جئر	یجار	اجئر
البرء	پیدا کرنا	برء	یبرء	ابرء
الودع	چھوڑنا	ودع	یدع	دع
الھبة	دینا	وھب	یھب	ھب
الینع	پھل کا پختہ ہونا	ینع	ییںع	اینع
اللغی	بک بک کرنا، شوروغل کرنا	لغا	یلغی	الغ
الطغیان	سرکشی کرنا	طغی	یطغی	اطغ

کرم

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
البصر	دیکھنا، جاننا	بصر	یبصر	ابصر
البعد	دور ہونا	بعد	یبعد	ابعد
الثقل	بھاری ہونا	ثقل	یثقل	اثقل
الحسن	خوبصورت ہونا، اچھا ہونا	حسن	یحسن	احسن
الخبث	ردی ہونا، ناپاک ہونا	خبث	یخبث	اخبث
الباس	سخت ہونا	بؤس	یبئس	ابئس
الوبال	سخت ہونا	وبل	یوبل	اوبل
الوجاھة	مرتبہ والا ہونا	وجه	یوجه	اوجه
الوقار	عظمت والا ہونا	وقر	یوقر	اوقر
الیمن	دائیں طرف ہونا، بابرکت ہونا	یمن	ییمن	اومن

الحب	محبوب ہونا	حب	یحب	حب

حسب

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
التراث	وارث ہونا	ورث	یرث	رث
الوبق	ہلاک ہونا	وبق	یبق	بق
الولی	قریب ہونا	ولی	یلی	ل
الولایۃ	مدد کرنا	ولی	یلی	ل

ابواب ثلاثی مزید فیہ باہمزۂ وصل

افتعال

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
الابتہال	آہ وزاری کرنا، گڑگڑانا	ابتہل	یبتہل	ابتہل
الاجتراح	کمانا، ارتکاب کرنا	اجترح	یجترح	اجترح
الاختصام	باہم جھگڑا کرنا	اختصم	یختصم	اختصم
الاختلاط	مل جانا	اختلط	یختلط	اختلط
الادخار	جمع کرنا، ذخیرہ کرنا	ادخر	یدخر	ادخر
الارتقاب	انتظار کرنا	ارتقب	یرتقب	ارتقب
الاصطبار	صبر کے ساتھ قائم رہنا	اصطبر	یصطبر	اصطبر
الاصطراخ	چیخ وپکار مچانا، مدد مانگنا	اصطرخ	یصطرخ	اصطرخ
الاصطناع	بنانا، بنانے میں مبالغہ کرنا	اصطنع	یصطنع	اصطنع

الاقتحام	چڑھ آنا، گھس آنا	اقتحم	یقتحم	اقتحم
الاقتراف	کمائی کرنا، جمع کرنا، گناہ کرنا	اقترف	یقترف	اقترف
الاتخاذ	بنادینا، کردینا	اتخذ	یتخذ	اتخذ
الایتمار	باہم مشورہ کرنا، قتل کی سازش کرنا	ایتمر	یاتمر	ایتمر
الابتئاس	غم کرنا	ابتئس	یبتئس	ابتئس
الامتلاء	بھرنا	امتلا	یمتلئ	امتلئ
الاتساق	پورا ہونا، مرتب ہونا	اتسق	یتسق	اتسق
الاختیان	خیانت کرنا	اختان	یختان	اختن
الارتیاب	شک کرنا، تہمت لگانا	ارتاب	یرتاب	ارتب
الاجتباء	پسند کرنا	اجتبی	یجتبی	اجتب
الادعاء	مانگنا	ادعی	یدعی	ادع
الازدراء	حقیر سمجھنا	ازدری	یزدری	ازدر
الاصطلاء	آگ تاپنا	اصطلی	یصطلی	اصطل
الاتقاء	تقویٰ اختیار کرنا، پرہیز کرنا	اتقی	یتقی	اتق
الاستواء	قصد کرنا، توجہ کرنا	استوی	یستوی	استو
الاضطرار	مجبور کرنا، محتاج کرنا	اضطر	یضطر	اضطرر
الالتفاف	چہرہ پھیرنا، جھکنا	التف	یلتف	التفف
الائتلاء	قسم کھانا	ائتلی	یاتلی	ائتل
الاتکاء	تکیہ لگانا	اتکا	یتکئ	اتك

استفعال

امر	مضارع	ماضی	معنیٰ	مصدر
استبشر	یستبشر	استبشر	خوش ہونا، خوشیاں منانا	الاستبشار
استخلص	یستخلص	استخلص	چن لینا، اپنے لیے حاصل کرنا	الاستخلاص
استاخر	یستاخر	استاخر	مؤخر کرنا	الاستیخار
استنبئ	یستنبئ	استنبا	دریافت کرنا	الاستنباء
استوقد	یستوقد	استوقد	روشن کرنا	الاستیقاد
استیسر	یستیسر	استیسر	تیار ہونا	الاستیسار
استجب	یستجیب	استجاب	قبول کرنا	الاستجابة
استبن	یستبین	استبان	وضاحت طلب کرنا	الاستبانة
استعل	یستعلی	استعلی	غالب ہونا، بلند ہونا	الاستعلاء
استخف	یستخفی	استخفی	چھپنا، پوشیدہ رہنا، شرمانا	الاستخفاء
استوف	یستوفی	استوفی	پورا حق وصول کرنا	الاستیفاء
استهو	یستهوی	استهوی	بے راہ کرنا	الاستهواء
استخف	یستخف	استخف	ہلکا سمجھنا	الاستخفاف
استیئس	یستیئس	استیئس	مایوس ہونا	الاستیئاس

انفعال

امر	مضارع	ماضی	معنیٰ	مصدر
انبجس	ینبجس	انبجس	پھوٹ نکلنا	الانبجاس
انسلخ	ینسلخ	انسلخ	گزرنا، ننگا ہونا	الانسلاخ

الانخناق	گلا گھونٹ کر مارنا	انخنق	ینخنق	انخنق
الانهيار	گرنا	انهار	ينهار	انهر
الانبغاء	سہل ہونا، مناسب ہونا	انبغى	ينبغي	انبغ
الانفضاض	منتشر ہونا، متفرق ہونا	انفض	ينفض	انفض
الانبثاث	پراگندہ ہونا	انبث	ينبث	انبث
الانفكاك	باز آنا	انفك	ينفك	انفك

افعلال

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
الاخضرار	سبز ہونا	اخضر	يخضر	اخضرر
الاصفرار	زرد ہونا	اصفر	يصفر	اصفرر
الاسوداد	سیاہ ہونا	اسود	يسود	اسودد
الابيضاض	سفید ہونا	ابيض	يبيض	ابيضض

افعیلال

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
الادهيمام	سخت سیاہ ہونا	ادهام	يدهام	ادهامم

افاعل

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
الاثاقل	بھاری ہونا	اثاقل	يثاقل	اثاقل
الادارك	پہنچنا، پہنچانا	ادارك	يدارك	ادارك

الادارء	ایک دوسرے پر ڈالنا	ادارء	یدارء	ادارء

افعل

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
الادبر	انجام سوچنا	ادبر	یدبر	ادبر
الادکر	یادکرنا	ادکر	یدکر	ادکر
الاصدع	جداجدا ہونا، پھٹنا	اصدع	یصدع	اصدع
الاصعد	چڑھنا	اصعد	یصعد	اصعد
الاطوع	نفلی صدقہ دینا	اطوع	یطوع	اطوع
الازین	مزین ہونا	ازین	یزین	ازین
الاطیر	منحوس سمجھنا، منحوس بتلانا	اطیر	یطیر	اطیر
الاشقق	پھٹ جانا	اشقق	یشقق	اشقق

بواب ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل

افعال

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
الابرام	مضبوط ارادہ کرنا	ابرم	یبرم	ابرم
الابلاس	ناامید ہونا	ابلس	یبلس	ابلس
الایلاف	الفت کرنا، مانوس رکھنا	الف	یؤلف	اُلف
الانباء	خبر دینا	انبا	ینبئ	انبئ
الایزاع	الہام کرنا، اصلاح کرنا	اوزع	یوزع	اوزع

الایقان	جاننا، یقین کرنا	ایقن	یوقن	ایقن
الاقاتة	قدرت رکھنا	اقات	یقیت	اقت
الاسالة	بہانا	اسال	یسیل	اسل
الالھاء	غافل کرنا	الھی	یلھی	الہ
الارساء	قائم کرنا	ارسی	یرسی	ارس
الایراء	سلگانا	اوری	یوری	اور
الاقواء	مسافر ہونا	اقوی	یقوی	اقو
الاکباب	پچھاڑنا، ہمہ تن مشغول ہونا	اکب	یکب	اکب
الایلاء	قسم کھانا	اٰلی	یؤلی	اٰل
الایواء	جگہ دینا، ٹھہرانا	اٰوی	یؤوی	اٰو
الاراءة	دکھانا	اری	یری	ار
الاضاءة	روشن کرنا، روشن ہونا	اضاء	یضیئ	اضئ
الاجاءة	لے آنا	اجاء	یجیء	اجئ

تفعیل

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
التتبیر	تباہ کرنا، ہلاک کرنا	تبر	یتبر	تبر
التسریح	چھوڑنا، رخصت کرنا	سرح	یسرح	سرح
التاثیم	گناہ کی طرف منسوب کرنا	اثم	یؤثم	اثم
التبرئة	بری کرنا	برا	یبرء	برء
التوصیل	جوڑنا	وصل	یوصل	وصل

التيسير	آسان کرنا، توفیق دینا	يسر	ييسر	يسر
التسويم	نشان لگانا	سوم	يسوم	سوم
التقييض	مقرر کرنا	قيض	يقيض	قيض
التنجية	نجات دینا	نجي	ينجي	نج
التمنية	امید دلانا، آرزو دلانا	مني	يمني	من
التولية	پیٹھ دے کر بھاگنا، منہ پھیرنا	ولي	يولي	ول
التحية	سلام کرنا	حيي	يحيي	حي
التطفيف	ناپ تول میں کمی کرنا	طفف	يطفف	طفف
التادية	ادا کرنا، پہنچانا، حوالے کرنا	ادي	يؤدي	اد
التاييد	مدد کرنا	ايد	يؤيد	ايد
التاويب	تسبیح کرنا، پاکی بیان کرنا	اوب	يؤوب	اوب
التبوئة	ٹھکانا دینا	بوأ	يبوئ	بوئ
التاسيس	بنیاد رکھنا	اسس	يؤسس	اسس

مفاعلة

مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
المسافحة	زنا کرنا	سافح	يسافح	سافح
المعاجزة	عاجز ہونا، مسابقت کرنا	عاجز	يعاجز	عاجز
المؤازرة	کمر مضبوط کرنا، مدد دینا	آزر	يؤازر	آزر
المواثقة	معاہدہ کرنا	واثق	يواثق	واثق
المجاورة	پڑوس میں رہنا	جاور	يجاور	يجاور

المراودة	پھسلانا، چاہنا، ارادہ کرنا	راود	یراود	راود
المداولة	ادلتے بدلتے رہنا	داول	یداول	داول
المبایعة	بیعت کرنا، باہم معاہدہ کرنا	بایع	یبایع	بایع
المعاداة	دشمنی کرنا	عادی	یعادی	عاد
المماراة	بحث کرنا، جھگڑا کرنا	ماری	یماری	مار
المواراة	چھپانا	واری	یواری	وار
المساواة	برابر کرنا	ساوی	یساوی	ساو
المساس	چھونا	ماس	یماس	ماس
الرئاء	ریاکاری کرنا	راءی	یراءی	راء
المواطاة	موافقت کرنا	واطی	یواطی	واط
الموادة	محبت کرنا	واد	یواد	واد

تفعل

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
التبرج	بناؤ سنگھار کرنا	تبرج	یتبرج	تبرج
التفسح	کشادگی کرنا	تفسح	یتفسح	تفسح
التاذن	اعلان کرنا	تاذن	یتاذن	تاذن
التبری	بے زار ہونا	تبرء	یتبرء	تبرء
التوسم	فراست سے معلوم کرنا	توسم	یتوسم	توسم
التیسر	آسان ہونا، تیار ہونا	تیسر	یتیسر	تیسر
التسور	دیوار پھاند کر آنا	تسور	یتسور	تسور

التحیز	مل جانا، پناہ لینا	تحیز	یتحز	تحیز
التمطی	ناز کرنا، اکڑنا	تمطی	یتمطی	تمط
التلظی	آگ بھڑکانا	تلظی	یتلظی	تلظ
التوفی	پوراپورالینا، وفات دینا	توفی	یتوفی	توف
التسلل	کھسک جانا	تسلل	یتسلل	تسلل
التشقق	پھٹ جانا	تشقق	یتشقق	تشقق
التوکؤ	ٹیک لگانا	توکا	یتوکا	توکا
التبوء	ٹھکانابنانا، ٹھہرنا	تبوا	یتبوا	تبوا
التیمم	تیمم کرنا، ارادہ کرنا	تیمم	یتیمم	تیمم

تفاعل

مصدر	معنٰی	ماضی	مضارع	امر
التغابن	ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا	تغابن	یتغابن	تغابن
التکاثر	ایک دوسرے سے زیادہ ہونا	تکاثر	یتکاثر	تکاثر
التسائل	ایک دوسرے سے سوال کرنا	تسائل	یتسائل	تسائل
التواعد	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا	تواعد	یتواعد	تواعد
التلاوم	بعض کا بعض کو ملامت کرنا	تلاوم	یتلاوم	تلاوم
التحاور	ایک دوسرے سے گفتگو کرنا	تحاور	یتحاور	تحاور
التناوش	پکڑنا، لینا، حاصل کرنا	تناوش	یتناوش	تناوش
التداین	آپس میں ادھار کا معاملہ کرنا	تداین	یتداین	تداین
التناجی	سرگوشی کرنا	تناجی	یتناجی	تناج

التعاطی	وار کرنا	تعاطی	یتعاطی	تعاط
التواصی	باہم وصیت کرنا	تواصی	یتواصی	تواص
التحاج	باہم جھگڑا کرنا	تحاج	یتحاج	تحاج
التحاض	آپس میں ترغیب دینا	تحاض	یتحاض	تحاض
التراءی	ایک دوسرے کو دیکھنا، آمنے سامنے ہونا	تراءی	یتراءی	تراء

وافیہ:

ملک العلما حضرت علامہ سید ظفر الدین بہاری قدس سرہ کا شمار ہندو پاک کے ممتاز علما وجید فضلا میں ہوتا ہے۔ آپ بیک وقت عظیم مفتی جلیل القدر محدث، مایہ ناز مناظر، زبردست محقق ہونے کے ساتھ ساتھ نامور مصنف بھی تھے۔ آپ کے قلم کی جولانیت ہی کا ثمرہ ہے کہ مختلف علوم وفنون پر مشتمل ایک سو پچاس سے زائد کتابیں معرض وجود میں آئیں اور بحمدہٖ تعالیٰ متعدّد رشحات قلم اہل علم و دانش کی زینت بنیں۔

وافیہ بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، سن تصنیف ۱۳۳۵ھ ہے نحو کے مسائل پر مشتمل اردو زبان میں لکھی گئی ایک شاہ کار و بے مثال و بےنظیر تصنیف ہے۔ نحو میر سے لے کر مغنی اللبیب تک کے تقریباً تمام قواعد کا نچوڑ اس میں بیان کیا گیا ہے، عبارت مختصر مگر معانی کا سمندر موجزن ہے، اصطلاحات کی تعریفات انتہائی جامع اور لب ولہجہ بہت آسان و سلیس اور دلنشیں ہے، مبتدی طلبہ کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ فقیر قادری کی ترتیب و تحشیہ کے ساتھ یہ کتاب پہلی بار ۱۴۴۳ھ/۲۰۲۱ء میں جماعت رضائے مصطفی، یوکے سے شائع ہوئی۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ اب متعدّد مکاتب سے اس کی اشاعت ہونے جارہی ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جملہ مدارس اہل سنت میں اس کتاب کو شامل نصاب کیا جائے۔ مولیٰ تعالیٰ طلبہ کو اس کتاب سے فائدہ پہنچائے آمین

محمد ابرار احمد قادری مصباحی